تمام اون چیزون کی کہ حکم کیا گیا ہی ساتھہ اونکی اور منع کیا گیا ہی اوسی حلبی مین ہی یہہ مسئلہ اور
جایز ہی معلم کو کہ مارے لڑکی کو اوسکی باپ کے حکم سے اون سی مانند تین ضربون اوسط کی درجی کی کہ نہ
یعنی ایسی زور کی نہون کہ ہڈی پسلی ٹوٹ جاوی اور حدیث مین جو لفظ ابناء سبع ہے دلالت کرتا ہے
کہ پوری سات برس کی ہو کر آٹھوین برس مین لگ جاوے مگر یہہ کہا جاوے کہ عرف مین یہہ اطلاق کیا
جاتا ہی اوسپر کہ شروع ہو ساتوین برس مین اگرچہ ایک دن گذرے اوس سے اور یہی بات سمجھ
کی حق مین کہی جاتی ہی اور کافر اور مرتد ہوتا ہی منکر نماز کا اور ترک کرنیوالا نماز کا قصدا از راہ
کسل کے فاسق ہی قید کیا جاوے اور اوسکو یہان تک کہ نماز پڑہی اور ایسا ہی کہا جاوے اوسکی حق مین
کہ افطار کری رمضان مین یہان تک کہ توبہ کری اور بعضون نے کہا کہ مارے تارک نماز کو یہان تک
کہ خون بہنی لگی اور امام شافعی کے نزدیک قتل کیا جاوی بسبب ترک کرنے ایک نماز کے از راہ حد
کے اور بعض نے کہا بسبب کفر کے اور امام احمد کے نزدیک حکم کیا جاوے ساتھہ اسلام نماز پڑہنی والی
کی یعنی اوسکو مسلمان کہا جاوے ساتھہ چار شرطون کے ایک تو یہہ کہ نماز پڑہے وقتین یعنی ادا او
دوسرے یہہ کہ جماعت سے نماز پڑہے اور تیسرے یہہ کہ اقتدا کرنیوالا ہو چوتھی یہہ کہ تمام کرنے
والا ہو نماز کو یعنی فاسد نکرڈالے اوسکو اور سند اس مسئلہ کے یہہ حدیث حضرت کی ہی من
صلّٰی صلوتنا واستقبل قبلتنا فهو منا یعنی جو کوئی نماز پڑہی ہماری سی اور متوجہ
ہو ہمارے قبلہ کے طرف یعنی نماز مین پس وہ ہم مین سے ہے اور ایسے ہی اگر اذان دی وقت مین
یا سجدہ تلاوۃ کا کری یا زکوٰۃ دی ساتھہ یعنی چار پایون کی تو ہوگا مسلمان نہ وہ شخص کہ نماز پڑہے
غیر وقت مین یا اکیلی یا امام ہو کر یا فاسد کرڈالے نماز کو یا کری اور عبادات یعنی یہہ چیزین علامت
اسلام کے نہین ہین بسبب اسکی کہ یہہ نہین خاص کی گئین ساتھہ شریعت ہماری کی بخلاف اور
اور نماز عبادت بدنیہ ہی محض پس نیابت اسمین اصلا جائز نہین یعنی نہ ساتھہ نفس کی جیسیکہ صحیح ہی
روزہ مین ساتھہ دینی فدیہ کی شیخ فانی کی طرفسی یہہ مسایل درالمختار اور طحطاوی کے اور طوالع اور مرقاۃ سے
لکہی گئی اور قاضی ثناء اللہ صاحب مالابد منہ مین لکہتی ہین کہ بعد صحیح کرنے عقائد کی عمدہ ترین عبادات
کی نماز ہی اور بعد اوسکی کچھہ حدیثین نماز کی تاکید کی نقل کین ہین جو آگی نقل ہونگی اس کتاب مین اور
پھر لکہا ہی بنا بر انہین حدیثون کی امام احمد بن حنبل رح ایک نماز کی ترک کرنیوالیکو قصدا کافر
جانتی ہین اور شافعی اوسکو حکم قتل کا کرتے ہین نہ کفر کا اور امام اعظم کی نزدیک اوسکی حبس دایمی ہے
یہی یہان تک کہ توبہ کری واللہ اعلم انتہی اور مغنی الطالب مین لکہا ہی کہ پانچون نمازین فرض عین
ہین ہر مرد و عورت مسلمان عاقل بالغ پر کہ اپنی وقت مین کسی حالت مین کسی سے مرگ تک ساقط نہین ہوتی ہین

مگر عذر شرعی ہی مانند حیض و نفاس کے جو رخصت کی بانی کہ اون دنوں کی قضا بھی لازم نہیں اور بیہوشی
جنون اور بیہوشی اور مستی کی ساتھ بھنگ پینی کے چرس وغیرہ کی اگرچہ نماز ساقط ہوتی ہی لیکن قضا اوسکی
بعد افاقت کی فرض ہے اگر جنون و بیہوشی زیادہ پانچ نمازوں سے نہ ہو یعنی اسلی کہ زیادہ رہنی سے ساقط
ہوجاتی ہی اور نیابت کسی کے کسی کی طرف سے نماز فرض میں جایز نہیں جب تک کہ ہر مکلف بذات خود ادا کرے اوسکے
ذمہ سے ساقط نہیں ہوتی اور جو کوئی معتقد سقوط نماز کا بغیر ہو یا معتقد عدم فرضیت اوسکا ہو وہ کافر ہے
توبہ کرنے والا قتل کیا جاوے اور اگر تارک نماز کا ہو باوجود اعتقاد فرض ہونی اوسکی کے اوسکو مارنا اور قید کرنا
چاہئی یہانتک کہ توبہ کرے اور ادا کرے ورنہ قید میں مرجاوے اور ترغیب الصلوۃ میں اور اور الفقہ میں بھی
لایا ہے کہ امام اعظم سے دو روایتیں ہیں ایک تو یہ کہ جو کوئی نماز ایک بار ان کی ترک کرے فاسق ہوتا ہی اور لائق
قضا اور امامت اور شہادت کے نہیں ہوتا دوسرے یہ کہ جو کوئی بعمد نماز میں رات دن کی ترک
کرے مستحق قتل کا ہوتا ہی نہیں اور کتاب مجالس الابرار میں کہ مولینا عبد العزیز اور مولینا اسحق رحمہما الله
بہت تعریف کرتی تھی لکھا ہے کہ مجلس اکیانوین بیچ بیان فرضیت نماز کی ساتھ کتاب و سنت کی اور اجماع
امت کی اور بیچ وعید کی اوسکی ترک کرنیوالی کی حق میں فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم |بین العبد
والکفر ترک الصلوۃ| یعنی وصلہ درمیان بندہ کی اور درمیان کفر کی ترک کرنا نماز کا ہی یعنی نماز کے
ترک کرنی سے بندہ مومن کفر کو پہنچ جاتا ہی پس جانا گیا اس سے یہہ کہ نماز ضرورترین ارکان اسلام
اور قوی ترین وسیلوں سے ہی بیچ داخل ہونیکی دار السلام یعنی جنت میں اور نماز فرض ہے ہر مسلمان عاقل
بالغ پر برابر ہے کہ مرد ہو یا عورت ہو نہ کافر پر اور نہ مجنون پر اور نہ لڑکی پر لیکن لڑکا جب پہنچی سات برس
کو تو حکم کیا جاوے اوسکو نماز کا اور جب پہنچی دس برس کو اور نہ مانی نماز کی حکم کو تو مارا جاوے اوسکو موجب
حدیث آنحضرت علیہ السلام کے |مُرُوا اَولادَکُم بالصَّلوۃِ وَھُم اَبناءُ سَبعِ سِنِینَ وَاضرِبُوھُم عَلَیھَا
وَھُم اَبناءُ عَشرِ سِنِینَ| پس لڑکوں اگرچہ نماز فرض نہیں ہے مگر وہ دس برس کے
عمر کے پہنچنے کے وقت اوسکی ترک سے مستحق ہے تعزیر یعنی سزا کی دنیا میں
ہوتے ہیں تاکہ عادت پکڑیں وہ نماز کے اور الفت پکڑیں نماز سے جبکہ ہو
عمر میں اور بلاشبہ ثابت ہی فرضیت نماز کے کتاب الله اور سنت رسول الله
اور اجماع امت سے پس کتاب الله میں بہت آیتیں ہیں از انجملہ ایک یہ آیت
ہے |اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا
مَّوْقُوْتًا| یعنی نماز ہی مومنوں پر فرض موقت یعنی اوقات معینہ پر نہیں جایز ہے تاخیر
کرنا اوسکا وقتوں سے بغیر عذر کے اس لیے کہ روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی الله علیہ وسلم فر

من ترك الصلوة حتى مضى وقتها ثم قضى عذب في النار حقبا والحقب ثمانون سنة والسنة ثلاثمائة وستون يوما كل يوم كان مقداره الف سنة يعني جسنے
ترک کے نماز یہان تک کہ گذر گیا وقت اوسکا پھر قضا پڑہی اوسکی عذاب کیا جاویگا دوزخ مین
حقبی اور حقبہ اسی برس کا ہوگا اور ـــــ برس تین سو ساٹھ دن کا ہر دن اوسکا ہزار ہزار برس کا
ہوگا مترجم اسکا کہتا ہی کہ اس حساب سے اسی برس وہانکی یہان کے برسون سے دو کروڑ اٹہاسی لاکہ برس
کی ہوے بس ایک حقبہ اتنی برسون کا ہوا اب یہہ نہین معلوم کہ حقبی کتنی ہونگی کہ جنہ حقبہ فرمایا ہے
الله بچاوی اس عذاب سے سب مسلمانون کو او عذر شرعی مباح کرنیوالے ہین تاخیر نماز کے
لئی اوسکی وقت سی چہہ ہین ایک تو نسیان اور دوسرا نیند تیسرا بیہوشی چوتہا جنون اور پانچوان
حیض اور چہٹا نفاس اور سوای ان عذرون مذکورہ کی نہین جایز ہی تاخیر نماز کی اوسکی وقت
سی یہان تک کہ ذکر کیا ہی ذخیرہ مین کہ جب ایک عورت حاملہ کی بچی کا سر نکلی اور خوف ہوا
فوت ہونی نماز کی وقت کا تو وضو کری اگر کر سکتی ہی ورنہ تیمم کری اور رکہی اپنی بچی کا ہانڈی پر
یا گڑہی مین اور نماز پڑہی جہکہ کر ساتہہ رکوع اور سجود کی اور اگر رکوع و سجود نکر سکی تو اشارہ سی اور اگر
غرضکہ بحسب طاقت اپنی کی نماز پڑہے جس طرح پڑہ سکی اسلئی کہ نماز نہین ساقط ہوتی عورت
سی جب تک کہ نہین ہوتی وہ نفاس والی اور نفاس والی ہوتی ہی ساتہہ نکلنی اکثر بچہ کی اور نکلنی
خون کی اور اسی طرح جو شخص کہ پڑہی دریا مین تختی پر اور خوف ہو جانی رہنی وقت نماز کا تو وہ اشارہ
کری اقتصار وضو کو پانی ساتہہ نیت وضو کی پہر نماز پڑہے اشارہ سے ـــــ سی اور ایسی
جسکی کٹی ہون دونون ہاتہہ اور پانو ساتہہ اوسکی کوئی وضو کروانی والا تو ملی منہہ اپنا اور دونو
پہنچی اپنی دیوار پر ساتہہ نیت تیمم کے اور نماز پڑہی اور نہین جایز ہی اوسکو ترک
کرنا نماز کا اور نہ تاخیر اوسکی وقت کی پس دیکہہ اے عاقل اور تامل کر ان مسائل مین کہ بیان
کئی فقہا نے کیا پایا تو نے ان مین عذر سوای عجز کامل کی تاخیر نماز کی لئی وقت اوسکے سی
چہ جای ترک کرنا اوسکا اور حاصل یہہ کہ مکلف کو نہین گنجایش ہی نماز کی ترک کرنی مین اور
اوسکی تاخیر کرنی مین وقت سی باوجود ممکن ہونی ادا اوسکے اوسکی وقت مین جس طرح کہ ہوچکا
بیان ہوا نماز کی فرض ہونی مین ہوگا اور ثبوت پانچ نمازون کا اس آیۃ سی فسبحان الله حين
تمسون وحين تصبحون وله الحمد في السموت والارض وعشيا وحين تظهرون
ابن عباس سی کسی نی پوچھا کہ کیا پاتی ہو تم ذکر پانچون نمازون قران مین اوتہون نے کہا ہان اور
پڑہی ـــ مراد حین تمسون سے نماز مغرب اور عشاء کی ہے اور حین تصبحون سی نماز

فجر کی اور مراد عشیا سی نماز عصر کے اور حین تظہرون سی نماز ظہر کے اور ثبوت فرضیت نماز
کا سنت سی یعنی حدیث سی جو ہی از انجملہ ایک یہہ حدیث ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٍ فِی کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ خَمْسَ صَلَوٰاتٍ یعنی بلا
شبہہ اللہ تعالی نے فرض کین ہر مسلمان مرد و عورت پر ہر دن اور رات مین پانچ نمازین اور یہہ
حدیث منجملہ اون حدیثون مشہورہ سی ہی کہ ثابت ہوتی ہین اونسی احکام اور ثبوت فرضیت
نماز کا اجماع امت سی یون ہی کہ تحقیق اجماع رکہتی ہی امت حضرت کی زمانہ سی اسدن ہمارے
تک اوپر فرضیت پانچون نمازون کی پس جب ثابت ہوی فرضیت نمازون کی ان دلیلون
قطعیہ سی تو نہین جائز ہی ترک کرنا اونکا اور بلاشبہہ وارد ہوی ہین وعیدات شدیدہ اور
تہدیدات غلیظہ نماز کی تارک کے لئی منجملہ اونکی یہہ روایت ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ جِہَارًا یعنی جسنی چہوڑی نماز قصدا پس
تحقیق کافر ہوا کہلا اور اور حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے لَا تَتْرُکُوا الصَّلٰوۃَ
مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَہَا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّۃِ یعنی نچہوڑو تم نماز کو قصدا پس جسنے چہوڑا
اوسکو پس تحقیق نکل گیا ملۃ اسلام سے اور اور حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا علیہ السلام نے
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَہَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَہَا فَقَدْ ہَدَمَ
الدِّیْنَ یعنی نماز ستون دین کا ہی پس جسنی برپا رکہا نماز کو پس بلاشبہہ برپا رکہا دین کو اور جسنی
چہوڑا نماز کو پس تحقیق ڈہا دیا دین کو اور سبب وارد ہونی ایسی وعیدون کی اختلاف
کیا ہی علمانی بیچ کفر تارک نماز کی قصدا بلا عذر پس گئے ہی ایک جماعت صحابہ وغیرہم کے طرف کفر
اوسکی پس صحابہ مین سے تو یہہ ہین عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور معاذ بن جبل
اور جابر بن عبد اللہ اور ابو الدرداء اور ابو ہریرہ اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی
عنہم اور غیر صحابہ مین سی یہہ ہین احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ اور عبد اللہ ابن المبارک اور حکم بن
عتیبہ اور ایوب سختیانی اور ابو داود طیالسی اور ابو بکر بن ابی شیبہ وغیرہم اور گئی ہین اور طرف
اسکی کہ کافر نہین ہوتا اور حمل کیا ہی اونہون نی اون حدیثون کو کہ دلالت کرتی ہین اوپر کفر تارک
اوسکی اوپر ترک کرنی اوسکے ازراہ انکار کی یا حمل کیا ہی اونکو زجر وعید پر یعنی اسلئے کہ مومن
نہین ترک کرتا ہی نماز کو اور بعض دلیلون اونکی اوپر عدم کفر اوسکی یہہ قول علیہ الصلوۃ والسلام کا ہی
خَمْسُ صَلَوٰاتٍ افْتَرَضَہُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَہُنَّ وَصَلَّاہُنَّ لِوَقْتِہِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَہُنَّ
وَسُجُوْدَہُنَّ وَخُشُوْعَہُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَہْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ

عہد لہ ان شاء غفرلہ وان شاء عذبہ یعنی پانچ نمازین فرض کین اللہ تعالی نے جس نے اچھا کیا
وضو اونکا اور پڑہا اونکو اونکی وقتون مین اور پورا کیا رکوع اونکا اور سجود اونکا اور خشوع اونکا تو
اوسکی لئی اللہ پر عہد ہے کہ بخشی اوسکو اور جس نے نکیا یہہ پس نہین ہے اوسکی لئی اللہ پر عہد اگر چاہے
بخشی اوسکو اور اگر چاہی عذاب کری اوسکو پس قول علیہ السلام کا ان شاء غفرلہ و ان شاء عذبہ دلیل ہے اوپر
عدم کفر اونکی بسبب اجماع ہونیکی اوپر اسکے کہ کافر کی لئی مغفرت نہین ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے ان
الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء یعنی بالتحقیق اللہ تعالی نہین بخشتا ہے اوسکو
کہ شرک کیا جاوے ساتھہ اوسکی اور بخشتا ہی سوا شرک کے جسکی لئی چاہتا ہی پس ثابت ہوئی یہہ بات کہ بخشے جانا سب
گناہون کا سوا شرک کے ثابت ہوا اور سب گناہون میں سے ترک صلوۃ بھی ہی تو معلوم ہوا کہ تارک اوسکا کافر
نہی و نیز یہہ مسئلہ اختلافیہ ہے فقہا میں بیچ حد تارک نماز کے قصدا بلا عذر پس کہا حماد بن زید اور مکحول
اور شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل نے کہ تارک نماز کا قصدا بلا عذر قتل کیا جاوے مگر یہہ کہ احمد کی نزدیک
قتل کیا جاوے ازراہ کفر کے اور نزدیک غیر احمد کے اماموں نے قتل کیا جاوے ازراہ حد کی نہ کفر کے اور حمل
کیا انہی اوسوں نے اون حدیثوں کو کہ دلالت کرتے ہین اوسکی تارک کے کفر پر اور مستحق ہونی سزا کفر کے
اور نہین ہی کفر کے لئی دنیا میں سزا سوا قتل کے اور ابو حنیفہ رح کی نزدیک حکم کفر کا کیا جاوے
اوسکی لئی اور نہ قتل کیا جاوے وہ بلکہ حبس کیا جاوی ہمیشہ کو اور بعضون نے کہا مارا جاوے ضرب شدید
یہان تک کہ بہی اوس سے خون ازراہ مبالغہ کے زجر مین اور بعضون نے کہا کہ ماری یہان تک کہ نماز
پڑہی یا مرجاوے پس بنابر اسکے واجب بلکہ فرض ہی مومن پر یہہ کہ محافظت کری اور ادا کرے پانچون
نمازون کی پس بہی اوسکو جیسا کہ حکم کیا گیا ہی ساتھہ اچھی طرح کرنے وضو اونکی اور رعایت کرنے
وقتون اونکی اور تمام کردینے رکوع اور سجود اور خشوع اونکی اور شرطین ہی جماعت کے اور اگر جاوے غافل ہو
کسی چیز سے اسمین سے تو چاہی کہ کوشش کری بیچ پڑہنی سنتوں اور نفلوں کے اور نہ تامل کری اور نہین
تاکہ کامل کرے بسبب اونکی اپنی فرض کو اس لئی کہ روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا علیہ الصلوۃ
والسلام نے اول ما يحاسب به العبد يوم القيمة صلوته فان وجدت تامة كتبت
تامة وان كان انتقص منها شيء قال الله تعالى انظروا هل تجدون له من تطوع فان كان
له من تطوع يكمل له ما ضيع من فريضة من تطوعه یعنی اول جو چیز کہ حساب کیا جاویگا
ساتھہ اوسکی بندہ روز قیامت کی نماز ہوگی پس اگر پائی جاویگی پوری لکہی جاویگی [illegible] اور اگر کم
کیا جاویگا اوس سے کچھہ تو فرماویگا اللہ تعالی نے فرشتوں کو کہ دیکھو آیا میری بندہ کی لئی کچھہ نفل ہے
پس اگر ہوئی بندہ کی لئی نفل تو پورا کیا جاوے گا اوسکی ساتھہ جو کچھہ کہ ضایع

کیا گیا ہوگا فرضوں اوسکی بی ساتھہ نفلوں اوسکیلی یعنی جسنی پڑہی نماز فرض اور واقع ہوا اسمین
نقصان تو کامل کیا جاویگا یہ نقصان ساتھہ نفل کی اگر ہوویگی نفل مقبول لیکن جسکی فرض اچھی نہین ہوئی
تو اوسکی نفل کیونکر اچھی ہونگی بلکہ وہ اور بہی زیادہ ناقص ہونگی فقط یہی خصلت نفل کی لوگونکی نزدیک اور
نہ پروا کرتی اونمیلی اقل ہین ایسلی کہ دیکھی جاتی ہین اکثر اون لوگونمین سی کہ گمان کی جاتی ہین عالم
نفل ہین بلکہ فرض مین بہی تعدیل ارکان کو ترک کرتی ہین اور ٹہونگی مارتی ہین مرغ کیسی یعنی سجدہ
اچھی طرح نہین کرتی پس جب ایسون کا یہہ حال ہو تو کیا حال ہوگا عوام کالانعام کا کہ جو دین اسلام کو
جانتی بہی نہین پس تعدیل ارکان نزدیک ابو یوسف اور شافعی کی فرض ہی کہ باطل ہوتی ہی نماز اوسکی
ترک کرنی سی اور نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کی بحسب صحیح روایت کی واجب کہ نماز باطل نہین
ہوتی اوسکی ترک سی لیکن نافع نہایت ہوتی ہی پس اگر تعدیل کو ترک کری سہوا تو لازم آتی ہی سجدہ
سہو کا اور اگر قصدا ترک کری تو لازم آتی ہی گناہ اور واجب ہوتا ہی پہیرنا اوس نماز کا جیسا کہ
حکم ہی نماز مین کہ ادا کیا جاوے ساتھہ کراہت تحریمی کی اور بعضے روایت مین تعدیل ارکان کی سنت
ہی اوس روایت کی بموجب سجدہ سہو کا نہین لازم آتا اوسکی ترک کرنی سی از راہ سہو کی اور نہ واجب ہوگا پہیرنا نماز
کا اوسکی ترک کرنی سی قصدا بلکہ مستحب ہی اوس نماز کا پہیرنا اور مستحق ہوتا ہی عتاب کا اور حرمان شفاعت کا اگر
جلد ہوا ایسا تو جو کوئی پڑہی نفل بغیر تعدیل ارکان کی تو بموجب روایت وجوب کی ہوگا گنہگار مستحق
عذاب دوزخ کا اور واجب ہوگا اوسپر پہیرنا اوسکا اور اگر نہ پہیریگا اوسکو تو لازم آویگا گناہ دوسرا
مثل پہلی کی اور اگر مانا جاوی کہ سنت ہی تعدیل ارکان کی تو ہوگا مستحق عتاب کا اور حرمان شفاعت
کا پس جبکہ یہ حال ہی تو کیونکر کامل کرینگی ایسی نفل فرض کی نقصان کو افسوس صد افسوس بلکہ اگر
نہ پڑہتا یہہ نفل تو نہ مستحق ہوتا عذاب کا اور نہ عتاب کا اور نہ محرومی شفاعت کا اور روایت کیا گیا
کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے دیکھا ایک شخص کو نماز پڑہتی ہی حال مین کہ وہ پورا نہین کرتا
رکوع اپنا اور ٹہونگین مارتا ہی اپنی سجدون مین پس فرمایا حضرت نے لو مات هذا علی حالته
هذه مات علی غیر ملة محمد یعنی اگر مریگا یہہ اپنی حالت پر تو مریگا اوپر غیر دین محمد کے اور
تحقیق مقرر ہوتی ہین یہ نفلی ساتھہ کلمہ جو کہ واقع ہی اماموں کی کتابوں مین اوسکی
حقیقت کہ ترک کیا قومہ اور جلسہ اور طمانیت ان دونون مین اور یہہ معلوم کیا جو کہ ذکر کیا گیا ہے
اصول فقہ مین کہ جواز عبادات مین یعنی سقوط فرضیت قضا کی ہی تحریمہ کہ وہ حلال ہے اور صحیح
حاصل ہوتا گنہگار ہوتا ہی نہ کیونکر ہوا اس حال مین کہ ترک کیا ہو تقاضا کی ساتھہ کراہت ترک قومہ و جلسہ
اور طمانیت کی اونمین اور کہا قرطبی نے اپنی تذکرہ مین نقل کر کر اپنی شیخ سی کہ نہین اعتبار ہی اوسکی

قبول ہر کہ کہنا واجب کان نماز سی اول اوس چیز کا ہی کہ اطلاق کیا جاوی اوسپر اسم کسالی کا یعنی
اقتصار کیا اسپر صادق آویگا اوسپر یہہ کہ ٹہونگین مارتا ہی نماز مین اور داخل ہوتا ہی اوس بیان مین
کہ حضرت کی حدیث مین آئی ہی تِلْكَ صَلوٰةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ
قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ یعنی یہہ نماز منافق کی ہی کہ بیٹھا انتظار کرتا ہی آفتاب کے غروب ہونیکا
یہان تک کہ جب ہوتا ہی آفتاب درمیان دونو سینگون شیطان کی اوٹھتا ہی پہر ٹہونگین مارتا ہی پس
جب کہ ہو نماز ساتہہ اس صفت کے داخل ہوگا بیچ وعید اوسکا اللہ تعالی کی اس قول کے بیچ فَخَلَفَ مِنْ
بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلوٰةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا یعنی پہر اونکی
جگہہ آئی ناخلف کہ ضایع کیا اونہون نے نماز کو اور پیچہی پڑی خواہشون کی پس قریب ہے کہ پڑین گے
غی مین کہ وہ ایک نالہ ہی جہنم مین پس ایک جماعت نے علما مین سی کہا ہی کہ نہین مراد ہی نماز کی ضایع کرنی
ترک کرنا اوسکا بلکہ وہ یہہ ہی کہ نہ درست کری حدود نماز کی ساتہہ نہ رعایت کرنے وقت اوسکے
اور طہارت اوسکی اور نہ تمام کرنے رکوع وسجود وغیرہ کی اور روایت کیا گیا ہی ابن مسعود والعبادہ
سی کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا لَا تُجْزِئُ صَلوٰةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ
وَالسُّجُودِ یعنی نہین کفایت کرتی ہی وہ نماز کہ سیدہی کرے آدمی اوسمین پیٹہہ اپنی رکوع وسجود مین
اور روایتین اس باب مین بہت ہین کہ وہ واضح کردیتی ہین اللہ تعالے کی مراد کو اس آیہ سی وَاَضَا
عُوا الصَّلوٰةَ پس بلاشبہ جسنی نہ محافظت کی اوقات نماز کی پس تحقیق ضایع کیا اوسکو پس وہ اور
عبادتون کو کہ سوای نماز کی ہین بہت ضایع کرنیوالا ہوگا اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت علیہ
السلام نے فرمایا اِذَا اَحْسَنَ الرَّجُلُ الصَّلوٰةَ فَاَتَمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا
قَالَتِ الصَّلوٰةُ حَفِظَكَ اللّٰهُ كَمَا حَفِظْتَنِي فَتُرْفَعُ وَاِذَا اَسَاءَ الصَّلوٰةَ
فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا قَالَتِ الصَّلوٰةُ ضَيَّعَكَ اللّٰهُ
كَمَا ضَيَّعْتَنِي فَتُلَفُّ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلَقُ فَيُضْرَبُ بِهَا وَجْهُهُ
یعنی جب اچھی طرح پڑہتا ہے آدمی نماز پس پورا کرتا ہی رکوع وسجود اوسکا کہتی ہے نماز
کہ نگاہ رکہی اللہ تعالے نے تجکو جیسا کہ نگاہ رکہا تونی مجکو پس اوپر چڑہائی جاتی ہے نماز یعنی
قبول ہوتی ہے اور جب بری طرح پڑہتا ہے نماز پس نہین پورا کرتا رکوع وسجود اوسکا
کہتی ہے نماز کہ ضایع کرے تجکو اللہ جیسا کہ ضایع کیا تونے مجکو پہر لپیٹی جاتی
ہی نماز جیسا کہ لپیٹا جاتا ہے کپڑا پرانا پہر ماری جاتی ہے وہ اوسکی مونہہ پر اور روایت
کیا گیا ہی ابوہریرہ سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی البتہ نماز پڑہتا ہی اوس ساٹہہ

پڑہے اور نہین قبول کیجاتی ہوسکتی ہی ایک نماز اس سبب سی کہ پورا کرتا ہی رکوع اور نہین پورا
کرتا سجدہ اور پورا کرتا ہی سجدہ اور نہین پورا کرتا رکوع پس جو کوئی چاہی پہچاننا نماز کا کہ آیا قبول ہوئی
ہی یا نہین تو چاہیے کہ نظر کری طرف قول اللہ تعالی کی اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ
یعنی بلا شبہ نماز منع کرتی ہی بےحیائی اور خلاف شرع سی پس وہ اگر پانچون نمازین پڑہتا ہی
اور نہین ہوتا بعد اسکی حال اچہا اوسکا ساتھہ برائیون سیکی بلکہ واقع ہوتی ہین لوگ سی بعضی
فواحش اور منکرات تو جانے کہ نماز میری غیر مقبول ہی نماز وہ وبال ہی اوسپر اور دور کرنیوالی
اللہ تعالی سی کہا ابن مسعود اور ابن عباس نی مَنْ لَمْ تَأْمُرْہُ صَلٰوتُہٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَمْ تَنْہَہُ عَنِ
الْمُنْکَرِ لَمْ یَزْدَدْ بِصَلٰوتِہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِلَّا بُعْدًا یعنی جسکو نہ حکم کری نماز اوسکی
ساتھہ اچہی باتون کی اور نہ باز رکہی اسکو بری باتون سی نہین زیادہ کرتا سبب نماز اپنی کی اللہ تعالی سے
مگر دوری کو اور کہا حسن اور قتادہ نی مَنْ لَمْ تَنْہَہُ صَلٰوتُہٗ عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ فَصَلٰوتُہٗ
وَبَالٌ عَلَیْہِ یعنی جسکو نہ باز رکہی نماز بےحیائی اور بری کامون سی پس نماز اوسکی وبال ہی اوپر اوسکی
پس جو کوئی پڑہتا ہی پانچون نمازین ساتہہ رعایت شرائط اور ارکان اور واجبات اور سنتون
اور آداب اوسکی بچاتا ہی اللہ تعالی اوسکو بےحیائی اور بری کامون سی جیسی کہ روایت کیا گیا ہی
کہ اونہون نی کہا کہ تہا ایک جوان انصار مین سی کہ پڑہتا تہا پانچون نمازین ساتھہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر نہین چہوڑتا تہا کوئی چیز فواحش مین سی مگر کہ کرتا تہا اوسکو پس ذکر کیا گیا یہہ واسطے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا اونہون نی کہ اِنَّ صَلٰوتَہٗ تَنْہَاہُ یَوْمًا یعنی بلا شبہ نماز اوسکی باز رکہیگی
اوسکو یعنی گناہون سی ایکدن پس نہ دیر لگی یہانتک کہ توبہ کی اوسنی اور اچہا ہوا احوال اوسکا
اَللّٰہُمَّ حَوِّلْ حَالَنَا اِلٰی اَحْسَنِ الْحَالِ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہ تمام ہوا مقدمہ اب شروع ہوتا ہی

پہلا باب بیچ بیان فضیلت اور تاکید فرض نمازون کی

فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اَلصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی
رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِمَا بَیْنَہُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ یعنی نمازین پانچ اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان
سی رمضان تک مٹا دیتی ہین گناہون کو جو کہ درمیان اونکی ہوی ہین جبکہ گناہ کبیرہ نکئی ہون اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو مجہکو اگر ہو دروازی پر کسی ایک نہر کہ نہاوے ہر روز پانچ بار
مثلا کہ نہاتا ہی اوسمین پانچ بار کیا باقی رہتا ہے میل اوسکی سی کچہہ کہا صحابہ نے نہین باقی رہتا
میل اوسکی سی کچہہ فرمایا پس یہہ مثال ہی پانچون نمازون کی مٹا دیتا ہی اللہ سبب اونکی گناہ یعنی صغیرہ
اور روایت ہے ابن مسعود سی کہا کہ تحقیق ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا پہر آیا وہ حضرت نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی پاس پس خبر کی اوسکو یعنی پس حضرت نی کچھ جواب ندیا منتظر حکم الٰہی کے تھی بعد ازان اوس
شخص نے نماز پڑھی پس بھیجی اللہ تعالے نی یہہ آیت وَأَقِمِ الصَّلوٰةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ
اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ یعنی اور قائم رکھہ نماز کو بیچ دونون طرفون دن کی اور چند ساعات
رات کی تحقیق نیکیان مٹاتی ہین برائیان یعنی گناہ صغیرہ پس کہا اوسنی یارسول اللہ آیا واسطی میرے
ہی یہہ بات خاص فرمایا واسطی تمام امت میری کے سبکے اور ایک روایت مین جواب یون ہے کہ یہہ بات واسطے
اوس شخص کے ہی کہ عمل کیا ساتہ اس آیت کی امت میری یعنی جو بعد میرے ہو اوسکی بہلائی کہ یکایک یہہ بات
اوسکی لئی حاصل ہوگی **ف** نام اوس شخص کھجور بیچنی والی کا ابو الیسر تہا ترمذی نی اوس سے روایت کی
ہی کہ اوسنی کہا کہ آئی میرے پاس ایک عورت کھجور مول لینی کو پس کہا مینی اوسکو کہ میرے گہر مین کہجورین
اس سے زیادہ اچھی ہین تیس وہ میرے ساتہ گہر مین آئی پس بوس و کنار کیا مینی اوسکو پس کہا اوسنی ڈر
اللہ سے پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرت پاس جیسکہ بیان مذکور ہی اور دونو طرفون دن سے مراد ہے
اول روز اور آخر روز اول روز مین نماز صبح کی ہی اور آخر روز مین ظہر اور عصر اور قائم رکہہ نماز چند
ساعات رات مین یعنی نماز مغرب اور عشا کی **ع** اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا پوچہا مینی نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سی کونسا کام ہے بہت اچہا نزدیک اللہ تعالے کی فرمایا نماز بیچ وقت اوسکی یعنی
وقت مکروہ مین نہو کہا مینی پہر کونسا عمل بہتر ہی فرمایا نیکی کرنی ماں باپ سے کہا مینی پہر کونسا فرمایا
جہاد خدا کی راہ مین کہا عبد اللہ نے بیان کین مجہسے حضرت نی یہہ حدیثین اور اگر مین زیادہ پوچہتا
البتہ زیادہ بتلاتی مجکو **ف** بتلانا ہی کہ حدیثین بیچ بیان افضل اعمال کے مختلف آئی ہین بیان
ان اعمال کو افضل فرمایا اور بعضی حدیثوں مین آیا ہی کہ بہترین اعمال اسلام کے کہانا کہلانا اور چرچا
کرنا سلام کا اور نماز پڑہنی رات مین جس وقت کہ لوگ سوتی ہو وین اور بعضی مین آیا ہی کہ افضل اعمال
وہ ہین کہ لوگ ہاتہہ اور زبان سے تیری سلامت رہین اور کسی مین آیا ہی کہ افضل اعمال ذکر خدا کا ہی اسیطرح
اور اعمال کو فرمایا ہے پس وجہ تطبیق ان حدیثون کی یہہ ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب دیا
ہی ہر ایک کو موافق غرض اور رغبت اوسکی کی جواب دیا ہی موافق اوس چیز کی کہ پہچانا حال اوسکا او
لائق اوسکی حال کے جانا پس یہہ ایسا ہی جیسکہ کہتی ہین کہ یہہ چیز بہترین چیزون کی ہی اور اپنی دلمین
ارادہ اوسکی برتری کا سب چیزون پر ہر وقت مین نہین رکہتی بلکہ ارادہ یہہ رکہتی ہین کہ یہہ بہترین
چیزون کی ہے ایک وقت مین نہ اور وقتون مین یا مثلا جہان سکوت مناسب ہوتا ہی تو کہتی ہین کہ سکوت
کی برابر کوئی چیز افضل نہین غرضکہ ہر ایک چیز کو مناسب حال اور مقام کی افضل فرمایا ہی مثلا جہاد کو ابتدا اسلام
مین بہترین اعمال کا فرمایا کہ اوس وقت کی لوگون کی حال کی مناسب ہے افضل تہا

محتاج دیکھا اونکی لیئی صدقہ پر رغبت دلائی اور اوسکو افضل فرمایا اسیطرح نماز کو باعتبار قرب بندہ کی اوسکی جناب کی افضل فرمایا پس وجوہ اور حیثیات مختلف مین ہر ایک ساتھ وجہ اور حیثیت کی اپنی جاگہ فاضل ہے
دوسری حدیث اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بَیْنَ الْعَبْدِ وَ
بَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ یعنی درمیان بندہ کی اور درمیان کفر کی چھوڑ دینا نماز کا ہی
متعلق لفظ بین کا یہان محذوف ہی تقدیر اس عبارت کی یون ہے ترک الصلوۃ وصلۃ بین العبد
المسلم وبین الکفر یعنی نماز درمیان مین بندہ کی اور کفر کی بمنزلہ دیوار کی ہی کہ بندہ اوسکی سبب کفر
تلک نہین پہنچ سکتا جب نماز چھوڑدے تو گویا دیوار درمیان مین سی اوٹھہ گئی اور یہہ ترک نماز وصلہ ہو
یعنے سبب ملجاتی کی ہو جاتی ہے کہ اوسکی سبب سے بندہ مسلمان کفر کو پہنچ جاتا ہی یہہ تغلیظ اور تشدید ہی اوپر ترک نماز کے
اور اشارہ ہے اسپر کہ تارک نماز قریب ہے کہ کافر ہو جاوی اور نزدیک اصحاب ظواہر کی تارک صلوۃ کافر
ہو جاتا ہی اور نزدیک مالک اور شافعی رح وغیرہما کی واجب ہے قتل تارک الصلوۃ کا اگرچہ کافر نہو وی
اور نزدیک ابو حنیفہ رح کی مارنا اور قید کرنا اوسکا واجب ہے جب تلک کہ نماز نہ پڑہی ع اور فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پانچ نمازین کہ فرض کیا اونکو اللہ تعالے نی جسنے اچہا کیا وضو اون نمازونکا
یعنی ساتھہ رعایت فرایض اور سنتون کی کیا اور پڑہا اونکو بیچ وقت اونکی اور پورا کیا رکوع انکا اور خشوع انکا
یعنے حضور قلب سے پڑہا ہی واسطی اوسکی اللہ پر عہد ہی یعنی وعدہ ہی یہہ کہ بخشدیوی واسطی اوسکی یعنی گناہ
صغایر اوسکی اور جو کوئی یہہ نکری یعنے نماز اوسطرح مذکور کی نہ پڑہی یا مطلق نہ پڑہی پس نہین ہی واسطی اوسکی
اللہ پر عہد لازم اگر چاہی بخشی واسطی اوسکی اگر چاہی عذاب کری اوسکو ف اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ تارک نماز
کا کافر نہین اور مرتکب کبیرہ کیلئی واجب نہین ہے عذاب دینا اور ہمیشہ دوزخ مین نہین رہنا یہی مذہب اہل سنت
کا ہی ع اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پڑہو اپنی نمازین پانچ اور روزی رکہو مہینی اپنی یعنی
رمضان کی اور ادا کرو زکوۃ مال اپنی کی اور تابعداری کرو صاحب حکم اپنی کی یعنی اگر خلاف شرع حکم نکری
جاوگی بہشت رب اپنی کی مین یعنی درجات اوسکی ملینگی ف مراد صاحب حکم سی بادشاہ اور امیر ہین یا مراد
علماء یا عام ہین کہ جو کار ساز تمہاری کسی کام کی ہون ع اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی
امر کرو اپنی اولاد کو ساتھہ نماز کی جب ہوون سات برس کی اور مارو اونکو نماز چھوڑنی پر جب ہوون دس برس
اور جدا کرو اونکو بیچ خوابگاہون کی ف لڑکون کو سات برس کی عمر سی حکم کرنا شروع کری تا عادت
نماز کی پڑی اور دس برس کی عمر مین قریب بالغ ہونیکی ہوتی ہین پس تاکید اور مار چاہیئی اور حکم نماز کا یہی کری عمر ونکو
مین اور جو کہ متعلق ہین نماز کی شرائط وغیرہ اوسکی وہ بہی سکہلادی اور جدا کرو خوابگاہونمین یعنی مثلا
بہن بہائی ایک بستر مین نہ سووین اسطرح اور نا تی دار یا اجنبی مرد و عورت اکٹہی ایک بستر نہ سووین

ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد درمیان ہمارے اور درمیان منافقون کے نماز ہی
پس جسنے چہوڑدی پس تحقیق کافر ہوا یعنی جو منافقون تو اسن ہی کہ قتل نہین کر
جیسے اونپر جاری کئے ہین سبب وسکا یہہ ہی کہ یہہ مشابہت رکہتی ہین ساتہہ احکام اسلام کی
اور اونکی یہہ نشانی ہی کی اور جماعت مین حاضر ہونگی اور تابعداری کرینگی اور احکام ظاہر مسلمانون کی
پس جسنی نماز چہوڑی کہ وہ عمدہ سب عبادتون کی ہی پس وہ اور کافر برابر ہی جو بسبب فقد کفر کی ہی یہہ
مین کہ اوسنی کفر کو ظاہر کردیا ع اور آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جاڑی کی موسم مین
اور حال مین کہ پت جہڑی ہی تہی پس لین حضرت نی دو شاخین درخت مین سی کہا اوس نی پس تہی
اونمین سی جہڑنی لگی یعنی زیادہ گرنی لگی جیسی کہ معمول ہوتا ہی کہ ہلانی سی بہت جہڑتی مین کہا پس
فرمایا حضرت نی ابا ذر کہا یعنی حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑہتا ہی
نماز ارادہ کرتا ہی ساتہہ اوسکی خاص اللہ تعالی کو پس گرتی ہین اوس سی گناہ اوسکی جیسی کہ جہڑ رہی
ہین پتی اس درخت سی ف ارادہ کرتا ہی خاص اللہ تعالی کو یعنی اوسکی پڑہنی مین خیال کسیکی دکہانی
سنانی کا یا غرض دینی یا دنیوی کا نہین رکہتا ہی بلکہ محض واسطی طلب رضا اور فرمان برداری کی
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کیا دو رکعت نماز کی نہ سہو کیا اونمین نہ غافل ہوا
حضور دل سی پڑہین بخشا اللہ نی اوسکی وہ گناہ کہ پہلی کئی تہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ
لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ یعنی جو کوئی محافظت کرتا ہی نماز پر ہوگی
واسطی اوسکی سبب نورانیت کی یعنی نور ایمان زیادہ ہوتا ہی اور دلیل یعنی دلیل واضح ہوتی ہی اوپر
ایمان اوسکی اور سبب مغفرت کی دن قیامت کی اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اوسپر ہوگی
وہ واسطی اوسکی نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کی ساتہہ قارون اور
فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کی روایت کی یہہ احمد اور دارمی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف محافظت
نماز کی یہہ ہی ہمیشہ پڑہی اوسکو کبہی ناغہ نکری اور فرائض واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکی ادا کری
بجا لاتی جب اسطرح پڑہتا ہی تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہی ثواب مذکور پاتا ہی اور انکی ترک سی
مستحق عذاب مذکور کا ہوتا ہی خیال کرو ای بہائیون کسقدر تاکید ہی محافظت نماز کی اسمین قصور
کبہی نکیا کرو اور دیکہا چاہیی کہ جب اوسکی محافظت نکرنی پر یہہ وعید فرمایا ایسی کافرون کیساتہہ عذاب
کیا جاویگا تو جو کوئی اسکو بالکل چہوڑدیگا اوسکا کیا حال ہوگا اور قارون اور فرعون کافر تو مشہور

اور ہامان وزیر تہا فرعون کا اور ابی بن خلف مشرک تہا دشمن حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہ اوسکو حضرت نے جنگ احد میں دست مبارک سے قتل کیا تہا اور وہ اشقیا امت سے کہلاتا ہے
اور اس حدیث سے اشارہ ہے اسپر کہ جو کوئی محافظت نماز کی کرتا ہے ہوگا ساتہہ نبیون اور صدیقون اور شہدا
اور صالحین کے ع کہا عبد اللہ بن شقیق نے کہ تہے اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں دیکہتے تہے
کسی چیز کو اعمال میں سے چہوڑنا اوسکا کفر سوای نماز کے ف اسمین جو حصر کیا کہ صحابہ سوا نماز کے
کسی عمل کے چہوڑنے کو کفر نجانتے تہے تو یہہ حصر اسپر دلالت کرتا ہے کہ چہوڑنا نماز کا اونکے نزدیک بڑا
گناہ ہوتا ہے اور بہت قریب ہے طرف کفر کے ع اور روایت ہے ابی درداء سے کہا وصیت کی مجکو
دوست میرے نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نہ شریک کر تو ساتہہ اللہ کے کسیکو اگرچہ
ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو ——— اور مت چہوڑ نماز فرض کو جان بوجہہ
کر پس جو کوئی ترک کرے اوسکو جان بوجہہ کر پس تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اللہ کا اور نہ پی شراب پس
تحقیق وہ کنجی ہے ہر برائی کی ف حضرت نے یہہ ابو درداء کو افضل بات تعلیم فرمائی کہ اگر جلایا جاوے
تو بہی شرک نکرو الا اکراہ یعنی جبر کی حالت میں زبان پر اگر کلمہ کفر کا جاری کرے اور دل میں
اوسکو برا جانتا ہووے تو جائز ہے اور بری ہوا ذمہ یعنی بری ہوا اوس سے عہد اسلام کا اور بہتر ہے
ہوا دائرہ اسلام سے یہہ لفظ تغلیظاً فرمایا یہہ مراد ہے کہ قتل اور تقصیر سے ہوا مین تہا وہ اوسکو
نہ اور شراب کنجی ہے ہر برائی کی اس لئے ہے کہ جب عقل جاتی رہتی ہے جہان کی برائیان سرزد ہوتی ہیں
اسلئے اسکو ام الخبائث کہا ہے

باب دوسرا بیان میں سنتوں اور نفلوں اور فضیلت اونکی

فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے دن اور
رات میں بارہ رکعتیں بنایا جاتا ہے واسطے اوسکے گہر بہشت میں چار رکعت پہلے ظہر کے اور دو رکعت
پیچہے اوسکے اور دو رکعت پیچہے مغرب کی اور دو رکعت پیچہے عشا کی اور دو رکعت پہلے نماز فجر کی ف یہہ
سنتیں موکدہ ہیں حتی کہ حسن بصری اور بعضے حنفیہ نے اونکو واجب کہا ہے اور حسن نے فجر کی
بہی دو رکعتوں کو واجب کہا ہے لیکن اس حدیث نے اونکے قول کو رد کیا ہے کہ واجب نہیں بلکہ سنت ہیں
اور کہا حضرت عائشہ نے کہ نماز پڑہتے تہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر میں پہلے ظہر
کے چار رکعتیں پہر نکلتے پس نماز پڑہتے ساتہہ لوگوں کے یعنی فرض ظہر کے پہر آتے
گہر میں پس نماز پڑہتے دو رکعتیں اور تہے نماز پڑہتے ساتہہ لوگوں کے مغرب کی پہر آتے
گہر میں پس نماز پڑہتے دو رکعتیں پہر نماز پڑہتے ساتہہ لوگوں کے عشا کی پہر آتے
پڑہتے دو رکعتیں اور تہے نماز پڑہتے رات کو یعنی کبہی نو رکعت اونمیں وتر بہی ہے

کسی رات کو دیر تک کہڑی رہتی اور کسی رات کو دیر تک بیٹہی رہتی اور جسوقت پڑہتی کہڑی ہوکر رکوع کرتے اور سجدہ کرتے اوس حالت سے کہ کہڑی ہوتی اور پڑہتی جسوقت کہ بیٹہی ہوتی بیٹہکر رکوع کرتی اور سجدہ کرتی بیٹہی اور جسوقت نمودار ہوتی فجر پڑہتی تہی دو رکعت یعنی سنت فجر کی پہر نکلتی پس پڑہتی ساتہہ لوگوں کے نماز فجر کے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنتیں گہر میں پڑہنی مستحب ہیں اور اونمیں وتر بہی ہوتی یعنی ایک رکعت یا تین رکعت اور حضرت کی نماز شب کی یعنی تہجد میں روایتیں مختلف آئی ہیں چہہ بہی اور آٹہہ بہی اور نو بہی اور دس بہی اور گیارہ بہی اور تیرہ بہی کہ کبہی کتنی پڑہتی اور کبہی کتنی اور رکوع کرتی اور سجدہ کرتی اوسی حالت کہ کہڑی ہوتی یعنی انتقال کرتی تہی رکوع و سجود میں حالت قیام سے - یہہ کہ رکوع و سجود بیٹہکر کرتی اور جب بیٹہکر پڑہتی رکوع و سجود اوسی حالت میں کرتی اور اس صورت میں رکوع و سجود کہڑی ہوکر بہی کرنا آیا ہے یعنی قرات پڑہتی بیٹہکر پہر کہڑی ہوتی اور تہوڑی قرات بہی پڑہتی پہر رکوع و سجود بہی کرتے پس تین طرح پڑہنی حضرت کی نماز تہجد کی تمام کہڑی یا تمام بیٹہی یا قرات بیٹہکر پڑہتی بعد ازان کہڑی ہوتی اور رکوع و سجود کرتے اور اس طرح نہ تہی کہ قرات کہڑی ہوکر پڑہیں اور پہر بیٹہکر رکوع و سجود کریں اور کہا حضرت عائشہ نے کہ نہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر نفلوں سے بہت محافظت و مداومت کرتے جیسے کہ محافظت کرتے دو رکعتوں سنت فجر پر ف یعنی سنتیں فجر کی سب سے موکد ہیں کہ سفر و حضر میں اونکو حضرت نہ چہوڑتے اور فقہ کی کتابوں میں لکہا ہے کہ بغیر عذر کے اونکو بیٹہکر پڑہنا درست نہیں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رَکْعَتَا الْفَجْرِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا یعنی سنتیں فجر کی بہتر ہیں دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا میں ہے ف یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں اگر اللہ کی راہ میں خرچ کرے اوس سے یہہ افضل ہیں اور جو چیز دنیا کی کہ اوسمیں تجمل کرے اور راہ دین میں خرچ نکرے اوسمیں اچہائی کہاں ہے کہ اوس سے اونکو بہتر کہیں اور لکہا ہے علمانے کہ سب سے زیادہ موکد سنتیں فجر کی ہیں اور بعد انکی سنتیں مغرب کے اور بعد انکی سنتیں ظہر کی بعد کی اور بعد انکی سنتیں عشا کی اور بعد ان سبہوں کی سنتیں ظہر کی پہلی کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو تم میں سے نماز پڑہے والا بعد جمعہ کی پس چاہیے کہ پڑہے چار رکعت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ حَافَظَ عَلٰی اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّہْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَہَا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ یعنی جو شخص محافظت یعنی مداومت کرے اوپر چار رکعتوں کی پہلے ظہر کے اور چار کے بعد اوسکے حرام کرتا ہے اوسکو اللہ آگ پر یعنی مطلق یا ہمیشہ آگ میں نہیں رہیگا ف اور واضح ہو کہ لکہا چاہیے کہ جب ادا کرے چار رکعت ظہر کی بعد کی ساتہہ دو سلام کی اور کلام اور عمل کے اسکو باہم نکالا چاہتا ہے تاکہ یہہ چار رکعتیں سنتوں کی دو رکعتوں سمیت ہیں یا سوائے انکی ظاہر یہہ ہے کہ یہہ چار سوائے

اور ان دو کی ہیں کذا ذکر الشیخ عبد الحق رح و ملا علی قاری رح نے لکھا ہی کہ دو رکعتیں انمیں سے مؤکد
ہیں اور دو مستحب پس اولی یہہ ہی کہ پڑہی جاویں ساتہہ دو سلاموں کی + فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے چار رکعتیں پہلی ظہر کی کہ نہیں انمیں سلام پہیرنا یعنی افضل یہہ ہے کہ اخیر ہی کو سلام
پہیرے درمیان میں نہ پہیرے کہولی جاتی ہیں اونکی لئے دروازے آسمان کے ف یعنی قبول ہوتے ہیں
جناب باری میں اور نازل ہوتی ہیں بسبب اونکی انوار رحمت کے اور اسمیں اختلاف ہے کہ یہہ چار رکعتیں
سنتیں ظہر کی ہیں یا سوا اونکی کہ پہلی اونکی پڑہی جاتی ہیں جسکو نماز فی الزوال کہتے ہیں اور مختار
یہہ ہی کہ یہہ غیر ہیں روایت کی ہیں یعنی فی الزوال ح اور تہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے چار
رکعتیں پیچھے ڈہلنے آفتاب کے پہلی ظہر سے یعنی نماز فی الزوال اور فرمایا تحقیق یہہ وقت ہے کہ کہولے
جاتے ہیں اوسمیں دروازے آسمان کے یعنی واسطے چڑہنے اعمال صالحین کے پس دوست رکہتا ہوں
یہہ کہ چڑہیں واسطے میرے اوسمیں عمل نیک ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ساعت قبول
کی ہی جو عمل نیک کہ اسوقت میں مقبول ہی اور وقت میں نہیں اور نماز افضل ہے اعمال میں پس ہوا
اوسکا افضل ہونا ح اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اوس شخص کو کہ پڑہے
پہلی عصر سے چار رکعت ف لفظ رحم اللہ میں اشارہ ہے اوپر مستحب ہونے اس نماز کی ح اور تہے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے پہلی عصر کے چار رکعتیں فرق کرتے درمیان اونکی ساتہہ سلام کرنیکے اوپر
فرشتوں مقربین کی اور اونکی کہ تابع اونکی ہیں یعنی موجودین مسلمانوں میں سے اور ایمان والوں
میں سے ف مراد اسلام سے یہاں التحیات پڑہنی ہی کہ دو رکعتوں کی بعد التحیات پڑہتے اور چار
رکعت کی بعد سلام پہیرتے ح اور تہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے پہلی نماز عصر کے دو رکعتیں
ف عصر کی سنتوں میں دو روایتیں آئی ہیں دو کی بہی اور چار کی بہی ہے پس مصلی کو اختیار ہے خواہ
چار پڑہے خواہ دو لیکن چار افضل ہیں ح اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے پیچھے مغرب کی
چہہ رکعتیں کہ نہ بولے درمیان اونکی ساتہہ کلام بد کے برابر کیجاتی ہیں واسطے اوسکی ساتہہ عبادت بارہ برس کی
ف اسکو لوگ صلوۃ الاوابین کہتے ہیں یہہ نام اسکا ابن عباس سے منقول ہے اور حدیث سے یہہ سمجہا جاتا ہی کہ دو رکعتیں سنت
معمولی کے بہی داخل چہہ میں ہیں اور اسی طرح جو بیس رکعتیں حدیث آئندہ میں منقول ہیں اونمیں
بہی داخل ہیں کہا یہہ طیبی نے پس پہلی دو تو سنتیں علیحدہ اور باقی میں اختیار ہی چاہی چار اکہٹی پڑہے چاہی دو دو اور اس حدیثکو اکثر
ترمذی غریب ضعیف کہا ہی لیکن فضائل اعمال میں عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اسکو ابن خزیمہ نی بہی اپنی صحیح میں روایت
کیا ہی اور ابن ماجہ نی بہی اور کہا میرک نے کہ منقول ہی عمار بن یاسر سی کہ وہ بعد مغرب کے چہہ رکعتیں پڑہتے تہی اور کہا اونہوں نے کہ دیکہا
میں نی اپنی پیاری رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہی بعد مغرب کے چہہ رکعتیں اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہے بعد مغرب کے چہہ رکعتیں بخشے

جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ ہوین مانند حباب دریا کی روایت کی یہہ طبرانی نی ع اور حضرت ابو
اسحق رحمہ اللہ نی فرمایا کہ تحقیق ہماری یہہ ہی کہ چہہ اور مس سوای سنتون موکدہ کی ہین واللہ اعلم
اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی بعد مغرب کی چہہ رکعتیں بنا تا ہی اللہ اوسکی لئی گہر
بہشت مین ف محدثین نی اس حدیث کو ضعیف لکہا ہی اور کہا ابن حجر نی کہ اسمین ایک جماعت ابی ہی
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی پڑہتی اس نماز کی بیس رکعت اور فرماتی کہ یہہ نماز اوابین کی
ہی پس جسنی پڑہی یہہ مغفرت کی گئی اوسکی اور تہی سلف صالح پڑہتی اوسکو ایک جماعت تہا
کی کہ روایت کی گئی ہین اس نماز کی چہہ رکعتیں ہی اور چار رکعتیں بہی اور دو بہی پس اقل اسکی
دو رکعت ہین اور اکثر بیس اور روایت کی گئی ہین اسمین حدیثیں بہت ح ع اور کہا عائشہ
رضی اللہ عنہا نی مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَیَّ اِلَّا
صَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَکَعَاتٍ یعنی نہین نماز پڑہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز عشا کی کبہی
پہر آئی ہون نزدیک میری مگر نماز پڑہی چار رکعتیں یا چہہ رکعتیں ف چار رکعتیں یعنی دو رکعتیں موکد
اور دو مستحب اور او ست رکعات مین لفظ او کا احتمال رکہتا ہی کہ شک کی لئی ہی یا تنویع کی لئی اور
روایتون مین بعد عشا کی دو رکعتیں آئی ہین اور بعضی روایتون مین چار بہی آئی ہین اور چہہ رکعتیں سوا
اس حدیث کی نہین آئی ہین واللہ اعلم اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی پہلی عشا
کی چار رکعتیں تہا ہی گویا کہ تہجد پڑہی اوس رات اور جو کوئی پڑہتا ہی چار رکعت بعد عشا کی
ہوتا ہی گویا کہ پڑہین چار رکعتیں لیلۃ القدر میں رواہ سعید بن منصور فی سننہ غ ح وبرہان شرح
مواہب الرحمان * اور کہا حضرت عمر رض نی کہ سنا مینی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی
چار رکعتیں پہلی ظہر کی کہ بیچ دوپہر کی یعنی بعد الزوال سنتیں ظہر کی حساب کی جاتی ہین اور برابر کی جاتی
ہین یعنی فضیلت اور ثواب مین ساتہہ چار رکعت کی کہ نماز تہجد مین پڑہی جاوین یعنی تہجد کی چار رکعت
کا سا ثواب ہوتا ہی اونکا اور نہین کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہی اللہ کو اوسوقت پہر پڑہی یہہ آیت تتفیؤ
ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ یعنی پہرتی ہین سایہ ہر چیز کی داہنی طرف سی اور بائین
طرف سجدہ کرتی ہوی واسطی اللہ کی اور وہ ذلیل ہین ف حضرت نی واسطی عظمت ولانی کی اس نماز کی اور بطور
دلیل کی دعوی پر اور یہہ آیت مذکورہ پڑہی اور مراد تہجد سی نماز بعد سونی کی ہی خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سب
نا بعد ار اوسکی حکم کی ہین اس بات میں کہ پیدا کیا حق تعالی نی ح اور کہا مختار ابن فلفل نی کہ پوچہا مینی
انس بن مالک سی حال نفل کا پیچہی عصر کی پس کہا تہی حضرت عمر رض مارتی تہی اوسکی ہاتون کو کہ نفل پڑہتا
نماز عصر یعنی منع کرتی تہی لوگونکو بعد عصر کی نماز پڑہنی سی اور تہی ہم پڑہتی زمانہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں

ادرلیں

دو رکعتیں بھی غروب ہونے آفتاب کے پہلے نماز مغرب کے پس کہا میں نے انس کو کیا تھے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم پڑہتے ان دو نوں رکعتوں کو کہا کہ تھے دیکھتے ہمکو نماز پڑہتے پس نہ حکم فرماتے ہمکو اور نہ
منع کرتے ہمکو **ف** نہ حکم فرماتے نہ منع فرماتے اس سے تقریر حضرت سے ثابت کی یعنی حضرت نے روا رکھے
اور خلفای راشدین ان دو نوں رکعتوں کے قائل نہیں تھے پس اقتدا اونکا کافی ہے اور اکثر فقہا بھی
منع کرتے ہیں اسلیے کہ لازم آتی ہے اسکے پڑہنے میں تاخیر مغرب کی **ع** اور آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
آئے مسجد بنی عبد الاشہل کی میں کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس پڑہی اوس میں نماز مغرب کی یعنی فرض وسنت
پس جب پڑہ چکے یعنی بعضے قوم اپنی نماز فرض دیکھا اونکو حضرت نے کہ پڑہتے ہیں نفل یعنی سنتیں مغرب کی
بعد نماز مغرب کے پس فرمایا کہ یہہ یعنی سنت مغرب کی یا مطلق نوافل نماز گھر میں پڑہنے کی ہے روایت
کی ہے یہہ ابو داؤد نے اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کے یوں ہے کہ کھڑے ہوے لوگ نفل پڑہنے لگے پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم ہے تمکو پڑہنا اس نماز کا گھروں میں **ف** نوافل نماز گھروں
کے بیچ پڑہنا انکا گھروں میں اس لیے کہ دور تر ہے ریا سے اور قریب تر ہے طرف اخلاص کے اور گھر
میں برکت ہوتی ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ حکم اوسکے لیے ہے کہ ارادہ کرتا ہے پہرنیکا طرف گھر اپنے کی بخلاف
اعتکاف کرنیوالے کے مسجد میں کہ پڑہے مسجد ہی میں اور نہیں کراہیت ہے بالاتفاق جاننا چاہیے کہ افضل
یہہ ہے کہ نماز نفل سوای فرضوں کے گھر میں ادا کرے اور اسی طرح تھا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا مگر کسی سبب یا عذر سے ہوا ہو تو خیر خصوصاً سنت مغرب کے کہ اکثر گھر ہی میں پڑہتے اور بعضے علما
نے کہا ہے کہ اگر سنتیں مغرب کی مسجد میں ادا کرے تو سنت سے واقع نہیں ہوتیں اور بعضوں نے کہا ہے
گنہگار ہوتا ہے اور جمہور اسپر ہیں کہ گنہگار نہیں ہوتا اور امر استحباب کے لیے ہے اور حاشیہ ہدایہ
کے بیچ جامع صغیر سے لکہا ہے کہ اگر نماز مغرب کی مسجد میں ادا کرے اگر ڈرتا ہے کہ بعد پڑہنے کے گھر میں
شغل پیش آویگا کہ مانع ہوگا سنت پڑہنے سے تو صحن مسجد میں ادا کرے اور اگر یہہ ڈر نہیں ہے تو افضل
یہہ ہے کہ گھر میں جا کر پڑہے **ح** اور کہا ابن عباس نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتے قرات کو یعنی کبہی دو نوں رکعتوں
میں پیچھے مغرب کے یہاں تک کہ متفرق ہوتے اہل مسجد **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنتیں مغرب کی حضرت مسجد میں
پڑہتے تھے پس محمول کسی سبب اور عذر پر ہے کہ گھر میں جانے سے مانع آیا مسجد میں پڑہیں اور ظاہر تر یہہ ہے کہ حمل کیا
جاوے بیان جواز یعنی اسلیے پڑہیں کہ لوگ معلوم کر لیں کہ جائز یوں بہی ہے یا اعتکاف میں پڑہی ہوں
اور احتمال ہے کہ گھر میں پڑہی ہوں اور گھر متصل مسجد کے تھا کہ دروازہ طرف مسجد کی تھا ابن عباس نے
حضرت کو سامنے سے پڑہتے دیکہا ہو اور بیان اوسکا کیا ہو اور ظاہر یہہ ہے کہ دراز کی قرات کبہی کبہی ہوا اسلیے
کہ ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دو نوں رکعتوں میں اکثر قل یا اور قل ہو اللہ پڑہتے تھے

ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے پیچھے مغرب کے پہلی بولنے کے دو رکعتیں
اور ایک روایت میں چار رکعتیں اونچی کی جاتی ہی نماز اوسکی علیین میں ف یعنی مغرب کی یعنی مغرب کے فرضوں کی بعد
سنتوں کی بعد اور دو رکعتیں یعنی سنتیں مغرب کے یا سوا اونکی اور چار رکعتیں وہ انکی سنت مغرب کے اور دو یا
اونکی یا چار دن سوا سنتوں کے پس یہہ دو یا چار کہ سوا سنتوں کے ہوں اونکو صلوۃ الاوابین کہتی ہیں اور بلند
کیجاتی ہی نماز اوسکی یعنی نفل اوسکی یا فرائض بہت علیین میں یا یہہ کنایہ ہی کمال قبول سے اس نماز کے
سی اور بہت ثواب اسکی سے اور علیین نام ایک مقام کا ہی ساتویں آسمان [illegible] ہیں اور نیکوں کی ارواحیں [illegible]
کی جاتی ہیں اور عمل اونکی لکھی جاتی ہیں ع روایت ہی خدیفہ سی [illegible] اور زیادہ کیا کہ پس تھے
حضرت فرماتی جلدی پڑھو دو رکعتیں پیچھے مغرب کی یعنی سنتیں اوسکی اسلئی کہ تحقیق وہ دونو اوٹھای جاتی ہیں ساتھ
فرضوں کی ف اس لئی کہ یہہ دونو رکعتیں اوٹھای جاتی ہیں علیین میں پس جلدی پڑھو بغیر فاصلہ
کے فرضوں سے تا ملائکہ عمل لیجانیوالی منتظر نہوں اور ظاہر یہہ ہے کہ بعد اسکی پڑھنا دعا یا ذکر کا کہ ثابت
ہوا ہی پڑھنا اوسکا بعد فرضوں کی حضرت سی منافی تعجیل کے نہیں یا یوں کہا جاوی کہ پڑھنا اوسکا بعد دونوں
رکعتوں سنت کے منافی بعدیت کی نہیں بلکہ یہاں ایک اور شبہہ آتا ہی کہ فضیلت ان دونو رکعتوں کی پڑھنی کی گھر میں
ثابت ہوئی ہی پس اگر گھر دور ہو تو جلدی نہیں ہو سکتی پس اس صورت میں کیا کری جواب اسکا یہہ ہے کہ ظاہر [illegible]
کہ گھر اختیار کری کہ تاکید اوسکی بہت ہے واللہ اعلم ع اور تھی ابن عمر جس وقت کہ پڑھ چکتی نماز جمعہ کے مکہ میں
تو آگی بڑھتی پڑھتی دو رکعتیں پھر آگی بڑھتی پڑھتی چار رکعتیں اور جس وقت کہ ہوتی مدینہ میں پڑھتی نماز جمعہ کی پھر پھرتی
گھر اپنی کی پھر پڑھتی دو رکعتیں مسجد میں پس کہا گیا واسطی اونکی کیوں گھر میں پڑھتی مسجد میں پس کہا تھی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کرتی یہہ ف آگی بڑھ جانا بمنزلہ نکلنی کی تہا اور لکھا ہی علمانی کہ شاید فرق درمیان مکہ اور
مدینہ کی اسلئی تہا کہ گھر عمر کا مدینہ میں نزدیک مسجد کی تہا اور ان بسبب گھر میں پڑھتی اور مکہ میں جا فرتی اور مکان
حرم سے دور تہا پس واسطی پڑھنی کو قائم مقام گھر کی کیا اور زیادتی نماز یعنی چہہ رکعت اسلئی تھی کہ وہاں زیادہ ثواب [illegible]
سنت نزدیک امام حنیفہ کی بعد جمعہ کے چار رکعت ہیں چنانچہ ملا علی قاری نی معنی اس حدیث کی کہ پڑھتی پیچھے جمعہ کے دو رکعتیں
پھر پڑھتی پیچھے اوسکی چار رکعتیں یہہ لکھی ہیں کہ پہلی دو پڑھا کرتے تھی بعد اوسکی چار پڑھنی لگی یعنی دو اور زیادہ کر لیں
اور نہیں دو رکعتوں میں اسلئی کہ ثابت ہوئی انہیں [illegible] کی حدیث انتہی اور صاحبین کی نزدیک سنت بعد جمعہ چہہ
رکعتیں ہیں اول چار پھر دو ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بیٹھے یعنی مسجد میں یہاں تک کہ پڑھی دو رکعت
ف اس نماز کو تحیۃ المسجد کہتی ہیں اور اسی حدیث سی امام شافعی نی واجب ہونا اس نماز کا ثابت کیا ہے اور ہمارے نزدیک مستحب
اور علمار رحمہم اللہ نی لکہا ہی کہ اگر مسجد میں آنکر قضا نماز پڑھی یا سنتیں یا اور نماز تو بہی اسکا ثواب حاصل ہوگا اور اگر وقت
کراہیت نماز نفل کا ہو تو قضا نماز پڑھی اگر اوسکی ذمہ ہو اور نہیں تو پڑھی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

ہوا اولی یہی کہ جب مسجد میں او تو نیت اعتکاف کی کر لی کہ اعتکاف کیا یہی جب تلک کہ مسجد میں بیٹھا اور کعبہ میں
طواف اوسکا قائم مقام تحیۃ المسجد کی ہوجاتا ہی فجر وغیرہ

فصل بیان میں نماز رات کی یعنی تہجد کی

نماز رات کیمیں حضرت سی روایتیں مختلف آئی ہیں جو سنت میں ہیں سے اختیار کر لی بزرگوں کی اتباع کی پاو نکلا اور
اگر کبھی کسیطرح پڑہی کبھی کسطرح تو بہت مناسب ہے اور موافق پڑہیں ساتھ سنت کے آٹھ رکعتیں اوسکی تیرہ بہی اور
گیارہ بہی اور اوسکی کم بہی ساتھ ہی آئی ہیں اور بعضی علما نی پانچ بہی کہیں ہیں بلکہ اوسکی تیرہ سی زیادہ تا پندرہ
لیں بعضوں نی فجر کی سنت گنی ہیں اور بعضوں نی بعد اوسکی بہت صحیح قول یہی ہے اور کبھی وتر ساتھ
ایک رکعت کے اور کبھی ساتھ تین رکعتوں کی اور بعضی روایتوں میں عدد وتر کا داخل اوسکی گنا ہے اور بعضی
میں خارج اور بعضی میں اطلاق کیا ہی وتر کو ایک رکعت پر اور بعضی میں تین پر یا پانچ اور سات اور
بعضی میں تمام نماز رات کو وتر کہا ہی اور قاضی ثناء اللہ صاحب رحمہ نی لکھا ہی کہ نماز تہجد کی سنت موکدہ
ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہیں کی اور اگر کبھی فوت ہوئی تو بارہ رکعتیں دن میں قضا فرمائیں اور
نماز تہجد کی چار رکعت سی کم نہیں آئی ہی اور بارہ سی زیادہ ثابت نہیں ہو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا
وتر کے بعد تہجد کی پڑہتی تہی سنت یہی ہے جسکو اپنی نفس پر اعتماد ہو وتر بعد تہجد کی آخر شب میں پڑہے
کہ یہہ بہتر ہی اور اگر اعتماد نہو تو پہلی سونے سی پڑہی کہ احتیاط اسمیں ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
کبھی تہجد مع وتر کی سات رکعت پڑہی اور کبھی نو اور کبھی گیارہ اور کبھی تیرہ اور کبھی پندرہ اور کبھی
دوگانہ دوگانہ اور کبھی چار چار اور کبھی مجموع ساتھ ایک سلام کی اور کبھی ہر دوگانہ ساتھ وضو جدید کی اور مسواک کی
پڑہی اور بعد ہر دوگانہ کی آرام فرمایا اور یہی سوال ہی سو اور تہجد میں قیام بہت دراز فرماتی تا بحدیکہ پانی مبارک
سوجہہ گئی اور پہٹ گئی اور کبھی چار رکعت ایسا ادا کیں کہ پہلی رکعت میں سورہ بقر اور دوسری رکعت میں
سورہ آل عمران اور تیسری میں سورہ نسا اور چوتھی میں سورہ مائدہ پڑہی اور جسقدر قیام کیا اوسی قدر
رکوع اور اوسیقدر قومہ اور اوسیقدر سجود اور اوسیقدر جلسہ ادا فرمایا اور کبھی ایک رکعت میں ہیچ ادق سورتیں
ختم فرمائی اور حضرت عثمان رضی ایک رکعت وتر کی میں تمام قرآن ختم کیا لیکن مستحب یہہ ہی کہ ہر روز اسقدر
قدر پڑہی کہ دوام اوسپر کر سکی ایک مہینی میں ایک ختم کری یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ سات راتیں
میں ختم کرلی پہلی شب اول تین سورتیں بقرہ اور آل عمران اور نساء اور دوسری شب پانچ سورتیں
اور تیسری شب سات سورتیں اور چوتہی شب نو سورتیں اور پانچویں شب گیارہ سورتیں
اور چھٹی شب تیرہ اور ساتویں شب آخر قرآن تک اور اس ختم کو ختم بشوق کہتی ہیں
اور قرآن ترتیل سے پڑہے اور مستحب یہہ ہی کہ نماز صبح کی جماعت سے پڑہ کر آفتاب کی
بلند ہونی تک ذکر میں مشغول رہی اوسوقت دوگانہ نفل کا ادا کرے ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کا

ہین کرتی ساتہہ اون کے انتہی یعنی جو کہتا ہی کہ کلام کرنا درمیان سنت اور فرض کی باطل کردیتا ہی نماز کو یا اوسکی
ثواب کو پس قول اوسکا باطل ہے لیکن اتنا البتہ ہی کہ کلام انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام آخرۃ کا ہوتا
تہا اور کلام دنیا کا بلا شبہ خلاف اولی ہی اسلئے کہ حضور قلب درمیان دو نماز کے چاہیے اسلئے کہ حکمت صحیح مقرر ہونے سنت
کا یہہ ہی تاکہ مستعد ہووی بسبب اوسکی واسطی کمال حالت کی اور دور ہووی غفلت سے پہر داخل ہووی فرضون مین ساتہہ
کمال حضور کی اور لذت کی کذا ذکرہ علی رح اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ مکروہ رکہا ہی بعض علما نے اصحاب وغیرہ
نے کلام کرنا بعد طلوع فجر کی تا ادا کرنی نماز فجر کی مگر جو کہ ذکر اللہ تعالی کا ہو یا کلام ضروری ہو تو مضائقہ نہین
اور یہی قول ہی اسحق اور احمد کا اور کلام کرنا حضرت امام ابن حنبل کا تہا چنانچہ قول حضرت عائشہ کا کان یحدثنی
حاجۃ کلمنی مشعر ہی اسپر اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی رات کو تیرہ رکعتین اونمین تیرہ ہی ہوتی اور دو
رکعتین سنت فجر کی ف یعنی تین رکعتین اونمین سے وتر کی ہوتی تہین اسلئی کہا کہ افضل ہونیکے نزدیک ہے ہی
اور ترمذی نی بہی شمائل مین ایک روایت حضرت عائشہ رضی سی نقل کی ہی ثم یصلی ثلثا یعنی پہر پڑہتی تہی تین
تین اور مسلم مین ثم اوتر بثلث آیا ہی یعنی پہر وتر پڑہتی تین رکعتین اور تیرہ رکعتین جو رات کی نماز
کہین اور دو رکعتین سنت فجر کی ہی اونہین مین گنی گئین تو واسطی قریب ہونی تہجد کی ساتہہ اونکی اور
ل انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی گیارہ رکعتین تہین سمیت وتر کی جیسا کہ اوپر واقع ہوئی ع
اور روایت ہے مسروق سی کہ کہا پوچہا مینے حضرت عائشہ سی حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا رات کو پس
کبہی ساتہہ رکعتین تہین اور کبہی نو اور کبہی گیارہ سوای سنت فجر کی ف ای دو رکعت فجر کی ظاہر یہ ہی کہ
ون ساتہہ گیارہ کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ تیرہ رکعتین مع دو رکعتون سنت فجر کی ہوتی تہین کذا ذکرہ الشیخ
علی قاری رح نی لکہا ہی کہ ایک روایت مین جو آیا ہی کہ پندرہ رکعتین پڑہی ہین تو وہ محمول ہی اسپر کہ دو رکعتون
ت فجر کو بہی اسمین گنا ہی یعنی تیرہ تہجد کی تہین اور دو سنت فجر کی باوجود اسکی مانع نہین ہی اس سی کہ
مین حضرت کی تہجد کی بارہ اور تین وتر کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہہ حدیث کہ جب غالب ہوتین آنکہین حضرت کی
یا کی تہجد اپنی سی پڑہتی دن کو بارہ رکعتین اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہڑی ہوتی رات کو تاکہ نماز پڑہین
تہجد کی شروع کرتی نماز اپنی ساتہہ دو رکعتین ہلکی کی ف کتاب ازہار مین لکہا ہی کہ مراد ساتہہ دو رکعتون ہلکی
تحیۃ وضو کی ہین مستحب ہے اونمین تخفیف اور ظاہر یہ ہی کہ یہہ دو رکعتین تہجد ہی مین کی ہوتی تہین کہ قایم مقام
الوضو کی تہین اس لیئے کہ وضو کے لیئے نماز علیحدہ نہین ہے یعنی تہجد کی وقت ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ی ایک تمہارا یعنی نیند سی رات کو پس چاہیے کہ شروع کری نماز ساتہہ دو رکعتون ہلکی کی * اور روایت ہی ابن عباس سی
رات گذاری مینی یعنی پس رہا مین حضرت کی نزدیک خالہ اپنی کی کہ میمونہ تہین ایک رات اور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم ... کی تہی یعنی اونکی نوبت مین پس باتین کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ اہل اپنی کی یعنی میمونہ کی

کبھی اس طرح او دعا کو لینی علامت ہی کشادگی وسم اونکی جلیہ کے او صفای قوای جسمانی کی اور دعا مذکور
اکثر مشایخ کی عمل مین ہی اور پڑہنا اسکا بعد تہجد کی بہی آیا ہی اور اوسکو دعاء طویل کہتی ہین شیخ امام
شہاب الدین سہروردی نی عوارف مین لکہا ہی کہ نہ دیکہا مینی کیسیکو کہ مواظبت کری ہو اس دعا پر
مگر کہ نزدیک اوسکی ایک برکت ہوتی ہی اور یہہ دعا دراز ہی اوسکی آخر مین یہہ کلمات ہین جو کہ اس روایت
مین مذکور ہوئی حم اور ابن روایت ہی ابن عباس سے کہ سوی نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس جاگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑہتی تہی یہہ آیت ان فی
خلق السموات والارض یہان تک کہ ختم کی سورۃ پہر کہری ہوی پس نماز پڑہی دو رکعت دراز کیا بیچ اون
کہڑا رہنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پہر پہری اور سوی یہان تک کہ خراٹی لیتی پہر کیا یہہ یعنی جو مذکور
ہوا تین بار چہہ رکعتون مین ہر بار اون تین بارمین سے مسواک کرتے اور وضو بہی کرتے اور پڑہتے
یہہ آیتین پہر وتر پڑہتی تین رکعتین ف یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ مذہب
امام ابو حنیفہ رح کا یہی ہی اور بعضی مخالف ہین اسمین شافعی بہی اس لئی کہ مکروہ ہی اونکی نزدیک اقتصار
کرنا ایک رکعت پر م اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہ اونہون نی کہا البتہ دیکہتا رہونگا مین نماز رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیتکو آجکی رات پس پڑہین حضرت نی دو رکعتین ہلکی پہر پڑہین دو رکعتین لنبی ہی لنبی پہر پڑہین
دو رکعتین اور یہہ دو کم تہین اون دو رکعتون سے کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو کم
تہین اون دو رکعتون سی کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہی دو رکعتین اور یہہ دو کم تہین اون دونون
سی کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہہ دو کم تہین اون دونون سے کہ پہلی اونسی تہین پہر وتر
پڑہی پس یہہ تیرہ رکعتین ہوئین ف پس یہہ تیرہ رکعتین ہوئین اگر دو رکعتین خفیف داخل اس
نماز مین شمار کہین تو وتر تین رکعت کا ہوگا اور اگر داخل نہین ایک ہی رکعت کا ہوگا اور ظاہر تر اول ہی
ہی م اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا جب کہ ہوی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہاری
ہوا بدن مبارک بسبب بڑہاپی کی تہی اکثر نماز نفل حضرت کی بیٹہی ہوئی روایت ہی حذیفہ سی یہہ کہ
اونسی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی رات کو پس تہی کہتی یعنی بعد نیت قلبی کی اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی اللہ
بہت بڑا ہی تین بار اور کہتی ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ یعنی صاحب ملک کا اور
غلبہ کا اور بڑائی کا اور بزرگی کا پہر سبحانک اللہم پڑہتی پہر پڑہی سورہ بقرہ پہر رکوع کیا پس تہا
اندازہ رکوع اونکا مانند یعنی قریب قیام اونکی پس تہی کہتی اپنی رکوع مین سبحان ربی العظیم یعنی پاکی بیان کرتا ہون میں اپنی رب بزرگ کی
پہر اوٹہایا سر اپنا رکوع سے پس تہا کہڑا رہنا اونکا یعنی قومہ قریب رکوع اونکی کہتی تہی سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سن لی
اللہ نی
جس نی تعریف کی لئی رب کی سب تعریف پہر سجدہ کیا پس تہی مقدار سجدہ اونکی قریب قومہ اونکی پس تہے کہتی سجدہ مین

سُبحانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ یعنی پاک ہے رب میرا بلند قدر پہر اوٹہایا سر اپنا سجدے سے اور بیچ میں
دونوں سجدوں کی قریب سجدے ہی کی اوسکے کہتے یعنی جلسہ میں رَبِّ اغْفِرْ لِی رَبِّ اغْفِرْ لِی یعنی
ای رب میرے بخش واسطی میری ای رب میری بخش واسطی میری پس پڑہیں چار رکعتیں پڑہیں بیچ اون
بقر اور آل عمران اور نسا اور مائدہ یا انعام شک کیا شعبہ نے کہ راوی حدیث کا ہی ف تہا
رکوع قریب قیام کی یعنی جیسی قیام کو قدر معمول سے دراز کیا ایسی رکوع بہی مقدار معمول سی دراز کیا یہہ کہ
حقیقۃً مقدار رکوع کی قریب قیام کی تہی اور کبہی دونو برابر بہی ہوتی تہی جیسا کہ نسائی کی حدیث عوف
بن مالک میں روایت کیا ہی اور لفظ رب اغفرلی جو دو بار کہا احتمال ہی کہ دو بار کہتے ہوں اور احتمال
یہہ بہی ہی کہ مراد بیت کہنا اوسکا ہو ح ۶ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کرے
ساتہہ دس آیتوں کی نہیں لکہا جاتا غافلین سے یعنی نہیں لکہا جاتا نام اوسکا صحیفہ غافلین میں اور
جو کوئی قیام کرے ساتہہ سو آیتوں کی لکہا جاتا ہی فرمان برداری کرنیوالوں سے اور جو کوئی
قیام کرے ساتہہ ہزار آیتوں کی لکہا جاتا ہی بہت ثواب جمع کرنیوالوں سے ف قیام کرے ساتہہ
دس آیتوں کی یعنی پڑہے دس آیتیں اپنی نماز میں سوچ کر اور سمجھ بوجھ کر اور کہا ابن حجر نے کہ پڑہے اونکو
دو رکعتوں میں یا زیادہ میں اور ظاہر سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ سوای سورۂ فاتحہ
کی دس آیتیں ہوں انتہی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ یہہ ثواب حاصل ہوتا ہی ساتہہ پڑہنے فاتحہ کی کہ سات
آیتیں ہیں اور تین آیتیں اوسکے اوپر یہہ قرات نماز کی ہیں اور طیبی کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ
حدیث مطلق ہی مقید نہیں نہ ساتہہ نماز کی اور نہ ساتہہ رات کی یعنی جب پڑہے گا یہی ثواب پاویگا اور
ذکر کیا بغوی نے اس حدیث کو بیچ محل کامل ترکی یعنی باب صلوۃ اللیل میں یعنی رات کو پڑہے گا تہجد وغیرہ
میں تو بہت سا ثواب پاویگا اور سید نے لکہا ہی کہ قیام کرنا کنایہ ہی اس سے کہ یاد کرے اون آیتوں کو اور
ہمیشگی کرے اوپر پڑہنے اونکی کی اور تفکر کرے اونکی معنوں میں اور عمل کرے موافق اونکی واللہ اعلم
ح ۶ اور اسکی روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کبہی بلند اور کبہی
پست ف یعنی جیسا مناسب حال اور وقت کی جانتے ویسا پڑہتے لکہا ہی علما نے کہ اگر تنہا ہوتے
بلند آواز سے پڑہتے اور اگر کوئی وہاں سوتا ہوتا تو پست آواز سے پڑہتے ح ۶ اور روایت ہی ابن عباس
سے کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدار اوس چیز کی کہ سنتا اوسکو وہ شخص کہ ہوتا صحن میں
اور حضرت ہوتے حجرے میں ف یعنی نہ بلند آواز سے پڑہتے اور نہ چپکے پڑہتے کہ کوئی نہ سنے بلکہ
اس طرح پڑہتے جو کہ مذکور ہوا اور یہہ بیان رات کی قرات کا ہی اور جب مسجد میں پڑہتے نسبت اسکے
زیادہ پکار کر پڑہتے ح ۷ اور آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک رات پس پایا ابوبکر رضی اللہ عنہ

پڑہ لے نماز پڑہتی ہی اوس حال مین که وه پست کرتی تہی آواز اپنی اور گذری عمر رضی پہ اور وہ پڑہتے تہے
نماز در حالیکہ بلند کرنیوالی تہی آواز اپنی کہا قتادہ نی پس جبکہ جمع ہوی ابوبکر اور عمر رضہ نزدیک نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا نبی حضرت نی ای ابوبکر گذرا تہا مین تجہپر اور تو نماز پڑہتا تہا پست کرکی آواز
اپنی کہا ابوبکر نی تحقیق سناتا تہا مین اوسکو کہ مناجات کرتا تہا مین اوس سی یا رسول اللہ یعنی مناجات
کرتا تہا رب اپنی سی وہ سنتا ہی نہین محتاج طرف بلند کرنی آواز کی اور فرمایا حضرت نے واسطی عمر کی
کہ گذرا تہا مین تجہپر اور تو نماز پڑہتا تہا بلند کئی ہوی آواز اپنی پس کہا عمر رضہ نی کہ ای رسول خدا جگاتا
تہا مین سوتی ہوؤنکو کہ وقت عبادت کی بسبب گرانی نیند کی جاگتی نہین اور جاہتی مین کہ جاگین اور ہانکتا تہا
مین شیطان کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوبکر بلند کر آواز اپنی کچہہ اور فرمایا حضرت عمر کو
کہ پست کر آواز اپنی کچہہ یعنی دونون کو رہنمای کی طرف اعتدال کی اور کہا ابو ذر نی کہ قیام کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح تک ساتہہ ایک آیۃ کی اور آیت یہہ تہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ
وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنی اگر عذاب کرے اونکو پس تحقیق وہ بندی
تیری ہین اور اگر بخشی واسطی اونکی پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہی **ف** یہہ آیت حضرت عیسی علیہ السلام
روز قیامت کی اپنی امت کی حق مین جناب باری تعالی مین عرض کرین گی اور حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نی وقت تہجد کی گویا بجسب حال اپنی امت کی پڑہی یعنی حال اپنی امت کا عرض کیا اور بخشش مانگی
وقت قیام سی صبح تک بار بار یہی پڑہتی رہی صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوات اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پڑہ چکی ایک تہارا دو رکعتین سنت فجر کی پس چاہی کہ لیٹ رہی داہنی کروٹ اپنی پر
ف یعنی تا راحت پاوی از رنج شب بیداری کی اور نماز پڑہی ساتہہ خوشی خاطر کی یہہ کہا ہی بعض علما ہمارے نے
اور کہا ابن ملک کہ یہہ امر استحباب کی لئی ہی اوس شخص کے حق مین کہ تہجد پڑہی رات کو اتہی پس لائق
ہی کہ پوشیدہ کری یہہ فعل یعنی گہر مین کری مسجد مین روبرو لوگون کی اور بچاوی اپنی کو نیند سی ایسا نہو
کہ سو جاوی اور فرض بغیر طہارت کی پڑہی یہہ کہا ہی سید ذکریانی کہ مشایخ ہمارے نی ہی مین علم حدیث مین
روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت عائشہ رضہ سی کہ کونسا عمل تہا بہت محبوب طرف رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی کہا عمل کرنا ہمیشہ کہا مینی پس کس وقت کہڑی ہوتی تہی رات کو نماز تہجد کی فرمایا حضرت عائشہ نے
تہی کہڑی ہوتی جب سنتی آواز مرغ کی **ف** عمل کرنا ہمیشہ یعنی وہ عمل کہ ہمیشگی کری اوسپر کرنیوالا اوسکا اور
بعضی روایت مین آیا ہی اگرچہ وہ عمل قلیل ہو اور ملک عرب مین عادت بولنی مرغ کی بعد آدہی رات کی ہی
ع اور روایت ہی انس سے کہ کہا نہ تہین ہم کہ چاہا ہم کہ دیکہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ کو رات میں نماز
پڑہتی مگر کہ دیکہتی اونکو اور نہ چاہتی ہم یہہ کہ دیکہین اونکو سوتی مگر کہ دیکہتی اونکو سوتی **ف** یعنی ہر رات مین

حضرت سوتی بہی اور نماز تہجد کے بہی پڑہتے تہی نہ تمام رات بیدار رہتے اور نہ تمام رات سوتی رہتے پس جب
بہی دیکہتی ہم اور جاگتی بہی ہم اور روایت ہے حمید ابن عبد الرحمن بن عوف سی کہا تحقیق ایک شخص
نے اصحاب آنحضرت کیسی کہا کہ کہا میں یعنی اپنی دل میں یا نقصی یار میں اپنی سے اوس حال میں کہ تہا
سفر میں ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم ہے خدا کے البتہ دیکہونگا میں پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو وقت نماز کے یعنی جب تہجد کے لئی اوٹہیں تا دیکہوں میں فعل حضرت کا یعنی پہر میں نہے
اوسی طرح کیا اور میں پس جب پڑہ چکے حضرت نماز عشا کے اور اوسکو عتمہ کہتے ہیں لیٹ رہے یعنی
آرام کیا دیر تک رات میں سے پہر جاگے پس نگاہ کیے آسمان میں پہر پڑہی یہہ آیت ربنا ما خلقت ہذا
باطلا آخر یعنی ای رب میری نہیں پیدا کیا تونی یہ یعنی آسمان یا آسمان و زمین بیفائدہ یہاں تک کہ پہنچی آخر
آیہ تک کہ وہ یہہ ہے لا تخلف المیعاد یعنی تحقیق تو نہیں خلاف کرتا وعدہ پہر قصد کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف بچہونے اپنی کے پس نکالی اوس میں سے مسواک پہر ڈالا پانی پیالہ میں جو
میں سے کہ نزدیک اونکی تہے یعنی مسواک تر کرنے کے لئی یا وضو کی لئی پس مسواک کیے پہر کہڑی ہوی
پس نماز پڑہے یعنی ساتہہ اوس وضو یا بعد وضو کی یہاں تک کہا میں نے اپنی گمان میں کہ تحقیق

پڑہی موافق اندازے اوس چیز کے کہ سوی پہر لیٹ رہے یعنی سوی یہاں تک کہ کہا میں نے تحقیق ہے
موافق اندازے اوس چیز کی کہ نماز پڑہی پہر جاگی پہر کیا جیسی کیا پہلی بار یعنی مسواک وغیرہ اور کہا مانند
اوس چیز کی کہ کہا یعنی آیۂ مذکورہ پڑہے پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ تین بار پہلی فجر کی ف
احتمال ہے کہ حضرت نے اس رات میں آیۂ مذکورہ انک لا تخلف المیعاد تک پڑہتے ہوں اور یہہ بہی احتمال ہے کہ سنی
نے اسکی ما قبل وان فی خلق السموت ما بعد کی ابتدا سے شروع کی ہوں پس اس سے تطبیق ہو جاویگی اس حدیث
اور اوسمیں جو کہ ابن عباس سے منقول ہوی کہ حضرت نے ان فی خلق السموت سے آخر سورۃ تک پڑہا ع اور
روایت ہے یعلی بن مملک سے یہہ کہ اوسی پوچہا ام سلمہ سے کیفیت میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہنی کی جسکے اور نماز
کی یعنی تہجد کی پس کہا ام سلمہ نے اور کیا ہی اسطی تمہاری ساتہہ نماز آنحضرت کی یعنی کیا حاصل ہوگا تمہیں اسکا یہہ بیان کرنا
اور نماز اونکی تم کہاں طاقت رکہتی ہو کہ اونکی مثل کرسکو تہی حضرت نماز پڑہتی پہر سو رہتے موافق اندازہ اوس چیز کی کہ نماز پڑہی
جسکے پہر نماز پڑہتی بقدر اوس چیز کی کہ نماز پڑہی تہی پہر نماز پڑہتی بقدر اوسکی کہ سوی پہر سوتے بقدر اوس چیز کی کہ نماز پڑہی
یہاں تک کہ صبح ہوتی پہر بیان کی ام سلمہ نے قرأت حضرت کی پس ناگہاں وہ بیان کرتی تہین قرأت کو خوب واضح حرف حرف
فصل [illegible] کی پڑہتی تہی حضرت جب کہ اوٹہتی رات کو نماز پڑہتی روایت ہی ابن عباس سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت اوٹہتی سوتی رات کو کہ تہجد پڑہیں پڑہتی یہہ دعا اللّٰہم لک الحمد انت قیم السموت والارض و قیّم

وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ
وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ
اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ
حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ
اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ یعنی یا الٰہی تیری ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی قایم رکھنے
والا آسمانون اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ اونکی ہی یعنی تو ہی محافظت اور تدبیر کرنیوالا امور انکا ہی ہمیشہ کہ اگر
ایکدم بہہ فیض تیرا منقطع ہو تو تمام عالم برباد ہوجاوی اور تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی روشن کرنیوالا آسمانون
اور زمین کا ہی اور اونکا کہ بیچ انکی ہین اور تیری ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی بادشاہ آسمانون اور زمین
کا اور اونکا کہ بیچ انکی ہین اور تیری ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی حق یعنی ثابت و موجود کہ کبھی معدوم نہین
ہوویگا اور سوای تیری سب معدوم ہین اور وعدہ تیرا کہ بندگان خاص کے ساتھہ ہو کرلی کی دنیا مین
اور ثواب دینی کی آخرت مین کیا ہی حق ہی اور ملاقات تیری یعنی رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور دیدار
ہونا تیرا حق ہے اور کلام تیرا حق ہے اور بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہی اور سب نبی حق ہین اور محمد صلی
اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہے یا الٰہی واسطے تیری تابعدار ہوئین اور سب احکام تیری قبول کئی
مین سب احوال اپنے مین اور سونپی مین سب امور اپنی تجکو اور ساتھہ مدد تیری کی جھگڑتا ہون دشمنان دین سے اور
طرف تیری فریاد لایا ہون یعنی پیش کیا مین امر اپنا طرف تیرے تا فیصلہ کرے درمیان میرے اور مخالفون
میرے کی پس بخشش میری لئے وہ گناہ کہ آگے کئی مین اور وہ گناہ کہ پیچھے کرونگا مین اور وہ گناہ کہ پوشیدہ کئی
مین اور وہ گناہ کہ ظاہر کئے مین اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی اونکو مجھسی تو ہی ہی آگے کرنیوالا اور
پیچھے کرنیوالا جسکو چاہی نہین کوئی معبود مگر تو اور نہین کوئی معبود سوای تیری ف ظاہر تر یہہ ہے
کہ یہہ دعا حضرت بعد تکبیر تحریمہ کی یا بعد رکوع کی قومہ مین پڑہتی تھے جیسا کہ بعض روایات مین آیا ہی مسلم اور
روایت کی عائشہ سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کھڑے ہوتے رات کو شروع کرتے نماز ساتھ
یعنی تہجد کے کہتے یہہ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ
بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ
مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ یعنی یا الٰہی
ای پروردگار جبرائیل اور میکائیل کے ای پیدا کرنیوالے آسمانون کی اور زمین کی ای جاننے والے

ہو الی پوشیدہ اور ظاہر کی تو حکم کریگا درمیان بندون اپنی کی اوس چیز مین اختلاف کرتی ہین بیچ امر دین
مین جو ایام دنیا مین اختلاف کرتی ہین تو ہی فیصلہ انکا روز قیامت کی کریگا کہ اہل حق کو حکم ثواب کا کریگا
اور اہل باطل کو حکم عذاب کا ہدایت کر تو مجکو طرف اوس چیز کی کہ اختلاف کیا گیا اوسمین حق سی یعنی بیچ
حق کی جو لوگ اختلاف کرتی ہین بیچ اوسکی طرف ہدایت کر یعنی ثابت رکہہ اوسپر اور زیادہ کر ہدایت ساتھ
توفیق اپنی کی تحقیق تو ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتی طرف راہ سیدہی کی ۴ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ جاگی نیند سی پہر انکو کہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ
وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اسکی
اوسکی اوسی کی لئی ہی بادشاہی اور اوسی کی لئی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ
اور سب تعریفین اللہ کی لئی اور نہین کوئی معبود سوای اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پہرنا
گناہ سی اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ پہر کہی رَبِّ اغْفِرْلِیْ یعنی ای رب میری بخش میری
یا فرمایا پہر دعا کری یہی راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نی خاص رب اغفرلی ہی کو فرمایا یہہ فرمایا کہ
جو دعا چاہی سو کری قبول کیجاوی دعا اسکی اوسکی پہر اگر وضو کری اور نماز پڑہی قبول کیجاوی نماز اوسکی
ف معنی تعار کی حدیث مین کہ جسکا ترجمہ بیان جاگنی نیند سی کیا اکثرون کی نزدیک یہی ہین اور بعضون
نی کہا کہ کروٹ لی اور ابن ملک نی کہا کہ جاگی ساتہہ آواز کی جیسی کہ عادت ہوتی ہی کہ وقت جاگنی کی
آواز نکلتی ہی پس دوست رکہا حضرت نی یہہ کہ وہ آواز ساتہہ تسبیح وغیرہ کی ہو اور بعضی علمانی لکہا
کہ اس دعا کو کہ اوسوقت پڑہتی ہین درہم الکلیس کہتی ہین یعنی جیسی کی کیمیا مین درہم رکہتا ہی اور جب تاثیر اپنی
لکہاتی ہی ایسی ہی یہہ دعا جب وقت مذکور مین کرتا ہی قبول ہوتی ہی ۵ اور کہا حضرت عائشہ نی کہ تہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی رات کو کہتی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَ
اَسْئَلُکَ رَحْمَتَکَ اَللّٰہُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ
الْوَھَّابُ یعنی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو یا الٰہی تسبیح کرتا ہون مین ساتہہ تعریف تیری کی بخشش چاہتا ہون
تجہسی واسطی گناہون اپنی کی اور مانگتا ہون مین تجہسی رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنی حق
طرف باطل کی بعد اسکی کہ راہ دکہائی تونی مجکو اور بخش میری لئی نزدیک اپنی سی رحمت یعنی توفیق اور ثابت ایمان اور
پر تحقیق تو بہت بخشنی والا ہی ۶ اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ سووی ذکر کرتا ہوا
اوپر حالمین کہ پاک ہو یعنی باوضو ہو یا تیمم کئی ہو پہر جاگی رات کو اور مانگی اللہ سی بہلائی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ بہلائی
کی دنیا اور آخرۃ کی روایت کیا اسکو ابو داود نی ۷ روایت ہی کہ کہا گیا حضرت عائشہ کی پاس کب جاگتی تہی ساتہہ

کس چیز کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی تھی جبکہ اوٹھتی رات کو پس کہا حضرت عائشہ نے
پوچھی تو نے مجھسی ایک چیز کہ نہیں پوچھی مجھسے وہ چیز کسی نے پہلی تیری تھی رسول خدا صلعم جب اوٹھتی رات کو
کہتی اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور کہتی سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور کہتی سبحان الملک القدوس
دس بار اور استغفار کرتی دس بار اور لا الہ الا اللہ کہتی دس بار پھر کہتی دس بار اللھم انی اعوذ بک
من ضیق الدنیا وضیق یوم القیمۃ یعنی میں تحقیق پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری تنگی یعنی سختیوں دنیا
کی سی اور تنگی دن قیامت کی سی پھر شروع کرتی نماز تہجد **ف** محدثین کی نزدیک اسکو معتبر اب
کہتی ہیں مقابل سبحات عشرہ کی یعنی جیسی مشہور صوفیہ رحمہم اللہ کی ان میں کہ دس چیزیں سات سات بار
پڑھتی ہیں اس حدیث میں سات چیزیں دس دس بار پڑھنی فرمائیں **ح فصل بیان میں رغبت دلانی**
کی قیام رات پر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یحشر الناس فی صعید واحد یوم القیامۃ
الخ یعنی جمع کئی جاوینگی لوگ ایک زمین پر روز قیامت کی پھر پکاریگا پکارنیوالا پس کہیگا این الذین
کانت تتجافی جنوبھم عن المضاجع یعنی کہاں ہیں وہ لوگ کہ الگ ہوتی تھی پہلو اونکی بستروں سی
یعنی تہجد گذار پس اوٹھینگی وہ اور وہ تھوڑی ہونگی پس داخل ہونگی بہشت میں بغیر حساب کی پھر حکم
کیا جاویگا تمام لوگوں کو جانیکا طرف حساب کے یہ حدیث مشکوۃ کی باب الحساب والقصاص میں ہی اور فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گرہ لگاتا ہی شیطان اوپر گدی سر ایک تمہارے کی جسوقت کہ وہ سوتا
ہی تین گرہیں مارتا ہی ہر گرہ پر یعنی ڈالتا ہی بیچ دل سونیوالی کی اوپر تیری رات دراز باقی ہی پس سو رہ پس
اگر جاگا وہ شخص پھر یاد کیا اللہ کو یعنی دل سے یا زبان سے کھل جاتی ہی ایک گرہ یعنی گرہ غفلت کا پھر اگر
وضو کیا کھلتی ہی دوسری گرہ یعنی گرہ نجاست کے پھر اگر نماز پڑھی کھلتی ہی تیسری گرہ یعنی گرہ کسالت اور بطالت
کی پس صبح کرتا ہی شادمان پاک نفس اور اگر نہ جاگا اور نہ ذکر کیا اور نہ وضو کیا اور نہ نماز پڑھی تھا صبح کرتا ہے
پلید نفس کاہل **ف** کہا ابن ملک نے کہ مراد گرہ سی گرہ کسل کے ہی یعنی باعث ہوتا ہی اوسکو کسل پر اور کہا مظہر
نے کہ اختلاف کیا گیا ہی اس گرہ میں بعضوں نے تو کہا ہی کہ یہہ محمول ہے حقیقت پر کہ حقیقۃً گرہ لگاتا ہی
جیسے کہ ساحر وقت سحر کی کسی پر گرہ لگاتی ہیں اور موید ہی اسکی ایک روایت کہ مرقاتین کو اور بعضوں نے کہا کہ یہہ محمول
مجاز پر ہی گویا تشابہت دی شیطان کی منع کرنیکو ذکر وصلوۃ سی سونیوالی کی تئیں ساتھ فعل ساحر کی مسحور کو کہ منع کرتا
ہی مراد اوسکی اور بعضوں نے کہا ہی کہ مراد اس گرہ سے دلکی اور مصمم کرنا ہی اوسکا ایک چیز پر یعنی وہ یہہ وسوسہ ڈالتا ہی
کہ رات بہت بڑی ہی سو یارہ پس باز رہتا ہی قیام سی اور پلید نفس یعنی غمگین دل اور متفکر اور متحیر امر اپنی میں اور
کسلان یعنی نہیں کر سکتا امور اپنی جو ارادہ کرتا ہی اصلی کہ مقید ہوتا ہی ساتھ قید شیطان کی اور بعید
ہوتا ہی قرب رحمت سے **ع** اور آیا ہی کہ قیام کیا تہی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی راتکو یہانتک کہ سوجہہ گئے

قدم مبارک اونکی پس کہا گیا واسطی اونکی کسواسطی کرتے ہین آپ یہہ حال اگلہ بخشی گئی واسطی آپ کے گناہ
اگلی اور پچھلی ہوے اور وہ گناہ کہ کبھی ہوا فرمایا کیا ہوون مین بندہ شکر کرنیوالا ف یعنی اللہ تعالی نے
جو میرے سب گناہ بخشدی ہین تو بس نہین کیا مشقت عبادت کے چھوڑدون اور بندہ شکرگذار نہوون بلکہ یہہ
نعمت مغفرت کی اور اور نعمتین کہ مجھی عطا ہوئین ہین اوسکی شکرانی مین مجھی بہت عبادت کرنی چاہئی
تا مین بندہ شکرگذار ہوون حضرت علی رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ فرمایا ایک قوم نے عبادت کی واسطی
رغبت کی اور آرزوی جنت و ثواب کے پس یہہ عبادت سوداگرون کی ہی اور ایک قوم نے عبادت کی واسطی
ڈر کی یعنی دوزخ و عذاب کیسی پس یہہ عبادت غلامون کی ہی اور ایک قوم نی عبادت کی واسطی شکر کی پس یہہ
عبادت احرار یعنی آزادون کی ہی کیا خوب کہا ہے حافظ شیرازی رحمۃ اللہ نی شعر تو کار ہمچو گدایان بشرط
مزد مکن چہ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند ع اور آیا ہی کہ ذکر کیا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
حال ایک شخص کا پس کہا گیا واسطی حضرت کی کہ ہمیشہ وہ شخص سوتا رہتا ہی صبح تک نہین اوٹھتا طرف نماز کے
فرمایا یہہ شخص ہے کہ پیشاب کرتا ہی شیطان اوسکی کان مین یا فرمایا اوسکی دونون کانون مین ف نہین اوٹھتا
طرف نماز کی یعنی نماز تہجد کی لئی یا نماز صبح کے لئی نہین اوٹھتا اور شیطان کا پیشاب کرنا بعضون نے کہا کہ
حقیقۃ ہوتا ہی چنانچہ بعض صالحین سے منقول ہے کہ وہ سورہے نماز نہین پڑھی یعنی تہجد یا فرض اونہون نے
خواب مین دیکہا کہ گویا ایک شخص آیا ہے سیاہ رنگ اور اوٹھایا اوسنے پانون اپنا پھر پیشاب کیا اونکی
کانمین اور حسن بصری رحمہ سی منقول ہے کہ اگر وہ لگاتی ہاتھ اپنا کان کو تو پاتی اوسکو تر اور بعضی کہتی ہین
کہ یہہ کنایہ ہی اس سے کہ شیطان اوسکو حقیر جانتا ہی واسطی کہ عادت ہی کہ جو کوئی نہایت حقیر جانتا ہی کسی
چیز کو تو پیشاب کر دیتا ہی اوس پر ع اور آیا ہے کہ جاگے پیغمبر خدا ایک رات گھبرائی ہوئی فرماتی تھی سبحان
اللہ کس قدر اوتاری گئی ہین آج کی رات مین خزانی اور کس قدر اوتاری گئی ہین فتنی کون شخص ہے کہ جگا دے
حجرے والیون کو ارادہ کرتی تھے آپ اس سے بیبیان اپنی تا کہ نماز پڑھین یعنی تا کہ نماز پڑھکر یاد مین رحمۃ اور
خلاص ہون عذاب اور فتنون سی اکثر پہننے والیان کپڑی دنیا مین ننگی ہونگی آخرت مین ف یعنی جو
خزانی مالکی امت آنحضرت کو پہنچی مقدر تہی اوس رات اوترنا اونکا حضرت کو معلوم ہوا اسیطرح جو فتنی ہونے
مقدر تھے امت مین وہ حضرت کو تجلی سے معلوم ہوئی اور آخر حدیث کی یہہ معنی ہین کہ اکثر عورتین طرح طرح کے کپڑی
پہنکے آخرت مین عملون سے خالی ہونگی یا یہہ یعنی جو ہوے ہونگی کپڑی نیکی کی یعنی بسبب نیکی یاد خدا سی غافل ہون گی اور
آخرت مین مرجون اور ثواب کیونسے خالی ہونگی یا یہہ بنا بر ظاہر کی اور کہنی کی کپڑے پہنی ہوئی ہونگی دنیا مین اور حقیقت مین
اور حکم آخرت مین ننگی ہونگی جیسی پہننا بہت مہین کپڑے کا یا چپکا کہ سولا مارم اور ملا علی قاری نی لکھا ہے کہ مراد
خزانوں سی رحمت ہی اور فتنون سے عذاب اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نزول فرماتی ہی

که یاد کرتی ہین اللہ کو اوس وقت مین پس اگر ہو سکی تو کوشش کر اسکی کہ ہووی تو اون مین سے کہ نزدیک
ہوتا رب کا یعنی رضا اوسکا اور درمیان رات پچھلی کی کہ ابتدا اوسکی ثلث اخیر ہوتی ہی
اور وہ وقت اوٹھنیکا ہوتا ہی تہجد کی لئی اور عمر بن عبسہ مقرب حضرت کی اور مجذوب درگاہ کبریا
کی ہین ابتداء ظہور نبوت مین کہ آنحضرت مکہ مین تہی وہ اپنی وطن مین تہی اونکی دلمین ایک
نور توحید کا اور کراہت بت پرستی اور شرک کی تہی پس سنا کہ مکہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہی کہ لوگونکو توحید
کی طرف بلاتا ہی اور بتون کی عبادت سے منع کرتا ہی وہ مکہ مین آئے اور خبر آنحضرت کی پوچھی آنحضرت اون
دنون مین بحکم اللہ تعالی کی نظر اعداء دین کی سی پوشیدہ تہی اونہون نی قریش سی پوچھا کہ تم مین
کوئی شخص پیدا ہوا ہی کہ راہ روش تمہاری سی نکلکر اور دین کی طرف بلاتا ہی لوگون نے کہا ہان ایک دیوانہ
کہ طریقہ باپ دادی کا چھوڑ دیا اور رسم نئی نکالی ہی پھر دیوانہ کہی پھر وہ جہاں مین نجیب و دیوانہ تو مردہ جہان را
چه کند اونہون نی کہا کہ پھر وہ کہان ملینگے لوگون نے کہا کہ وہ آدہی رات کو نکلتا ہے اور گرد
خانہ کعبہ کی پھرتا ہی عمر بن عبسہ آدہی رات کو نکلی اور کعبہ کی پردہ مین چھپ رہا کہ ناگہان ایک شخص کو
دیکھا کہ پیدا ہوا اور کیا شخص ہی کہ سب آدمی خاک آستانہ اوسکی ہین پس وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہی
اور گرد کعبے کے پھرتا ہی عمر بن عبسہ نکلی اور سلام کیا اور پوچھا کہ کون شخص ہے تو اور دین
تیرا کیا ہی حضرت نی فرمایا مین رسول خدا کا ہون اور دین میرا لا الہ الا اللہ ہے عمر بن عبسہ نے کہا
مین بہی اس دین کو دوست رکہتا ہون پس ایمان لائے وہ تیسرے یا چوتہی دین مین پس حضرت نے اونکو
رخصت کیا اور فرمایا کہ پروردگار میرے نی مجہسی ایک وعدہ کیا ہی جب وہ پورا ہوگا تو میری
پاس آنا پس بعد ہجرت کی عمر بن عبسہ مدینی مین آئی اور حضرت کی صحبت مین حاضر رہی اور کمال کو پہنچی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ تعالی اوس شخص کو کہ اوٹہا رات سے
پھر نماز پڑہی اور جگایا اپنی عورت کو پس نماز پڑہی اوس عورت نی بہی پھر اگر عورت نہ جاگی یعنی بسبب غلبہ نیند
کی اور کثرت کسل کے چھینٹی دی اوسکی منہہ پر پانی کی رحمت کری اللہ تعالی اوس عورت کو کہ اوٹہی
رات سے پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس پڑہے نماز خاوند اوسکی نی بہی پھر اگر نہ جاگا خاوند چھینٹی
دی اوسکی منہہ پر پانی کی فقط یعنی نماز پڑہی یعنی تہجد کی اور اگر قضا اوسکی ذمہ ہو تو اوسی وقت
اوسکا پڑہنا اور چھینٹی دینی سی مراد یہہ ہے کہ سعی کری اوسکی اوٹہانی مین رب کے طاعت کی لئی جس
طرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہہ کہ مرد و عورت کو چاہی کہ آپس مین مددگار رہے ایک دوسریکا طاعت پر اور اپنی
رفیقونکو بہی ایسہی چاہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جبر کرنا کسیکو خیر پر جائز ہی بلکہ مستحب ہے اور روایت
ہی ابی امامہ سی کہ کہا کیا ای رسول خدا کی کونسے وقت بہت قبول ہوتی ہی دعا فرمایا درمیان رات پچھلی کی یعنی

تہائی رات پچھلی رہے اور یہی غرض ہا رون کی ہے + فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت
مین بالاخانے ہین ایسی کہ معلوم ہوتی ہین باہر کی چیزین اونکی اندر اونکی سے اور اندر کی چیزین اونکی
باہر اونکی سے یعنی بسبب نہایت صفائی کی طیار کیا ہی اونکو اللہ تعالی نے واسطے اوس شخص کے کہ نرمی سے کرے
بات اور کھلاوے کھانا اور پے در پے روزے رکھے یعنی اکثر روزے نفل کے رکھتا رہے اور پڑھے نماز رات کو یعنی تہجد
ایسی وقت کہ آدمی سوتے ہون یعنی اکثر آدمی **ف** کہا ہے بعضون نے کہ ادنی درجہ پے در پے رکھنے کا یہ ہے
کہ تین روزے ہر مہینے مین رکھے **ع** اور کہا عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ ای عبد اللہ مت ہو مانند فلانے شخص کے کہ تہا قیام کرتا راتکو پہر چہوڑ دیا قیام رات کا **ف** یعنی چہوڑنا
قیام رات کا بغیر عذر کے واسطے آرام نفس کے بیس داخل ہوا اگویا اوس مین کہ جنکے حق مین کہا گیا تارک الورد
ملعون اور اس حدیث سے اشارہ ہے اسکی طرف کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طرف عادت کی نقصان
ہے بعد زیادتی کی اور اوس سے حضرت نے پناہ مانگی ہے نعوذ باللہ من الحور بعد الکور یعنی پناہ مانگتی ہین ہم اللہ
نقصان سے بعد زیادتی کے پس لایق ہے سالک کو کہ حالت ترقی کا ہے اور اوسی لیے کہا گیا ہے کہ جو کوئی ہووے
زیادتی مین پس نقصان مین ہے **ع** اور کہا عثمان ابن ابی العاص نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے کہ تہا واسطے داود علیہ السلام کے ایک وقت راتمین یعنی بعضے اخیر مین کہ جگاتے اوسمین اہل اپنے
کو کہتے ای آل داود کی اوٹھو پہر نماز پڑھو پس تحقیق یہ وقت ہے کہ قبول فرماتا ہے اللہ عزت والا بزرگ
اسمین دعا کو مگر واسطے جادوگر یا عشار کی **ف** عشار یعنی چوکیدار وغیرہ کہ ناکون وغیرہ پر بیٹھتے ہین اور
لوگون سے مال اونکی از راہ ظلم کی لیتے ہین پس فرمایا کہ ساحر کی اور عشار کے دعا نہین قبول ہوتی اس
لیے کہ انسی ضرر پہنچتا ہے خلق کو اسی لیے کہا ہے بعضے عارفین نے کہ عبودیت یہ ہے کہ تعظیم کرے امر
الہی کے اور شفقت کرے خلق اللہ پر **ع** کہا ابو ہریرہ نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
بہترین نماز بعد فرضون کے یعنے اور سنتون کی سمیت اوسکی کی نماز درمیان رات کے ہے **ف**
کہا میرک نے کہ اسمین حجت ہے واسطے ابی اسحاق مروزی شافعی کے اوپر کہ نماز رات کی افضل ہے
سنن رواتب سے اور کہا اکثر علما نے کہ سنن رواتب افضل ہین لیکن قول اول قوی تر ہے واسطے
صریح دلالت کرنے اس حدیث کی انتہی اور تحقیق اسمین یون ہے کہ تہجد افضل ہے اس جہت سے
کہ اوسمین مشقت زیادہ ہوتی ہے نفس پر اور بعید ہے ریا سے اور سنن رواتب اس جہت سے افضل ہین
کہ بہت تاکید ہے اونکی پڑھنے کی ساتھ فرضون کی اور تتمہ ہین فرضون کی پس کچھہ منافات نہین
یا یون کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہے اسلیے کہ مشتمل ہے اوپر وتر کے کہ واجب ہے حضرت جنید بغدادی بعد
انتقال کے کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ تمہارے رب نے کیا معاملہ کیا تمہارے ساتھ اونہون نے کہا کہ جاتی رہین وہ باتین

معارف و حقائق مین کہتا تہا مین اور فنا ہونے کی اشارت کہ بیان کرتا تہا مین اور فائدہ دیا مجکو مگر چند
رکعتون نے کہ درمیان شب کی پڑہتا تہا مین رغبت دلائی طالبون کو اسکے کہ اہتمام و کوشش عبادت و
ریاضت مین خوب کرو اور اعتماد نکرو نکات تصوف پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار کاندرین راہ کار دارد
کار ع وعن ابی ہریرۃ کہا کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ تحقیق فلانا
شخص نماز پڑہتا ہی رات کو پہر جب صبح کرتا ہی تو چوری کرتا ہے فرمایا آپنے کہ شتاب ہی کہ باز رکہی گی نماز
اوسکی اوس چیز سی کہ تو کہتا ہے ف یعنی اوسکی مزاولت سی اللہ تعالی توفیق توبہ کی نصیب کریگا اور سبب
سرایت کرنے نورانیت اور برکت اوسکے باز رہیگا اس فعل بد سے جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا ہے اِنَّ
الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی نماز باز رکہتی ہے بیحیائی اور برے بات سے ع فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جگا وی آدمی اہل اپنی کو رات کو پس نماز پڑہین دونون یا فرمایا نماز پڑہے ہر ایک دو
رکعتین اکہٹی لکہی جاتی ہین بیچ مردون ذکر کرنیوالون اور عورتون ذکر کرنیوالیونکی ف اہل سی مراد بیبی
ہے اور اولاد اور اقارب اور غلام اور لونڈی مگر اوسکی اور راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے لفظ فصلیا کا فرمایا
یعنے مرد نے اور اوسکی اہل نے دو رکعتین نماز کی پڑہین اکہٹی یا لفظ فصلی کا فرمایا یعنی ہر ایک نے دو رکعتین نماز
کی پڑہین اکہٹی مطلب دونون لفظونکا ایک ہے ہی پس لکہی جاتی ہین دونون ذَاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا
الذَّاکِرَاتِ مین کہ جنکی فضیلت کلام اللہ مین مذکور ہی وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰہُ
لَھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا یعنی اور بہت یاد کرنیوالے اللہ کے مرد اور عورتین طیار کر رکہی ہے اللہ اونکی
لئے مغفرت اور ثواب بڑا ع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراف یعنی بزرگ قدر امت میری کی
اوٹہانیوالے قرآن کی اور صاحب رات ہین ف اوٹہانے والے قرآن کے یعنے جو قرآن یاد کرین اور عمل
کرین اوامر و نواہی اوسکے پر وہ میری امت مین بزرگ قدر ہین جیسا کہ اور روایت مین آیا ہی کہ جسنے حفظ کیا
قرآن پس تحقیق داخل کئے گئے نبوۃ درمیان دونون پہلوؤن اوسکے مگر یہ کہ نہین وحی کیجاتی طرف
اوسکی یعنی وحی جلی پس تحقیق وحی کیجاتی طرف اوسکی وحی خفی یعنی مطلب وحی جلی کا اور کہا طیبی نے
کہ مراد حفظ سی یہ ہے کہ یاد کرے اوسکو اور عمل کرے موافق اوسکی ورنہ ہوتا ہے بیچ زمرہ اون لوگون
کی کہ جنکی حق مین فرمایا ہے اللہ تعالی نے کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا یعنی جنکو کتاب اللہ یاد ہوو
اور پہر اوسپر عمل نکیا تو وہ ایسی ہین جیسی گدہی پر کتابین لادین سے یعنے کچہ فائدہ نہین اونکو اس سے
اور صاحب رات کی یعنی جو مداومت کرتے ہین شب بیداری پر اور نماز و قرآن پڑہنی پر راتمین ع اور روایت
ہی ابن عمر سی یہ کہ باپ اونکی حضرت عمر ابن الخطاب نماز پڑہتے راتکو جسقدر چاہتا اللہ یہانتک کہ جب
ہوتی پچہلی رات جگاتی اپنی اہل کو یعنی بی بی وغیرہ کو نماز کی لئی فرماتے اونکو پڑہو نماز پہر پڑہتے یہ آیت

رواہ احمد ۱۲

رواہ ابوداود وابن ماجہ ۱۲

رواہ البیہقی ۱۲

وأمر أهلك بالصلوٰة واصطبر عليها لا نسئلك رزقا نحن نرزقك والعاقبة للتقوىٰ

یعنی اور حکم کر اہل یعنی لوگوں اپنے کو ساتھہ نماز کے اور صبر کر اوپر اوسکے نہیں مانگتے ہم تجھسے روزی ہم روزی
دیتے ہیں تجھکو اور آخرت واسطے پرہیزگاروں کے ہے ف اور صبر کر اوپر یعنی بہت صبر کر اوپر ادا کرنے
مشقتوں نماز کے اور مشقتوں امر اہل اپنے کے بسبب نماز کے پس جب ہو تو ساتھہ اونکے اللہ تعالیٰ کی عبادت
پر اور مدد ڈھونڈ ساتھہ اوسکے اور رغبت ظاہر و باطن اپنے کی اور مت فکر کر امر رزق اپنے کی اور فارغ رکھہ دل اپنا
واسطے کام آخرت کے اسلئے کہ ہم تابعین بندوں کے رزق دیتے ہیں تجھسے رزق نہیں مانگتے ہیں ہم کہ پیدا
کرے رزق اور روزی اپنے کی اور اوروں کی سعی کرے اور سنت اونکے ہی کہ نماز کی
نمازی ہم رزق دیتے ہیں تجھکو جیسکہ رزق دیتے ہیں غیر تیرے کو اور عاقبت محمودہ یعنی انجام کار بخیر ہونا
دنیا اور آخرت میں واسطے متقیوں کے ہے ع

فصل بیان میں میانہ روی کرنیکی

عمل میں یعنی عمل نفل میں چاہیے کہ میانہ روی کرے یعنی کمی زیادتی نہ کرے کہا انس نے
کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے ایک مہینے میں یعنی اکثر ایام یہانتک کہ گمان
کرتے ہم یہ کہ نہیں روزہ رکھتے اس میں سے کچہہ اور روزے رکھتے یعنی اکثر ایام اوس مہینے میں سے
یا اور مہینے میں سے یہانتک کہ گمان کرتے ہم یہ کہ نہ افطار کرینگے اس میں سے کچہہ اور تھے کہ نچاہے تو یہہ
کہ دیکھے اونکو رات میں نماز پڑہتے ہوئے مگر کہ دیکھے تو اونکو اور نہ چاہے تو کہ دیکھے اونکو سوتے ہوئے مگر
کہ دیکھے تو اونکو ف یعنی نہ تھے حضرت کہ ہمیشہ روزہ دار رہو دیں تا افراط یعنی زیادتی لازم آوے
اور نہ ہمیشہ افطار کرتے تھے تا تفریط یعنی کمی لازم آوے بلکہ ہر مہینے میں روزے رکھتے اور کبھی افطار کرتے
اور اسی طرح رات کو نماز بھی پڑہتے اور سوتے بھی نہ تمام شب نماز پڑہتے اور نہ تمام شب سوتے پس تہا حال
حضرت کا متوسط زیادہ نہ کم ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت محبوب عملوں کا طرف
اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ کرنا عملوں کا ہے اگرچہ کم ہوں ف کہا مظہر نے کہ سبب اس حدیث کے برا جانتے
ہیں اہل تصوف ترک اوراد کو جیسکہ برا جانتے ہیں ترک فرائض کو اتنے اور بلا مرتبہ بھی کہ
ترک اولی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ جب ترک کی طاعت پس گویا کہ اعراض کیا عبادت سے
پس مستحق ہوا عتاب کا بخلاف مداومت کرنیوالے کے کہ وہ مستحق ہوتا ہے اسکا کہ محبوب ہو اور اگرچہ کم ہوں عمل صالح کیونکہ
قلیل ساتھہ مداومت اور مواظبت کے بہتر ہے کثیر سے ساتھہ ترک عبادت اور محافظت کے ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے لو عملوں سے اوسقدر کہ طاقت رکھو یعنی ہمیشہ کرسکو اسلئے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں ملول ہوتا یہانتک کہ ملول ہو تم ف
یعنی نہ لازم کرو نفسوں اپنے پر بہت عبادت کہ نہ قدرت رکھو ہمیشہ کرنے اوسکی بلکہ اوسقدر اختیار کرو کہ ہمیشہ کر سکو اسکو
ملول نہیں ہوتا یعنی ترک نہیں کرتا دینا ثواب کا یہانتک کہ ملول ہو تم یعنی چھوڑ دو عبادت حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ تو عبادت

پھر دیتے جاتا ہی ترک نہین کرتا مگر جبکہ تھک کر چھوڑ دو پس تو اللہ تعالے بھی ثواب دینا چھوڑ دیگا یعنی عبادت
متوسط کرو تا ہمیشہ نبھی ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ پڑہی نماز ایک تمہارا
وقت خوشی تک اور جسوقت کہ سست ہو بیٹھ جاوی کہ بیٹھ جاوی ف حاصل یہ کہ چلنے والی راہ
آخرت کو چاہیے کہ کوشش کری عبادت مین بقدر طاقت کے اور اختیار کری میانہ روی و طاعت مین اور
احتراز کری ملول ہوکر عبادت کرنے سے اور جب سست ہوا اور بیٹھ رہا عبادت سے اور مشغول ہوا کسی مباح چیز
قسم کلام اور نیند وغیرہ سے اور بقصد حاصل ہونے خوشی کی عبادت مین تو وہ بھی گنا جاتا ہی طاعت اسلئے
کہا گیا ہی کہ نیند عالم کی عبادت ہی اور جاننا چاہیے کہ بیچ ترک کرنے عمل کے وقت کسالت اور ملالت کی حکمتین
بہت واقع ہوتی ہین اسلیے کہ گران ہوتا ہی نفس پر آخر کو سبب ترک عمل اور نقصان سلکا ہوتا ہی لیکن چاہیے
کہ کوشش کری اور نفس کو بہت عمل کرنیکی عادت ڈالی اور ساتھ مشقت اور ریاضت کی خوگر ہووے تا کہ کاہل
وجود دون اور آرام طلب نہو جاوی کہ تھوڑے سے عمل سے فی الحال تھک جاتے ہین اور چھوڑ دیتے ہین اکثر
ہوتا ہی کہ جنکو پہلے دو رکعت نماز کی اور ایک سیپارہ قران کا پڑھنا گران معلوم ہوتا تھا اور ملول ہوتے تھے
اوستی اونکو بہت عمل کرنیکی عادت ڈالنے سے سو رکعت نماز کی اور دس سیپارے قران کی پڑہنی آسان معلوم ہوتے ہین
ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اونگھی ایک تمہارا اوس حالین کہ نماز پڑھتا ہو
پس چاہیے کہ سو رہی یہان تک کہ جاتی رہی اوس سے نیند پس تحقیق ایکتمہارا جب نماز پڑہتا ہی اور اونگھتا ہووے
نہین جانتا وہ جبکہ کہتا ہی غلبہ نیند کی سی شاید کہ ارادہ کری طلب مغفرت کا پس بد دعا کری اپنے نفس
اپنی کو ف یعنی مثلا ارادہ کری کہ کہی اللھم اغفرلی بجای اوسکی بسبب غلبہ نیند کی کہہ بیٹھا اللھم عفرلی
ساتھ عین مہملہ اور ف کی کہ معنی اوسکی ہین یا اللہ خاک آلودہ کر مجہکو پس بد دعا ہو نفس پر اسلئے کہ
خاک ہی ذلت اور خواری سی ح اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین آسان ہی اور نہین
سختی کرتا دین مین کوئی مگر غالب آتا ہی دین اوسپر پس میانہ روی کرو اور قریب طاقت کی لو عمل اور خوشی ہو
یعنی ساتھ جنت لو سلامتی کی اور ہر نعمت اور کرامت کی اس لئے کہ دیتا ہی اللہ تعالی بہت ساتھ تھوڑی
عمل کی اور مدد چاہو ساتھ وقت صبح اور وقت شام کی اور کچھ آخر رات کی ف دین آسان ہے
یعنی احکام دین کی اللہ تعالی نے آسان مقرر کئی ہین پس سختی نکرو اونکو اپنی نفسون پر طاقت سے زیادہ
کی اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہی دین اوسپر یعنی جو کوئی اپنے نفس پر عمل کو
واجب کرتا ہی اور مشکل طرح عبادت کرنی اختیار کرتا ہی تو دین اوسپر غالب آتا ہی یعنی ادای حق اوسکی سے
وہ عاجز ہوتا ہی پس دین غالب ہوا اور وہ مغلوب اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ بہت زیادہ نکرو عبادت
کہ تھک کر نا تمام رکھو بلکہ قسمت کرلو عبادات ان تین وقتون پر اول روز مین اور آخر روز مین اور کچھ آخر رات مین

یہہ اشارہ ہے تہجد کی نماز کیطرف ع اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو رہا بغیر پڑھنے تمام وظیفہ
اپنی کے یا بعض وظیفہ کی پہر پڑہا اوسکو درمیان نماز فجر کی اور نماز ظہر کی لکھا جاتا ہی واسطی اوسکی گویا کہ پڑہا
اوسکو رات کو ف یعنی ایک شخص نے کچہہ وظیفہ مقرر کیا تہا قسم کلام اللہ کی اور اوراد کا اور نماز سی کہ شب کو
پڑہتا تہا اور وہ فوت ہو گیا پہر اوسنی مابین نماز فجر ظہر کی یعنی پہلی پہلی از زوال کے پڑہ لیا تو اوسکی لئی ثواب
رات کی پڑہنی کاسا لکہا جاتا ہے اور ایسی ہی حکم دن کی وظیفہ کا ہی کہ اوسکو فوت ہو گیا اور رات کو
پڑہ لیا تو دن کی پڑہنی کاسا ثواب لکہا جاتا ہے روز کو سب انسان وظیفہ ایک دوسری کا ہین اور اسمین جو
خاص رات کی وظیفہ کا ذکر کیا اسلئی کہ یہہ اکثر واقع ہوتا ہی یعنی نماز تہجد کی اور اوراد بسبب غلبہ نیند کی رہ
جاتی ہین اس لئی اس حدیث کو اس فصل مین لائی ع اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہ
کہڑی ہوکر پس اگر نہو سکی یہہ پڑہ بیٹہہ کر پہر اگر یہہ بہی نہو سکی تو پڑہ کروٹ پر ف یعنی کروٹ سی پڑہ لیٹے
قبلہ طرف منہہ کر کر اور اگر قبلہ کی طرف منہہ نکر سکی اور نہ کوئی قبلہ کی طرف منہہ پہیر نیوالا پہنچی تو ہر طرف
جایز ہے اور ہمارے نزدیک افضل یہہ ہی کہ چت لیٹی روبقبلہ کر کر اور تکیہ مونڈہوں کے نیچی رکہہ کر سر اونچا
کرلی اور اشارون سے نماز پڑہی چنانچہ دار قطنی لی ایک حدیث روایت کی ہی کہ اوس سے چت ہی نماز
پڑہنی ثابت ہوتی ہی اور یہہ حدیث حضرت نی عمران سے فرمائی تہی اونکو بواسیر تہی وہ چت لیٹ سکتی تہی
پس اوروں کی لئی حجت نہین ہو سکتی اس لئی کہ وہ معذور تہی اور یہہ حکم حضرت نی فرض نماز کا فرمایا
ہے پس نفلوں مین یہہ بطریق اولی جایز ہوگا ع اور روایت ہی کہ پوچہا عمران نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی حال نماز آدمی کا بیٹہی ہوئی یعنی نماز نفل کا باوجود قدرت کی قیام پر فرمایا اگر پڑہی کہڑی ہوکر تو وہ
بہتر ہی اور جو کوئی پڑہی یعنی نفل بغیر عذر کے بیٹہی ہوئی تو واسطی اوسکی آدہا ثواب کہڑے کا ہی اور جو کوئی
پڑہی لیٹی ہوئی یعنی بغیر عذر کی پس واسطی اوسکی آدہا ثواب بیٹہی کا ہی ف یہہ حدیث محمول ہے نماز
نفل پر اسلئی کہ نماز فرض بیٹہہ کر پڑہنی اگر بے عذر ہو درست نہین اور اگر بعذر ہو قیام ساقط ہی پس کہڑے
ہوکر پڑہنی افضل بیٹہہ کر پڑہنی سے نہوگی اور بیٹہہ کر پڑہ لی • الی کو آدہا ثواب کہڑے کا نہوگا بلکہ
پورا پاویگا اور کہا طیبی نے کہ آیا جایز ہے یہہ کہ نماز نفل لیٹ کر پڑہے باوجود قدرت قیام یا قعود
کے یا نہین پس گئی ہین بعضی طرف اسکے کہ نہین جایز اور گئی ہے ایک قوم طرف جواز اسکی
اور طرف اسکی کہ ثواب اوسکو برابر آدہی ثواب بیٹہہ کر پڑہنی والی کی ہوتا ہی چنانچہ قول
حسن بصری کا یہہ ہی ہے اور یہہ صحیح تر اور اولے ہے واسطی ہونے
اسکی حدیث سے انتہی اور مذہب ابو حنیفہ کا یہہ ہے کہ یہہ جایز نہین پس کہا گیا ہی
کہ یہہ حدیث بیچ حق فرض پڑہنے والے بیمار کے ہی ایسا بیمار کہ ممکن ہو اوسکو کہڑے ہوکر پڑہنا بمشقت

جب کسی سی کوی بات تعجب کی دیکھتی ہین تو اوسکی سر پر ہاتھہ رکھدیتی ہین پس اونکی نزدیک یہہ بات خلاف
ادب نہین بلکہ از راہ بی تکلفی اور کمال الفت کی ہوتی ہی پس جب حضرت نماز سی فارغ ہوی تو
عبد اللہ نی ہاتھہ سر مبارک پر ازراہ تعجب کے رکھا تعجب اسلیے کیا کہ حضرت افضل بات پر عمل کرتی
ہین پہر سبب کیا کہ کیوں نماز پڑہتی ہین پہر حضرت کی جواب کا حاصل یہہ ہے کہ یہہ بہی خصوصیات سے
ہی کہ میری نماز کا ثواب ناقص نہین ہوتا کسی طرح پڑہون مجکو اوروں پر قیاس کرو اور نہ اوروں کو مجہہ پر

ع **فصل بیان مین نماز وتر کی** ف اختلاف وتر مین درمیان علما کی دو باتو مین ہے اول یہہ
سنت ہی یا واجب امام ابو حنیفہ کہتی ہین کہ واجب ہے اور اور امام کہتی ہین سنت ہی اور دوسرا اختلاف
یہہ ہے کہ وتر ایک رکعت ہی یا تین رکعت اکثر اماموں کے نزدیک ایک رکعت ہے اور ہماری نزدیک تین
رکعت اور حدیثین جانبین پر وارد ہین اور جو کہ ایک رکعت کہتی ہین دو رکعت پہلی اوسکی پڑہکر سلام پہیر لیتی
ہین اور اگر نہ پہیرین مکروہ ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز رات کی دو دو رکعت ہی پس جب
ڈری ایک تمہارا صبح ہو جانی سی پڑہی ایک رکعت طاق کر دیگی اوسکی لیی اوسکو کہ نماز پڑہی ہے
ف نماز رات کی دو دو رکعت ہے دلیل پکڑتی ہی ساتہہ اسکی شافعی اور ابی یوسف اور محمد نی کہ اگر کوئی
نفل پڑہی تو افضل یہی ہی کہ دو دو رکعتین پڑہی اور پڑہی ایک رکعت طاق کر دیگی اوسکو کہ نماز
پڑہی ہی کہا ابن ملک نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ رات کی نماز مین پہلی جو دو رکعتین پڑہی تہین وہ نماز
جفت تہی یہہ ایک رکعت اوسکو طاق کر دیگی اور یہہ حدیث حجت ہی واسطی شافعی کی کہ اونکی
نزدیک وتر کی ایک رکعت ہے انتہی اور کہا طحاوی حنفی نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ پڑہی ایک رکعت
ساتہہ دو رکعتوں کی پہلی اوسکی پس یہہ رکعت طاق کر دیگی پہلی شفع کو اور کہا ابن ہمام نی کہ نہین
ہی حدیث مین دلالت اسپر کہ وتر کی ایک رکعت ہے ساتہہ تحریمہ علیحدہ کی اور اور دلیل حنفیہ کی یہہ بہی ہے
نہی وارد ہوی ہے اس سی کہ پڑہی تہا رکعت ملا علی قاری نی مرقات مین یہہ مضمون مفصل لکہا ہی یہان
اختصار کی لیی اسپر اکتفا کیا جو چاہے اوسمین دیکہہ لے اور کہا سعید بن ہشام نی کہ گیا مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کہا مین نی ای ماں مسلمانوں کی خبر دو مجکو خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نی
کیا نہین پڑہا تو نی قران کہا مین نی کہ ہان پڑہا ہی کہا حضرت عائشہ نی پس تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا تہا قران یعنی جو کچہہ کہ قران مین اچہی اخلاق اور صفات مذکور ہین حضرت کی وہ ذات مین حاصل
تہی کہا مین نی ای ماں مومنوں کی خبر دو مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر سی یعنی وقت ادا
اور عدد رکعات اوسکی سے پس کہا تہی مین تیار کر رکہتی واسطی حضرت کی مسواک اونکی اور پانی وضو اونکا
پس اوٹہاتا اونکو اللہ تعالی جب چاہتا یہہ کہ اوٹہاوی اونکو رات کو پس مسواک کرتی آپ یعنی پہلے

تو سو رہتی اور وضو کر لی اور نماز پڑہتی نو رکعتیں نہ بیٹہتے اوننین مگر آٹھوین رکعت مین پس یاد کرتے
اللہ کو اور تعریف کرتی اوسکی اور دعا مانگتی اوس سے یعنی التحیات پڑہتی کہ التحیات مین ذکر اور
اور دعا ہی پہر کہڑی ہوتی اور سلام نہ پہیرتے پس پڑہتی نوین رکعت پہر بیٹہتی پس یاد کرتی اللہ کو اور تعریف
کرتی اوسکی اور دعا مانگتی اوس سے یعنی دعا متعارف پڑہتی پہر پہیرتے سلام کہ سناتی ہمکو یعنی پکار کر سلام
پہیرتے کہ ہم سنتے پہر پڑہتی دو رکعت بعد سلام کی بیٹہے ہوی پس یہہ ہوئین گیارہ رکعتین اے بیٹی
میری پس جب کہ بڑی عمر کو پہنچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پہیل گیا گوشت پڑہتی تہی وتر سات رکعت
اور کرتے دو رکعتوں مین مانند کرتی اونکی پہلی صورت مین یعنی ویسی طرح بیٹہہ کر پڑہتی پس یہہ
ہوئین نو رکعتین اے بیٹی میری اور تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی کوئی نماز دوست رکہتی
یہہ کہ ہمیشگی کرین اوسپر اور تہی جبکہ غالب ہوتی نیند اونکو یا بیماری یعنی مانع ہوتی قیام کرنی رات کے
سے پڑہتی اول روز مین بارہ رکعتین اور نہین جانتی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہا ہو قرآن
سارا ایک رات مین اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک یعنی اول سی آخر تک
اور نہین جانتی مین کہ روزے رکہے ہون ساری مہینی سوا رمضان کی ف جب نماز پڑہتی مختصر
اور اسی طرح اختصار عبادت کر لیا تو ہمیشگی کرتا اوسپر اور ترک کرنا اوسکا ہوتا بسبب عذر کے یا واسطے
بیان جواز کی اور روزے رکہے ہون ساری مہینی اور حضرت عائشہ ہی سے جو روایت ہی کہ حضرت سارے
شعبان مین روزے رکہتی تہی تو اوسکو واضح کر دیا ہے ایک اور روایت نی کہ اونہون سے ہی
کہ اکثر شعبان مین روزے رکہتی پس دفع ہوا تعارض اور پڑہنا دو رکعتون کا بعد وتر کی اکثر حدیثون
مین آیا ہی لیکن بظاہر یہہ حدیثین معارض معلوم ہوتی ہین اس حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل
وترا پس دفع اس تعارض کا مشکل پڑا ہی بہت علما پر لیکن امام مالک منکر ہوی ہین حدیث دو رکعتون بعد
وتر کی اور کہا ہی صحیح نہین ہے یہہ حدیث اور امام احمد نی کہا ہی کہ مین تو پڑہتا ہون ان دو رکعتون کو
اور نہ منع کرتا ہون کسیکو انسی اور جمہور علما قائل ہین اسکی بسبب وارد ہونی حدیثون صحیح کی انہین
پس تطبیق انمین دو طرح سی دی ہے ایک تو یہہ کہ اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا مین صلوۃ سی مراد اور امر
مین سوای ان دو رکعتون کی اور نوافل بعد وتر کے نہ پڑہا کرو اور دوسرے یہہ کہ کبہی یہہ دو رکعت پڑہا کری اور
کبہی فقط وتر ہی پڑہا کری تا کہ عمل دونون پر ہو پس حدیث اجعلوا آخر صلوتکم وترا محمول ہی استحباب پر
نہ وجوب پر پہر اختلاف ہی اسمین کہ آیا ادا کرنا دو رکعتون کا بعد وتر کی اول شب مین تہا یا آخر شب مین پس جس
حدیث کے الفاظ مطلق واقع ہوے ہے کہ اوسمین اس قدر آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتین بعد وتر کی بیٹہہ
کر پڑہتی تہی اور یہہ نہین کہا کہ اول شب پڑہتی سے تہے یا آخر شب اور حدیث ثوبان کی دلالت کرتی کہ یہہ

پرٹہنے والا اگر ہی وتر ہی اول شب مین اور حدیثین بخاری اور مسلم اور موطا مین دلالت کرتی ہین کہ پہر تعدد قیام
کی ہتا یعنی تہجد پڑہتی تو بعد وتر ون کی یہہ بہی پڑہتی صحیح ہی اور بعضون نے کہا ہی بعد دو رکعتین
الحق وتر کی ہین اور قایم مقام سنتون وتر کے ہین ح ومولانا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا وصیت
کی مجکو دوست میری نی یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ تین باتون کی ہرگز نہ چھوڑونگا انکو رکہنی تین دن کی روزے
مین اور پڑہنی دو رکعتین ضحی کے اور یہہ کہ پڑہون مین وتر پہلی اس سے کہ سوؤن مین ف روزے تین
دن کی یعنی ایام بیض کے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین تاریخ اور بعضون نے کہا تاکہ ایک روزہ اول
مہینے مین اور ایک درمیان مہینے مین اور ایک آخر مہینے مین اور بعضون نے کہا ہر روز ہر عشرہ کی اول
مین اور بعضون نے کہا مطلق یعنی ساری مہینے مین جب چاہی رکہہ لے اور دو رکعتون ضحی کی بعضے کہ
بعد آفتاب بلند ہونی کے پڑہے جاتے ہین یعنی نماز اشراق یا نماز چاشت پس دو رکعت ادنی درجہ اوسکا
ہی اور اکثر اشراق کی چہہ رکعتین ہین اور چاشت کی بارہ اور وتر ابوہریرہ کو اول شب مین پڑہنی اس لیے
فرمایا کہ وہ اول شب مین مشغول رہتے تہی حضرت کی حدیثون کی یاد کرنے مین اور تکرار کرنے اور تعلیم
پس اسمین رات بہت جاتی تہی آخر رات مین اوٹہنا مشکل تہا اور اسی سبب سے مشغولی علم کے ضحی کی بہی دو
رکعتین پڑہنی کو فرمایا پس اس سی معلوم ہوا کہ مشغول رہنا علم دین مین افضل ہے اور عبادتون سی ح
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ وتر ہی دوست رکہتا ہی وتر کو پس وتر پڑہو اے
اہل قرآن کی ف اللہ وتر ہی یعنی یکتا ہی ذات و صفات مین پس نہین کوئی مثل اوسکی اور یکتا ہی
افعال مین پس نہین کوئی شریک اوسکا اور نہ مددگار دوست رکہتا ہی وتر کو یعنی ثواب دیتا ہی اوسپر اور قبول
کرتا ہی اوسکو حاصل یہہ کہ اللہ یکتا ہی اس مناسبت سے دوست رکہتا ہی طاق کو پس وتر بہی طاق ہی
اوسکو دوست رکہتا ہی اور ثواب دیتا ہی اوسپر اور آنحضرت نے عادت اوس کی اکثر افعال مین
تہی اور اسمین اشارہ اسپر بہی ہی کہ دوست رکہتا ہی انقطاع کرنیوالی ماسوی اللہ اور اہل قرآن یعنی جو ایمان
لای قرآن پر اور حفظ اور تلاوت کرنیوالی ہوی اسمین تنبیہ ہی اوپر لازم کرنی قیام رات کی اور پڑہنی
قرآن کی اوس مین ح اور کہا خارجہ بن حذافہ نی کہ نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ
تحقیق اللہ تعالی نی زیادہ کی ہی تمکو نماز یگانہ ایک نماز کہ وہ بہتر ہی واسطی تمہاری سرخ اونٹونسی
مقرر کیا اوسکو اللہ تعالی نی واسطی تمہارے درمیان نماز عشا کی نکلنی فجر تک یعنی وقت اوسکا اسکی
بیچ ہے ف سرخ اونٹون کو اہل عرب بہت عزیز رکہتی ہین اور بہت عمدہ جانتی ہین تمام اموال مین
رغبت دلانی کو حضرت نی یہہ بات فرمائی پس مراد یہہ ہی کہ یہہ نماز بہتر ہی تمام متاع دنیا سی اور یہہ
دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر واجب ہی اور پہلی عشا سی پڑہنا اوسکا جائز نہین ح فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی جو شخص کہ سو جاوی غافل ہوکر وتر ا پنی سی پس چاہیی کہ پڑہی جسوقت کہ صبح ہو
ف جب صبح ہو تو ہبی فرض فجر کی قضا روتر کی پڑہی اگر صاحب ترتیب ہے اور ممکن ہے پڑہنا اوسکا یعنی
وقت ہے کہ وتر پڑہ سکتا ہی اور ممکن ہو پڑہنا اوسکا تو بعد نماز فجر کے پڑہی اور اگر صاحب
ترتیب نہو تو اختیار ہی کہ چاہی اول پڑہی چاہی بعد ہم اور کہا عبد العزیز بن جریج نی کہ پوچہا ہمنی حضرت
عائشہ سے کہ کونسی سورہ پڑہتی تہی وتر میں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت عائشہ نی کہ پڑہتی تہے
پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد اور
معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی یہہ
نسائی نی عبد الرحمن بن ابزی سی اور روایت کی یہہ احمد نی ابی بن کعب سے اور دارمی نی نقل کی ابن عباس
سی اور نہیں ذکر کیا احمد اور دارمی نی لفظ معوذتین کا یعنی فقط قل ہو اللہ ہے تیسری رکعت میں پڑہنی روایت کی ہی
ف کہا ابن ہمام نے کہ حنفیوں نے اخیری روایت پر عمل کیا ہی کہ تیسری رکعت میں فقط قل ہو اللہ پڑہتے
ہیں چنانچہ حضرت عائشہ سے ہی ایک روایت ہے کہ حضرت تیسری رکعت میں قل ہو اللہ ہی پڑہتی تہی اور
یہان جو حضرت عائشہ سے روایت منقول ہوی اوسپر عمل اسلیی نہیں کرتے ہیں کہ اسکے سند میں
کچہہ خلل ہے اور دوسرے یہہ کہ یہہ ذکر کیا خلاف عادت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ اخیر کی رکعت
کو اور پہلے کی رکعتون سے دراز نکرتی تہی اور بہت سی دلیلیں ملا علی قاری نی لکہی ہیں جو چاہی مرقات میں دیکہہ لے
اور یہہ حدیث صحیح دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر کی تینون رکعتیں ایک سلام سی پڑہتی تہی ہم اور
کہا حضرت حسن ابن علی رضی نے کہ سکہلا سے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی ایک
کلمے کہ پڑہون میں انکو بیچ قنوت وتر کے وہ یہہ ہیں اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی
فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی
شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من
والیت تبارکت ربنا وتعالیت یعنی یا الہی ہدایت کر مجکو بیچ زمرہ اون لوگون کے
کہ ہدایت کیا تو نی اونکو یعنی انبیا اور اولیا اور عافیت میں رکہہ مجکو آفتون دنیا کی اور آخرت
کی سی بیچ ضمن اون لوگون کی کہ عافیت میں رکہا تو نی اونکو اور کارسازی کر میری بیچ جملہ اون
لوگون کی کہ کارسازی کی تو نے اونکی اور برکت دی میرے لیے اوس چیز میں کہ دی ہے
تو نی یعنی عمر اور مال اور علوم اور اعمال اور بچا مجکو برائی اوس چیز کی سے کہ مقدر کی تو نے
بس تحقیق تو حکم کرتا ہی جو چاہتا ہی اور نہیں حکم کیا جاتا تجہپر نہیں ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکہا
تو نی اوسکو بابرکت ہے تو ای رب ہمارے یعنے کثرت سی ہی خیر تیری دنیا و دین میں اور بلندی قدر تیرے لیے

ف رہون مین قنوت وتر مین بیان مطلق ہی جو قنوت الوتر کہا تو ظاہر یہہ ہی کہ تمام سال مین پڑہنا
مراوی جلبی کہ مذہب ہمارا ہی اور شافعی مقید کرتی ہین قنوت کو بیچ وتر نصف اخیر رمضان کی اور
ہدایت کر یعنی ثابت رکہہ ہدایت پر زیادہ کر مجکو اسباب ہدایت کی یعنی پہنچا کی اعلی مراتب کو اور
نہین ذلیل ہوتا یعنی آخرت مین یا مطلق اگرچہ باعتبار ظاہر کے مبتلاء تعب و بلا مین ہو یا کوئی اوسکو
ذلیل کری اور خوار جانی لیکن حقیقت مین اللہ کی نزدیک وہی عزت ہوتا ہی جیسیکہ حضرت ذکریا
علیہ السلام کو آرہ سی چیرا اور حضرت یحیی علیہ السلام کو ذبح کیا پس یہہ سبب امتحانات اللہ تعالی کی ہی
غرض کہ لوگون کی ذلیل کرنی سی اولیاء اللہ ذلیل نہین ہوتی اللہ کی نزدیک وہ عزت والی ہی مین اور
بعضی روایات مین لا یذل الخ کی بعد ولا یعز من عادیت بہی آیا ہی اور بعضی روایات مین بعد وتعالیت
نستغفرک و نتوب الیک اور بعضی مین بعد اسکی وصلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہی اور قنوت شافعیہ بیچ
ہی کہ وتر مین اور نماز فجر مین پڑہتی ہین اور ہماری نزدیک اللہم انا نستعینک آخر تک ہی جو لکہا ہی جلالی کہ ہم
کہ دونون پڑہو اور کہا ابن ہمام نی کہ بیان مختلف فیہ مین یا ہی جن ایک تو یہہ کہ قنوت وتر مین پہلی رکوع کی ہی
یا بعد اوسکی اور دوسرا یہہ کہ قنوت وتر نہین تمام سال پڑہا یا نصف اخیر رمضان مین اور تیسرا یہہ کہ قنوت سوا
وتر کی اور نماز مین بہی پڑہی یا نہین پس امام شافعی تو کہتی ہین کہ قنوت بعد رکوع کی پڑہے اور ابو حنیفہ کہتی ہین
کہ پہلی رکوع کے اور دونو سند کرتی ہین حدیثون سی لیکن دلیل ابو حنیفہ کی قوی ہے ع کہا ابی بن کعب نی
کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پہیرتی وتر مین کہتی سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ یعنی پاک ہے
بادشاہ نہایت پاک روایت یہہ ابوداود اور نسائی نی اور زیادہ کیا نسائی نی کہ کہتی تہی حضرت یہہ تین بار
بلند کرتی تہی آواز تیسری بار مین اور بیچ ایک روایت نسائی کی عبد الرحمن بن ابزی سی کہ اوسنے نقل کیا اپنی
باپ سے کہ کہا تہے کہتی حضرت جب سلام پہیرتی سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتے آواز اپنی تیسرے بار
مین ف دار قطنی کے روایت مین رب الملائکۃ والروح یہہ آیا ہے یعنی یون ہے سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ
والروح ع کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتی تین رکعت پڑہتی اون مین
نو سورتین مفصل سے ہر رکعت مین تین تین سورتین آخر اونکی ہوتی قل ہو اللہ احد ف بعضی روایتون
مین تفصیل اس مجمل کی اس طرح آئی ہے کہ پڑہتی تہی حضرت پہلی رکعت مین اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ اور انا انزلناہ
اور اذا زلزلت الارض اور دوسری رکعت مین والعصر اور اذا جاء اور انا اعطینا اور تیسری رکعت مین قل یا
اور تبت اور قل ہو اللہ ح فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ بیدار رات کی مشکل اور بہاری
ہی پس جب وتر پڑہی ایک تمہارا یعنی پہلی سونی کی یا تو برخلاف فضل کی یا واسطے اعتماد ہو
ساتہہ جاگنی کی آخر رات کو پس چاہئی کہ پڑہی دو رکعتین پس اگر اوٹہا رات کو نماز تہجد کے لئی تو پڑہی

نہ اوتہا تو ہونگی یہہ دور کعتین کافی ہو سکتی ہیں یعنی اصل ثواب نماز تہجد کا اوسکی لئی حاصل ہو جاتا ہی انکی

فصل بیان مین قیام کرنیکی رمضان کی مہینی مین

ف قیام سی مراد یہی جاگنی راتون کو عبادت کی لئی یعنی نماز تراویح اور تلاوت قرآن و غیرہا کی لئی ع کہا زید بن ثابت نی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بنایا حجرہ مسجد مین بوری کا پس نماز پڑہی اوسمین یعنی نوافل سوای تراویح کی کئی راتین یعنی رمضان مین یہان تک کہ جمع ہوی حضرت کی پاس لوگ یعنی پس تہی حضرت نکلتی حجرہ سی ادا نماز کی جماعت سی فرائض و تراویح یہان تک کہ جمع ہوئی یعنی بہت ہوی لوگ پہر نہ پائی آواز یعنی آ حضرت کی ایک رات یعنی بسبب اسکی کہ داخل ہوی حجرہ مین بعد نماز فرضوںکی اور نہ نکلی طرف اونکی بعد تہوری دیر کی جیسی کہ عادت تہا اونکی پس اور گمان کیا لوگون نی کہ تحقیق حضرت سو رہے پہر شروع کیا بعضے اونکی نی کہنکار نا تاکہ نکلین حضرت طرف اونکی یعنی نماز تراویح کی لئی جیسی کہ نکلتی تہی راتون گذشتہ مین پس فرمایا حضرت نی یعنی حجرہ مین سی باہر نکلی اور فرمایا کہ ہمیشہ رہی ساتہہ تمہاری وہ جو کہ دیکہی مینی کام تمہاری سی یعنی شدت رغبت تمہاری اوپر پڑہنی نماز تراویح کی جماعت سے یہان تک کہ خوف کیا مینی یہہ کہ فرض کیجاتی تم پر یعنی اگر مین ہمیشہ پڑہتا تراویح کو جماعت سی تو فرض کیجاتی تم پر اور اگر فرض کیجاتی تم پر تو نہ پڑہ سکتی اوسکو پس پڑہو نماز ای لوگو اپنی گہرون مین اسلئی کہ تحقیق بہترین نماز آدمی کی نماز اوسکی ہی گہر اوسکی مین سوای فرض کی کہ وہ مسجد مین افضل ہی ف حضرت نی مسجد نبوی مین حجرہ بوری کا اعتکاف کی لئی بنایا تہا اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی بنانا حجرہ کا مسجد مین کور کا یا مانند اوسکی کا لیکن شرط یہہ ہے کہ نروکی جگہہ زیادہ حاجت اپنی سی والا حرام ہی اس لئی کہ زیادہ روکنی مین تنگی ہو گی مصلیون پر لیکن وہ جگہہ ایسی ہو کہ احتیاج رکہتی ہون اوسکی لوگ اگرچہ کبہی کبہی ہو اور ہو جاتا ہی قید سی کہ اگر لوگ تہوڑی ہون کی مسجد مین تو نہین محتاج ہونگی اوس جگہ کی کہ گہیرے ہی اسکی تو نہین حرام اور یہہ تفصیل خوب ہے دلالت کرتی ہی اسپر کہ حرام ہی گہیر لینا [illegible] بیچ مسجد حرام کی ایام حج اور اسمین بیان ہی حضرت کی مہربانی کا امت پر اور دلیل ہی اسپر کہ تراویح جماعت سی سنت ہی اور بس نماز پڑہو گہرون مین کہ یہہ بعید ہے ریا سی یہہ امر استحباب کی لئی ہی اور اس لئی کہ تحقیق بہترین نماز آدمی کی الخ یہہ حکم عام ہے سب نوافل اور سنتون کی لئی مگر وہ نوافل وغیرہ کہ شعار اسلام سی ہین مانند کسوف اور استسقا و عیدین کی کہ وہ مسجد مین افضل ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی مستثنی ہین واسطی مسافرون کی اسلئی کہ اونکو یہہ کہان میسر ہی پس غنیمت سمجہین نماز اوسمین قیاس کیا مینی اوسکو اسپر کہ کہا ہی آئمہ ہمارے نی کہ طواف مسافرون کو افضل ہی نماز نفل سے واللہ اعلم متفق علیہ اور کہا ابو ہریرہ نے کہ تہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی بیچ قیام رمضان کی

یعنی تراویح کی بدون اوسکی کہ حکم کرین صحابہ کو قیام رمضان مین ساتھ تاکید کے پس فرماتی جو شخص
کہ قیام کری رمضان کا ساتھ اعتقاد صحیح کے اور واسطی طلب ثواب کے یعنی نہ واسطی دکھانی سنانی
کی بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی وہ گناہ صغیرہ کہ پہلی کئی تہا ہین پس وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور امر اسی طرح پر تہا بیچ خلافت ابی بکر کی اور تہا امر ابتدا خلافت حضرت عمر کی مین اسطرح یعنی پہر اونہون نے
حکم جماعت کا کیا **ف** جو شخص کہ قیام کری یعنی شب بیداری کری رمضان مین ساتھ عبادت کے یا مراد
ہی کہ تراویح پڑہی ساتھ اعتقاد صحیح کے یعنی اللہ تعالی پر ایمان رکہتا ہو اور سچ جانتا ہو کہ قیام رمضان
باعث اللہ تعالی کی نزدیکی کا ہی **ع** فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پڑہی ایک تمہارا اپنی مسجد مین
پس چاہئی کہ ٹہیراوی گہر اپنی کی لئی حصہ نماز اپنی سی یعنی سنتین اور نفل مگر قضا بہی گہر مین پڑہی پس تحقیق اللہ تعالی
کرداننی والا ہی بیچ گہر اوسکی کی سبب نماز اوسکی کی بہلائی **ف** بہلائی یعنی توفیق نیک دیتا ہی گہر والون کو
اور برکت اوتارتا ہی اوکی رزقون مین اور عمرون مین اور تراویح اس سے مستثنی ہی بالاتفاق اس لئی کہ ثابت
ہوا ہی پڑہنا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی مسجد مین اور اجماع ہوا ہی صحابہ کا اوسپر اور اسی حدیث کو کہ
فصل مین ہو لائی گویا اشارہ ہے اسپر کہ رمضان مین بہی کچہہ نماز گہر مین پڑہنی چاہئی **ع** کہا ابوذر نی کہ روزے
رکہی ہمنی ساتھ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی رمضان مین پس نہ قیام کیا ساتھ ہمارے کچہہ مہینی سے
یعنی راتون کو ہمارے ساتھ نماز نہ پڑہی سوای فرض کے یہان تک کہ باقی رہین سات راتین پس قیام
کیا ساتھ ہمارے یعنی تیئسوین رات مین یہان تک کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چہہ راتین یعنی چوبیسوین
رات ہوی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے پس جبکہ رہین پانچ راتین یعنی پچیسوین رات ہوئی قیام کیا ساتھ ہمارے
یہان تک کہ گئی آدہی رات پس کہا مینی یا رسول اللہ کاشکی زیادہ کرتے تم ہمارے لئی قیام اس رات کا یعنی
اگر قیام آدہی رات سی زیادہ کرتے تو بہتر تہا پس فرمایا تحقیق آدمی جسوقت کہ پڑہتا ہی نماز یعنی
فرض ساتھ امام کے یہان تک کہ فارغ ہوتا ہے امام گنا جاتا ہے اوسکی لئے
قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہی اوسکی لئے ثواب قیام رات کا بسبب پڑہنے
عشا اور فجر کے جماعت سے پس پڑہنا نوافل کا جہانتک خوب ہی کہ جب
تک دل چاہے پس جبکہ رہین چار راتین یعنی چبیسوین رات ہوی نہ قیام کیا
ساتھ ہمارے یہان تک کہ باقی رہے تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین یعنی
ستائیسوین رات ہوی جمع کیا حضرت نے اہل اپنے کو اور عورتون اپنے کو
اور لوگون کو پس قیام کیا ساتھ ہمارے یہان تک کہ ڈرے ہم یہہ کہ فوت ہو فلاح
کہا راوی نے کہا مینی کیا ہی فلاح کہا ابوذر نے کہا سحری کا پہر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے باقی مہینی مین

انہائیسوین اور انتیسوین شب **ف** یہان تک کہ باقی رہین ساتھ راتین اور کہ رکہیں پانچ راتین کہا طیبی نے
کہ اسمین حساب باعتبار مہینہ کے ہی یعنی اونتیس دن کا مہینہ یقینی ہی اوسپر حساب لگایا ہی اور پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کہا کہ اوس سے قوت ہوتی ہے روزہ رکہنی کی کہ وہ سبب تمام کا ہی اور تفاوت قیام کا الی راتون
مین باعتبار تفاوت فضیلت کے ہوا یعنی بعضے راتون کی فضیلت کم سمجہے کم قیام کیا اور بعضی کی فضیلت
زیادہ تہی اونمین قیام موافق اوسکی زیادہ کیا حتی کہ ستائیسوین شب تمام رات قیام کیا کہ اکثرون کے نزدیک
لیلۃ القدر وہی ہی اسی لیے لوگون کو بہی جمع کیا تہا **—** فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کے
بیچ گہر اوسکے کی بہتر ہی نماز اوسکی سے اس مسجد میری مین یعنی مسجد نبوی مین مگر فرض کہ وہ مسجدہی مین پڑہنا
بہتر ہی **ف** مسجد نبوی مین ایک نماز کا ثواب برابر ثواب ہزار نماز کی ہوتا ہی پس گہر مین نوافل پڑہنی یعنی
نماز پڑہنی وہان کی نماز پڑہنی سی بہتر ہی اسلیے کہ بعید ہی ریا سی یہہ حضرت نے اوس وقت فرمایا کہ جب شب
قیام رمضان مین کر کر ترک کیا اور عذر بیان کیا اور پہر فرمایا کہ جاؤ اور اپنی گہرون مین نماز پڑہو اور
مسجد مین کہ ہی ساتھ اسکی امام مالک اور ابو یوسف اور بعض شافعیہ وغیرہ نے کہ افضل نماز تراویح
مین یہہ ہے کہ اپنی گہرون مین تنہا پڑہین اور حضرت نے جو پڑہی مسجد مین بیان جواز کی لیے پڑہی اور معتکف
تہی اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما اونکی اور بعضی مالکیہ وغیرہ اسپر ہین کہ افضل یہی پڑہنا اوسکا
مسجد مین جیسا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے اور اور صحابہ نے بعد اونکی مقرر کیا اور ہمیشہ رہا اسپر عمل
مسلمانون کا اسلیے کہ وہ شعار دین سے ہی اور مشابہ نماز عید کی ہی اور مختار یہہ ہے کہ اگر ایک آدمی پیشوا ہو
کہ اوسکے سبب سے کثرت جماعت مین ہوتی ہی تو اوسکو چاہیے کہ مسجد مین پڑہی اور اگر ایسا نہین ہے تو روا
ہی کہ گہر مین ادا کری کذا فی کتب الفقہ **—** اور کہا عبد الرحمن بن عبد القاری نے کہ نکلا مین
ساتھ عمر بن الخطاب کے ایک رات یعنی رمضان مین طرف مسجد کے پس ناگہان لوگ
متفرق اور جدا جدا تہے یعنی وہ نفل پڑہتے تہے اوسمین بعد عشا کے متفرق جیسا کہ
بیان اوس اجمال کا کیا پڑہتا تہا ایک آدمی اکیلا اور نماز پڑہتا تہا ایک آدمی پس پڑہتی تہی ساتھ نماز
اوسکی ایک قوم یعنی بعضی اکیلی پڑہتے تہی اور بعضی جماعت سے پس کہا حضرت عمر نے کہ تحقیق
مین اگر جمع کردون ان لوگونکو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر پہر قصد کیا اور جمع کیا لوگون کو اوپر
ابی بن کعب کے یعنی اونکو امام سب کا کیا کہا عبد الرحمن نے کہ پہر نکلا مین ساتھ حضرت عمر کے ساتھ ایک
رات اور لوگ نماز پڑہتی تہی ساتھ نماز امام اپنی کے یعنی ابی بن کعب کے کہا عمر نے
اچہی بدعت ہے یہہ اور وہ نماز کہ سو رہتے ہو اوس سے غفلت کرتے ہو اوس سے بہتر
ہے اوس نماز سے کہ قیام کرتے ہو ارادہ کرتے تہی آخر رات کا یعنی اس قول سے مراد اونکی یہہ تہا کہ

کہ نماز تراویح کی آخر شب میں پڑھنی افضل ہے اول وقت پڑھنی سے اور تھے لوگ قیام کرتے اول رات
ف بدعت ہے یہہ یعنی تقرر جماعت کا اچھی بدعت ہے نہ کہ اصل جماعت اس لیے کہ وہ حضرت سے
ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت نے ساتھ جماعت کے کئی بار ادا کی جیسا کہ گذرا اور حق یہہ ہے کہ جو کچھ کہ خلفا
راشدین نے کیا سنت ہے پس تسمیہ بدعت کے یہاں باعتبار لغت کے ہے مثل اصلاح لغوی نماز کی ع اور کہا
سائب بن یزید نے کہ حکم کیا حضرت عمرؓ نے ابی ابن کعب کو اور تمیم داری کو کہ نماز پڑھاویں لوگوں کو رمضان میں
یعنی انکو گیارہ رکعتیں اور تھا امام پڑھتا وہ سورتیں کہ ہر ایک زیادہ سو آیتوں سے یہاں تک
کہ تھے ہم سہارا لیتے عصا پر سبب دراز ہونے قیام کے پس نہ تھے ہم پھرتے مگر قریب صبح کی ف اور
تمیم کو حکم کیا یعنی کبھی وہ امام ہوں پس احتمال ہے یہہ کہ باری باری سے پڑھانا حکم کیا ہو رکعات میں
میں اور لکھا گیارہ رکعت کے لکھا ہے علما نے کہ صحیح کو پہنچا ہے کہ قیام کرتے تھے حضرت عمرؓ کی
عہد میں ساتھ بیس رکعتوں کی پس شاید کبھی بیس رکعت پڑھتے ہونگے اور کبھی گیارہ یا بعضی راتوں میں
قصد تشبیہ کا ساتھ حضرت کی کیا ہو کہ حضرت سے گیارہ پڑھنی ثابت ہوئیں ہیں اور انہوں نے بھی گیارہ
کا حکم دیا بعد اوسکی بیس قرار پائی ہوں جیسا کہ حضرت سے بھی ایک روایت میں بیس آئی ہیں کہ تین رکعت
اونمیں وتروں کی ہیں اور سہارا لیتے عصا پر نفلوں میں تکیہ کرنا جائز ہے خصوصا وقت ضعف
کی ع اور کہا اعرج نے کہ نہیں پایا میں لوگوں کو مگر وہ کہ لعنت کرتے تھے کافروں کو رمضان
میں یعنی وتروں میں رمضان کی کہا اور تھا پڑھنے والا پڑھتا سورہ بقرہ آٹھ رکعتوں میں پس جس وقت
پڑھتا سورہ بقرہ کو بارہ رکعتوں میں جانتے لوگ کہ ہلکی پڑھی ف شاید کہ یہہ لعنت کرنا خاص نصف
اخیر رمضان میں تھا اس تقریر سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق حدیثوں میں پس نہیں منافی ہوتی اوس حدیث کے
کہ ثابت ہوئی ہے حضرت عمرؓ سے کہ وقت آدھے رمضان گذرنے کے یہہ کہ لعنت کرے کافروں کو وتر میں اور
شاید سبب لعنت کا یہہ تھا کہ جب کافروں نے تعظیم نکی اوس چیز کی کہ بندگی بیان کی اوسکی اللہ تعالی نے یعنی
اس مہینے کی اور ہدایت نہ پائی کلام اللہ سے کہ اسمیں اترا ہے مستحق ہوئے اوسکی کہ بد دعا کیجاوے اور نیز اور نصف اخیر کی
بد دعا کرنے میں اشارہ ہے اوسکے زوال پر اور انتقال کرنے اوسکی پر جو حال سے طرف برے حال کے اور جانا چاہیے
کہ نہیں پایا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح میں عدد معین بلکہ گیارہ پڑھنی ثابت ہوئی ہیں اور تیرہ بھی اور بیس بھی لیکن
اجماع ہوا صحابہ کا اوپر کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں ع اور کہا عبد اللہ بن ابی بکر نے کہ سنا میں نے ابی کو کہ کہتے تھے
ہم پھرتے رمضان میں قیام سے یعنی نماز تراویح کیسی پس جلدی کرتے ہم خادموں کو کہانے کی واسطے خوف
جاتے رہنے وقت سحری کے اور یہہ اور یہہ روایت ہے واسطے خوف ہو جانے فجر کے ع اور کہا حضرت علیؓ نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہو رات آدھی شعبان کی پس کھڑے ہو نماز اوس رات میں

بروزہ رکہو دن اوسکی کا یعنی پندرہوین کا اس واسطی کہ اللہ تعالی نزول فرماتا ہی اوس رات مین وقت
چھپنی آفتاب کے طرف آسمان نیچے کے پس فرماتا ہی خبردار ہو کوی بخشش مانگنی والا ہی پس بخشونگا مین اوسکو
خبردار ہو کوی رزق مانگنی والا ہی پس رزق دونگا مین اوسکو خبردار ہو ہی کوی گرفتار بلا پس عافیت
دونگا مین اوسکو آگاہ ہو ایسا اور ایسا فرماتا رہتا ہی اللہ تعالی اوسکو یہانتک کہ نمودار ہو فجر پس رحمت
اللہ تعالی نزول فرماتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی ساتہہ رحمت تمام کے اور ایسا اور ایسا کنایہ ہی طرح طرح کی
حاجتمندون سے چنانچہ ہی کوی کچہہ مانگنی والا پس دون مین اوسکو اور ہی کوی غمگین پس شاد کرونگا مین
اوسکو اسی طرح اور سمجھہ لی اور اکثر سلف سے مانند عمر بن الخطاب اور ابن مسعود وغیرہما کی منقول ہے
کہ وہ پڑہتی تہی یہہ دعا اس رات مین اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا اَشْقِيَاءَ فَامْحُهُ وَاكْتُبْنَا سُعَدَاءَ
فَاِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنَا سُعَدَاءَ فَاَثْبِتْنَا فَاِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ
اُمُّ الْكِتَابِ پڑہنا اس دعا کا پندرہوین شب شعبان کی بیچ حدیث مین نہین آیا ہی لیکن حدیث قوی نہین کذا
فی التفسیر السید معین الدین صفوی اور اس دعا مین پہلی کتابت سے مراد کتابت معلقہ ہی اس لئی کہ محکم
بدلی نہین جاتی اور کتاب لآلی مین مذکور ہی کہ اس رات مین سو رکعتین ساتہہ دس بار قل کے کہ دیلمی وغیرہ نے
روایت کی ہین وہ روایت موضوع ہے اور بعضی رسالون مین لکہا ہی کہ کہا علی بن ابراہیم نے کہ جو نماز
کی گئی ہی پندرہوین شب شعبان کی مین نماز الفیہ کہ سو رکعتین ہین اور ہر رکعت مین پڑہنا ہی دس بار
قل اور اوسکو جماعت سے پڑہتی ہین اور اہتمام اوسکا جمعون اور عیدون سے بہی زیادہ کرتی ہین نہین
اوسمین کوی خبر اور نہ اثر مگر ضعیف یا موضوع اور نہ فریب کہا وی کوی ساتہہ ذکر کرنی صاحب قوت القلوب
کی اور احیاء وغیرہما کی اور عوام بسبب اس نماز کی بڑی فتنی مین پڑے ہین یہانتک کہ لازم کیا ہی بسبب
اسکی کثرت چراغان کی اور مترتب ہوتی ہین اسپر بہت سی فسق یہانتک کہ ذکر کی ہین اولیا نے رسوائی
سی اور بہاگی ہین اوس سے طرف جنگلون کے اور اول حادث ہوا اس نماز کا بیت المقدس مین سنہ چار سو اڑتالیس
مین ہوا ہی اور کہا کہ ٹہیرایا ہی اوسکو اور صلوات الرغائب اور مانند انکی کو جاہل اماموں جاہلوں نے
جال واسطی جمع کرنی عوام کے اور طلب کے نفع ریاست اور نمود کی اور حاصل کرنی فائدہ کی پہر قائم کیے
اللہ تعالی نے ائمہ ہدی کہ کوشش کے اونہون نے اوسکی باطل کرنی مین پس جاتا رہا امر اوسکا اور بالکل باطل ہوا
بیچ شہر مصر اور شام کی بیچ اوایل سنہ آٹہہ سو کی انتہا کہتا ہوں مین یعنی ملا علی رحمہ اللہ کہتی ہین کہ جائز
ہی عمل کرنا حدیث ضعیف پر اور علمانی جو انکار کیا ہی اسکا بسبب لاحق ہونی منکرات کے انکار کیا
حاصل یہہ کہ اگر تنہا بغیر امور مذکور کی پڑہی جائز ہی اور کہا ہی بعضون نے کہ اول حدیث چراغان کا
قوم برامکہ سی ہوا کہ وہ پہلی آتش پرست تہی پس جبکہ مسلمان ہوی داخل کیا اونہون نے

اسلام میں ایسی چیز کو کہ وہم میں ڈالی کہ یہہ سنت اور شعار دین کی ہی یعنی چراغان جلانے کی اور سر پر لانے
کی وقت اور معقود اونکو عبادت کرنا اک کا تہا اس واسطی کہ رکوع کرنے اور سجدہ کرتے ساتہہ کسی جہت
مسلمانوں کی طرف اوس اک کے اور نہیں آیا شرع میں تحقیق سونا زیادتی چراغان کا حاجت سے کسی جگہہ اور
نیہہ کرتے ہیں عوام حاجی کہ چراغان وغیرہ جلاتی ہیں جبل عرفات اور مشعر حرام پر اور منا میں پس وہ بھی آئی
قبیل ہی اور برا جانا ہے طرطوسی نے جمع ہونا شب ختم میں بیچ تراویح اور نصب کرنا منبروں کا اوس کا
گیا ہی کہ یہہ بدعت ہے کہتا ہوں میں یعنی ملا علی قاری رحمہ کہتے ہیں کہ رحمت کری اللہ طرطوسی کو کہ کیا درست
کیا اور لیکن حال انکہ تحقیق منقلا ہوئی ہیں ساتہہ اسکی اہل حرمین شریفین کے بہی یہان تک کہ رات اون ختم
کے میں حاصل ہوتا ہی اجتماع مردوں کا اور عورتوں کا اور لڑکوں کا اور غلاموں کا اس قدر کہ نہیں ہوتا
جمعہ میں اور کسوف میں اور عیدین میں اور مترتب ہوتی ہیں اوسپر فساد بہت اور منکرات الٰہی اور منہہ کرتے
ہیں چراغان کی طرف اور پیٹھہ کرتی ہیں بیت اللہ کی طرف اور کہڑی ہوتی ہیں اوپر بیت آتش پرستوں کی
بیچ عین مطاف کی یہان تک کہ تنگ ہوتا ہی طواف کرنیوالوں پر اور تشویش میں ڈالتی ہیں اونکو اور
ذاکر سوالوں کو اور قاریوں قرآن کیکو اتفق فنسال الله العفو والعافية والعفو والمعافاة
والله المستعان ۞ فصل بیان میں نماز ضحی کی ضحی اور ضحوہ کی معنی ہیں چڑہنا دن کا
پس اوسوقت کی نماز کو ضحی کہتی ہیں اور یہہ ضحی کی دو نمازیں ہیں ایک کو نماز اشراق کہتی ہیں اور دوسرے
کو نماز چاشت یعنی بعد بلند ہونی آفتاب کی ایک دو نیزہ کہ وقت نماز کا ہی اوسوقت نماز پڑہی تو پہر
پہر کی ایک تو یہہ وقت ضحی کا ہی اوسکو عرف میں اشراق کہتی ہیں اور دوسرا وقت یہہ ہے کہ خوب
گرمی ہو اور دہوپ زمین پر پہیل جاوے ایسا کہ وہ دوسرا پہر شروع ہو دو پہر تک اسوقت کو بہی
ضحی کہتی ہیں اور عربی میں ضحوہ صغری اور ضحوہ کبری کہتی ہیں چنانچہ نسائی میں ایک حدیث
آئی ہی حاصل اوسکا یہہ ہے کہ جب آفتاب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا عصر کی وقت مغرب کی جانب
ہوتا ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑہتی تہے اور جب مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا ظہر
وقت مغرب کے جانب ہوتا ہی پس چار رکعت پڑہتی پس اس سے معلوم ہوا کہ ضحی کے دو نمازیں ہیں
اور ادنی درجہ اشراق دو رکعتیں ہیں اور اکثر بارہ اور مختار تر نزدیک علما کی چار رکعت ہیں اسلئے
کہ حدیثیں اوسکی صحیح تر اور اخبار و آثار اوسمیں اکثر ہیں اور حدیثیں اور آثار بیچ فضیلت ضحی
کی بہت آئی ہیں اور اکثر علما اوپر استحباب اوسکی کی ہیں مختار قول یہی ہی اور شیخ ولی الدین بن
عراقی کہا ہی کہ صحیح حدیثیں مشہورہ بیچ باب صلوة ضحی کے بہت آئی ہیں یہان تک کہ کہا ہے
محمد بن جریر طبری نے کہ اخبار اس باب میں درجہ متواتر معنوی کو پہنچی ہیں اور قاضی ابوبکر نے کہا

یہہ نماز لیتے تھے انبیا اور رسولونکی ہی اور دیلمی نے لایا ہی کہ اوسنے نقل کی حدیث ابو ہریرہ کی کہ صلوٰت ضحی اکثر صلوٰۃ داؤد کی ہی اور ابن نجار حدیث ثوبان سے لایا ہی کہ نماز ضحی ایسی نماز ہی کہ محافظت کرتے تھے اوسپر آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین مولانا ابن عم اور کہا ام ہانی نے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم آئی اونکی گہر میں وقت فتح مکہ کی پس نہائی اور نماز پڑہی آٹہہ رکعتیں پس نہیں دیکہی مینی کوئی نماز کبہی کہ بہت سبک ہو اوس نماز لیکن پورا کرتے تھے رکوع اور سجدہ اور کہا ام ہانی نے اور روایت میں اور یہہ نماز چاشت کی تہی ف ام ہانی بہن ہیں حضرت علی کی اور نام اونکا فاختہ ہے اور آٹہہ رکعتیں نہ تہا یہہ دو سلاموں کی یا چار سلاموں کی پڑہیں نہایت سبک یعنی سورت دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہیں پڑہیں مولانا اور کہا معاذہ نے کہ پوچہا مینی حضرت عائشہ سے کہ کتنی رکعتیں پڑہتی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز ضحی کی کہا چار رکعتیں اور زیادہ پڑہتی جسقدر چاہتا اللہ تعالیٰ ف جسقدر چاہتا اللہ اور زیادہ رکعت سے زیادہ یہہ نماز کسی روایت میں نہیں آئی اور یہہ حدیث دو نو وقت کی نماز کو محتمل ہی ضحوہ صغری کو بہی اور ضحوہ کبریٰ کو بہی یعنی اشراق اور چاشت کو اور چاہئیں لکہا ہی کہ لائق ہی یہہ کہ پڑہی انمین والشمس اور واللیل اور والضحیٰ اور الم نشرح مولانا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح ہوتی ہی لازم ہوتا ہی اوپر ہر ہڈی ایک تمہاری کی صدقہ یعنی ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ صدقہ ہی اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اور حکم کرنا ساتہہ نیکی کی صدقہ ہی اور منع کرنا بُرائی سے صدقہ ہی اور کفایت کرتی ہیں ان سب سے دو رکعتیں کہ پڑہی اونکو وقت ضحی کی ف یعنی صبح کو جو ہر عضو سالم ہوتی اپنی اور لائق ہوتی کاروبار کی تو اوسپر از راہ شکرانہ کی صدقہ دینا عوض ہر ایک کی لازم ہوتا ہی پس یہہ کلمات وغیرہا صدقہ ہوتی ہیں اور شکرانہ اونکا ادا ہو جاتا ہی اور کافی ہوتی ہیں ان سب سے دو رکعتیں ضحی کی یعنی بسبب شکرانہ ادا ہو جاتا ہی حاجت اونکی نہیں رہتی اسلئے کہ نماز عمل ہے تمام اعضای بدن کا پس قایم ہوتا ہی ہر عضو ساتہہ شکرانہ اپنی کی پس لایق ہی کہ مداومت کری اسپر اور یہہ حدیث بہی محتمل ہی دونو نماز کو یعنی اشراق و چاشت پر لیکن ظاہر مراد اشراق ہی مولانا اور آیا ہی کہ زید بن ارقم نے دیکہا ایک قوم کو کہ نماز پڑہتی ہیں وقت ضحی کی پس کہا تحقیق جانتی ہیں یہہ لوگ یعنی احادیث اور اخبار سے کہ تحقیق نماز غیر اس وقت میں بہتر ہی یعنی ثواب اوسکا بہت ہوتا ہی تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز رجوع رکہنے والونکی طرف اللہ کی اوسوقت ہی کہ گرم ہوں بچی اونٹوں کی یعنی پاؤں اونکی جلتی ہیں لوگ یعنی زید نے انکار کیا اوسپر کہ اول وقت نماز چاشت پڑہتی تہی اور صبر کیا وقت مختار تک یعنی کیونکہ نماز پڑہتے ہیں باوجود علم انکی کی اسکے کہ نماز غیر اسوقت میں افضل ہی اور گرم ہوں بچی اونٹوں کی یعنی جسوقت شدت گرمی سے زمین گرم ہو جاوی کہ تو

بچون سے پاؤں جلنی لگین اوسوقت نماز چاشت کی پڑہنی بہتر ہی اور ایسی گرمی قریب دوپہر کے ہر دن ایکی ہو
ہی اور اسوقت مین افضل اس لئی ہی کہ اسوقت دل چاہتا ہی آرام کرنیکو پس اسوقت مین نماز نہین پڑہتی
مگر جو کہ رجوع رکہتی ہین درگاہ حق مین اور نام اس نماز کا صلوة الاوابین معلوم ہوا اور اس حدیث سی صریح معلوم
ہوا وقت چاشت کا ف موکانا * اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درحالیکہ نقل کرتی آپ
ہتی جناب باری تعالی سے کہ وہ فرماتا ہی ای بنی آدم کے پڑہ خالص میرے لئی چار رکعتین اول دن کفایت
کرونگا تجکو اوس دن کے شام تک ف کفایت کرونگا تجہکو یعنی کفایت کرونگا تیری حاجتون کو اور دفع
کرونگا اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی تو یعنی دل اپنا فارغ رکہہ میری عبادت کے لئی اول دن مین فارغ رکہونگا
دل تیرا آخر دن تک بسبب حاجت روائی تیری مَن کَانَ لِلّٰهِ کَانَ اللّٰهُ لَهٗ اور یہہ چار رکعتین احتمال
کے ہین یا چاشت کے ف اور کہا بریدہ نی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ آدمی مین تین
سو ساٹہہ بند ہین پس اوسپر لازم ہی یہہ کہ تصدق کری بدلی ہر بند اپنی کی صدقہ کہا صحابہ نی کون ہے کہ طاقت
رکہی اسکی ای نبی اللہ کے فرمایا تہوک کہ مسجد مین پڑا ہو دفن کر دینا اوسکا یعنی یہہ بہی ایک صدقہ ہے
اور دور کر دینا ایک چیز کا رستہ سی یعنی موذی چیز کا مانند نجاست اور پتہر اور کانٹی کی یہہ بہی ایک صدقہ
ہی پس اگر نہ پاوی تو یعنی کوئی چیز صدقونکی بقدر تین سو ساٹہہ کی تو دو رکعتین ضحی کی پڑہنی
کفایت کرتی ہین تجکو یعنی بہر احتیاج اور صدقہ کی نہین ہے ف لازم ہی مراد تاکید ہے نہ وجوب شرعی
اسلئی کہ کسی نی واجب نہین کہا ہے دو رکعتون ضحی کی کو اور صدقات مذکورہ کو اگرچہ واجب ہے شرعا اور
عقلا شکر اللہ کے نعمتون پر اجمالا اور تفصیلا اور اس حدیث مین اشارہ ہے طرف نماز اشراق کی ف
موکانا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑہے وقت ضحی کی بارہ رکعتین بناتا ہی اللہ واسطی اوسکی
محل سونیکا بہشت مین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص بیٹہا رہے یعنی ہمیشہ رہے اپنی نماز کی
جگہہ مین اوسوقت سے کہ پہیرے نماز صبح کی سے یہان تک کہ پڑہی دو رکعتیں ضحی کی یعنی بعد طلوع اور بلند
ہونی آفتاب کے نہ کہتا ہو یعنی نہ کہی اسکی مگر نیک بات تو بخشی جاتی ہین اوسکی گناہ اوسکی اگرچہ ہوتی
ہون جہاگ دریا کی سی ف جو شخص بیٹہا رہے الخ فرماتی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد یہہ ہے کہ جو ہمیشہ مشغول رہے ذکر و فکر
مین اور اوسکا ہو نہین قبول کہنی و سکہلانی علم کے اور وعظ و نصیحت اور طواف کعبہ کی بعد فارغ ہونیکی نماز صبح کی جب تک
کہ پڑہی دو رکعت ضحی کی خواہ مسجد مین ہو خواہ گہر مین اور اوسکی بیچ مین سوا کلام نیک کے نکری تو بخشی جاتی ہین
صغیرہ گناہ اوسکی اور احتمال ہے کہ کبیرہ بہی بخشی جاوین انتہی پس اونکی تقریر سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ جو فرمایا کہ بیٹہا رہے نماز کی جگہہ یہہ علی
التمثیل کے فرمایا ہے اور مراد مشغول رہنا ذکر اللہ اور ایسی کامون مین ہے اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کی مراد ضحی سی نماز اشراق ہی
اور حدیثون مین ضحی سی احتمال اشراق اور چاشت دونون کا ہی اور ظاہر حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ

پہر ثواب جب ہوتا ہی کہ نماز ہی کی جگہہ بیٹہا رہے اور اگر اوٹہکر خلوت مین جا کر عبادت مین مشغول ہو تو
پہر ثواب نہین پاتا اور بعضی مشایخ کی مذکور ہے کہ اگر خطرہ پریشانی کا ہو یا ریا راہ پاوے
تو خلوت مین جاوے اور مشغول ہووی اور لکہا ہی علمانی کہ اس وقت مین قبلہ رو بیٹہنے کو ہاتہہ سی نہ دی اور اگر
نیند اوی تو دفع کری شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی نی لکہا ہی کہ عمل کہ جاری اوسکی دنیا مین
فی الحال نورانیت باطن کی ہوتی ہی یہہ عمل ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ محافظت کری اوپر دو رکعت ضحی کے تو بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی گناہ اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا
کی اور آیا ہی کہ حالت رضیہ پڑہتی تہین نماز ضحی کے آٹہہ رکعتین پہر کہتین کہ اگر زندہ کئی جاوین میرے ماں
باپ میرے تو نہ چہوڑون مین اس نماز کو فقیہہ تعلیق بالمحال ہی ساتہہ قصد مبالغہ کی کہ اس نماز سی لذت
مجہی ایسی حاصل ہے کہ اگر میری ماں باپ زندہ ہون باوجودیکہ اونکا زندہ ہونا محال ہے اور نہایت خوشی
ہوتی ہی اونکی ملاقات سے تو بہی مین اس نماز کو نہ چہوڑون اسمین رغبت دلانا اس نماز کی محافظت اور
مداومت پر ہے اور آیا ہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی نماز ضحی کی یہان تک کہتی ہم کہ نہ چہوڑین
اسکو یعنی کبہی اور چہوڑ دیتی اوسکو یعنی کبہی یہان تک کہ کہتی ہم کہ نہ پڑہین کی اس نماز کو ف یعنی جسکا
عادت شریف ہے نوافل کے ادا کرنے مین کہ ہمیشہ نکرتی تہی واسطی شفقت کی امت پر تا نپر لازم ہو
جاوے اور حکم اسکی فرضیت کا نہ نازل ہو اور یہہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فعل کا تہا کہ انکی
فعل التزام سے فرض ہو جاتا تہا اور اگر امت التزام کرین تو مستحب ہے کہا مورق عجلی نے کہ کہا
مینی واسطی ابن عمر کی کہ تم پڑہتی ہو نماز ضحی کے کہا کہ نہین کہا مینی پس عمر یعنی وہ بہی پڑہتی تہی کہا
نہین کہا مینی پس ابو بکر یعنی وہ بہی پڑہتی تہی کہا نہین کہا مینی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کہ نہین گمان
کرتا مین حضرت کو بہی ف ابن عمر نی جو اس نماز کی نفی کی تو تاویل اوسکی یہہ ہے کہ مراد اونکی یہہ تہی کہ مسجد
مین نہ پڑہتی تہی یا یہہ کہ ابن عمر کو فعل آنحضرت کا نہ پہونچا ہو گا یا ہمیشہ پڑہنی کا انکار کیا کہ حضرت نی ہمیشگی نہین کیا
اسپر واسطی خوف ہو جانی کی اور اصل مین یہہ نماز ثابت ہی حضرت سی بہت روایتون سی کہا ملا
حنفی نے کہ شک نہین اسمین کہ اوٹہہ گیا بعد حضرت کی خوف فرض ہو جانیکا پس ہوا یہہ ہی کہ کہا جاوے
کہ مواظبت کرنے اسپر مستحب ہے اور یہی مذہب ہے اکثر علما اور مشایخ کا ع

فصل بیان مین نمازون متفرق کی

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو وقت نماز فجر کے ای بلال بیان کر رو برو
میرے بہت امید رکہا گیا عمل کہ کیا تونی اسلام مین یعنی کونسا عمل ہے تیری پاس کہ امید اوسکی ثواب کے بہت کہتا
تو اسلئی کہ تحقیق سنی مینی آواز پاپوشون تیری کی آگی اپنی بہشت مین عرض کیا بلال نے کہ نہین کیا مینی کوی عمل کہ
بہت امید رکہا گیا ہو نزدیک میری اس عمل سے کہ تحقیق مینی نہین طہارت کی کوی طہارت کسی وقت رات کو

یاد نہ کرے کہ نماز پڑہی میں نے سلتبہ اوس طہارت کی اور سقدر کہ مقدر کی گئی میرے لئے یہہ نماز پڑہی
ف سی یعنی آواز یہہ الف اذ تہا کہ کشف کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم غیب سی تو سنی
میں پاجامی میں بلوکی یا غیب معراج میں اور آتی چلنا بلال کا ایسا تہا جیسی خادم آگی چلتی میں مخدوم
کی موافق آوے اور طہارت شامل ہی وضو اور غسل اور تیمم کو اور یہہ حدیث میں بیان ہی اوس نماز کی فضیلت
بعد وضو کی پڑہتی میں کہ جسکو شکر الوضو کہتی ہیں بح اور ہر طایفین میں بعد لکہتی ترکیب وضو کی لکہا ہے
کہ ہر نماز پڑہی دو رکعت تحیۃ الوضو کہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جبریل اول ح وحی لا ی حضرت پر سکہایا
آپ کو وضو اور حکم کیا دو رکعت پڑہنی کا بعد اوسکی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی
کہ نہیں کوی مسلمان کہ وضو کری پس اچہی طرح وضو کری یعنی برعایت سنت پہر کہڑا ہووے پس پڑہی دو رکعت حضور
قلبی اور بلا ریا اور اخلاص سی مگر کہ واجب ہوتی ہی اوسکی جنت اور مستحب ہے کہ اول رکعت میں پڑہی بعد فاتحہ
کی وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ سی وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ تک اور دوسری رکعت
میں وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ سی تَوَّابًا رَحِيمًا تک جابر کہتی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سکہاتی ہمکو دعا استخارہ کی بیچ سب کاموں کی جیسی سکہاتی ہمکو سورۃ قرآن کی یعنی بہت اہتمام سی سکہاتی
سکہلاکر فرماتی جب قصد کری ایک تمہارا کسی کام کا پس چاہی کہ پڑہی دو رکعتیں سوا ی فرض پہر چاہی
کہ کہی اللّٰہُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ
فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللّٰہُمَّ إِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي یا فرمایا فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ
فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي
فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي یا فرمایا فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي
وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي کہا راوی نے اور نام لے
کوی حاجت اپنی کا یعنی نزدیک لفظ ہذا الامر کے اور ترجمہ اس دعا کا یہہ ہے یا الہی تحقیق میں طلب خیر
کرتا ہوں تجہسی ساتہہ استعانت علم تیرے کی اور طلب قدرت کی کرتا ہوں تجہسے اوپر پانی خیر کی اور حاصل
اوسکی کے واسطے قدرت تیری کی اور مانگتا ہوں تجہسی فضل تیری سی کہ بڑا ہی پس تحقیق تو قادر ہی یعنی ہر خیر پر اور نہیں میں
قادر یعنی کسی خیر پر مگر ساتہہ قدرت تیری کی اور جانتا ہے تو اور نہیں جانتا میں اور تو جاننے والا ہی
غیبوں کا ہی یا الہی اگر تو جانتا ہی کہ یہہ کام کہ میں قصد اوسکا رکہتا ہوں بہتر ہی میری لئے دین میرے
میں اور دنیا میری میں اور انجام کار میرے میں یا فرمایا بیچ اس جہان کی اور اوس جہان کی پس مہیا کر
اوسکو میری لئے اور آسان کر اوسکو میرے پہر برکت دی اوسمیں میرے اور اگر جانتا ہی تو کہ یہہ

کام برا ہی میری دین میرے مین اور زندگانی میری مین اور انجام کام میرے مین یا فرمایا اس جہان مین اور اوس
جہان مین پس پہیر اوسکو مجہسی اور پہیر مجہکو اوس سی اور مہیا کر میری لئی بہلای جہان ہو پہیر راضی کر مجہکو ساتہہ
اوسکی **ف** قصد کری کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکی بہلای مین مانند سفر اور تجارت اور
نکاح اور مانند انکی کی نہ مانند کہانی اور پینی مقرری کی کہ ان مین استخارہ نہین چاہئی اور اگر وہ کام معین ہو تو
استخارہ اوسمین باعتبار تعین وقت کی یا حالت مخصوصی کی ہوگا اور استخارہ نہ کیا جاوے بیچ کرنے واجب
اور مستحب کے اور چہوڑنی حرام اور مکروہ کی پس استخارہ کی برکت یہی جو بات کہ اسکی حق مین مناسب ہوتی ہے
اوسپر دل قرار پکڑ جاتا ہے اور یہہ دو رکعت اگر دو رکعت سنتوں معمولی اور تحیۃ المسجد او شکر الوضوء مین سے
بہی پڑہکر یہہ دعا پڑہے تو جایز ہی لیکن اولی یہہ ہی کہ دو رکعت جدے پڑہے ساتہہ نیت استخارہ کی اور
جسوقت چاہے پڑہے سوائے اوقات مکروہ کے اور سورۃ جو نسی چاہے پڑہے اور بعضی سولیت مین کہ قل یا او
قل ہو اللہ پڑہے اور نام لیوی حاجت اپنی کا یعنے لفظ ہذا الامر کہ حدیث مین واقع ہی بطریق عموم کے نیچے
کر ہووالی کی عبارت مین ویسی ہی مخلص ذکر کرے مثل ہذا السفر وہذہ الاقامۃ اور مانند انکی اور جایز ہی کہ ہذا الامر
کہی اور پہر نام حاجت کا لیوی اور ایک روایت مین آیا ہی استخارہ مختصر یہہ منقول ہی اگر جلدی ہو یہہ پڑہے
اَللّٰہُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اخْتِیَارِیْ یعنی ای اللہ پسند کر میری لئی اور اختیار کر میرے لیے یعنی جو مناسب
جانی تو اور نہ سونپ مجہکو طرف اختیار میری کی اور حضرت انس سے روایت ہی کہ فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ ای انس جب قصد کرے تو کسی کام کا تو استخارہ کر اللہ تعالی سے اوسکی لئی سات بار پہر دیکہہ جو تجہہ کہ تیری دلمین القا
ہوا اوسمین خیرات کر کہ وہی بہتر ہی عم فتح کہا حضرت علی رض نی کہ حدیث کہی مجہکو ابوبکر نی اور سچ
کہا ابوبکر نی کہ سنا مین نی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ نہین کوی شخص کہ گناہ کری یعنی گناہ
کرنا پہر کہڑا ہو پس وضو کری پہر نماز پڑہے پہر بخشش چاہے گناہوں کی اللہ سے مگر کہ بخشتا ہی اللہ
اوسکو پہر پڑہی حضرت نی یہہ آیت وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَا
سْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِہِمْ یعنی اور وہ لوگ کہ جسوقت کرتی ہین گناہ بیحیائی کی یعنی کبیرہ گناہ مانند زنا او
کہنے کلمہ کفر کے یا ظلم کرتے ہین اپنی جانو پر یعنی صغیرہ گناہ کرتی ہین مانند بوسہ لینی اجنبی عورت یا لڑکیکی
اور مساس کرنیکی اور نظر حرام کرنی کی اور مانند انکیکی یاد کرتی ہین اللہ کو یعنی عذاب اوسکا پہر طلب بخشش
کی کرتی ہین واسطی گناہوں اپنی کی **ف** کہا ابوبکر رض نی یہہ جملہ معترضہ سے بیان کیا اسکو حضرت علی
رض نی واسطی اظہار بزرگی اور نہایت سچے ہونی حضرت ابوبکر رض اور وہ البتہ سچے ہوتے جنکا نام حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق رکہا تہا اور ایا ہی کہ عادت حضرت علی رض کی یہہ تہی کہ قبول نکرتی تہی حدیث
کسی سے یہانتک کہ قسم دی لینی راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہے سنی ہون حضرت سی سنا و لیکن جب حضرت ابوبکر

کسی کو کوئی حدث سے تو قبول کر لیتی بغیر اسکے اگر پھر وضو کرے اور غسل افضل ہے ساتھ اسناد بالی کے
افضل ہے اور پھر نماز پڑھے یعنی دو رکعت پہلے رکعت میں قل یا پڑھے اور دوسرے میں قل ہو اللہ احد
کو نماز توبہ کہتی ہیں اور پھر بخشش چاہے مراد بخشش چاہنے سے یہ ہے کہ توبہ کرے ساتھ ندامت کے
اور اوس گناہ کو چھوڑے اور قصد کرے کہ آیندہ کبھی نہ کرونگا اور تدارک کرے حقوق کا اگر وہ
دوسرے کے حق ہوں اور بعد اسکے حضرت نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالے نے اس طرح فرمایا ہے
اور بعد لفظ لذنوبہم کے یوں ہے وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ یعنی اور کون ہے کہ بخشے گناہونکو بغیر خدا کے اور ہٹ نہیں کرتے
اوس چیز پر کہ کیا یعنی گناہ اور وہ جانتے ہیں یعنے ہمیشگی نہیں کرتے بری فعلوں اپنے پر جان بوجھ کر بلکہ
مجرد صادر ہونے گناہ کی توبہ کر ڈالتے ہیں یہ گروہ ہے کہ جزا اونکی بخشش ہے پروردگار اونکے کی طرف
سے اور باغ ہیں کہ چلتی ہیں اونکے نیچے نہریں ہمیشہ رہیں گی اونمیں لفظ والذین کہ پہلی آیہ میں ہے مبتدا
ہے اور لفظ اولئک کہ دوسرے آیہ میں ہے خبر اوسکی ہے یہ سمجھنے والا مطلب اسکا سمجھیگا اور جو تفسیر
سے اس مقام کو دیکھا چاہے کسی تفسیر میں دیکھے ع کہا حذیفہ نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ
پہنچتی اونکو کوئی مصیبت نماز پڑھتے ف یعنے جب حضرت کو کوئی مصیبت پیش آتی تو نماز پڑھتے
واسطے علاج غم کے اور واسطے بجا لانے حکم الٰہی کے کہ فرمایا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلٰوةِ یعنی اے ایمان والو مدد چاہو ساتھ صبر اور نماز کی اور لکھا ہے علما نے کہ حکمت اسمیں یہ ہے کہ جب
مشغول ہوتا ہے آدمی عبادت میں تو کھل جاتا ہے اوسپر عالم ربوبیت کا اور جب کھل گیا عالم ربوبیت کا تو
دنیا از خود بالکل حقیر ہو جاتی ہے پس آسان ہوتا ہے دل پر نہونا دنیا کا اور ہونا اوسکا پس نہ خوش نہیں
ہوتا ہونے اوسکی سے اور نہ خوش ہوتا ہے ہونے سے جیسا کہ کہا گیا ہے کہ اگر ہے تو غم نہیں
اور غم نہیں ہے اور کہا بریدہ نے کہ صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بلایا بلال کو یعنی بعد نماز
صبح کی پس فرمایا کس سبب سے آگے ہو گئے تو مجھ سے طرف بہشت کے نہیں داخل ہوا میں جنت میں
کبھی مگر کہ سنی میں نے آواز پاپوش تیری کی آگے اپنے کہا بلال نے یا رسول اللہ نہیں اذان دی میں نے
کبھی مگر کہ پڑھیں میں نے دو رکعتیں اور نہیں پہنچا مجھکو بے وضو ہونا کبھی مگر کہ وضو کیا میں نے اوس وقت اور اختیار
کیا میں نے یہہ کہ اللہ کے لئے مجھپر دو رکعتیں ہیں یعنے لازم کیں میں نے اپنے پر دو رکعتیں اور سواے طہارت کے
اور نماز کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب انہیں دو چیزوں کی پہنچا تو اس درجہ کو کہ پہنچا ف
یعنے حضرت نے بلال کو آگے اپنے دیکھا بطور خادموں کے سبب اوسکا پوچھا کہ کونسا عمل تو نے کیا ہے

کہ اوسکی سبب سی ساتھہ اس حضرت خاص کی مشرف ہوا پس آگی چلی سی مراد یہہ ہی تو ظاہر معنی اسکی لینی
درست نہیں اسلئی کہ کسی نبی کو بھی یہہ رتبہ نہیں ہوگا کہ حضرت پر سبقت لیجای جہ جاے کوی امتی اور سبب انہیں
دو چیزون کی یعنی ہمیشہ باوضو رہنی کی اور نماز پڑہنی کی کہ جسکو شکر الوضو کہتی ہین ہ‍ ع اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو اوسکو کوی حاجت طرف اللہ کی یا طرف کسی بنی آدم کی یعنی حاجت
دینی یا دنیوی پس چاہیی کہ وضو کری پس اچھا وضو کری یعنی ساتھہ رعایت آداب کی پہر پڑہی دو رکعتیں
پہر تعریف کری اللہ تعالی پر اور درود بہیجی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر کہی لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہُ الحلیم
الکریم سُبحانَ اللّٰہِ رَبِّ العَرشِ العَظِیم وَالحمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلمِینَ اَسئَلُکَ مُوجِبَاتِ
رَحمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغفِرَتِکَ وَالغَنِیمَۃَ مِن کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَۃَ مِن کُلِّ اِثمٍ لَا
تَدَع لِی ذَنبًا اِلَّا غَفَرتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیتَہَا
یَا اَرحَمَ الرّٰحِمِینَ یعنی نہین کوی معبود مگر اللہ بردبار بخشش کرنیوالا پاک ہی اللہ پروردگار عرش بڑی کا
اور سب تعریف واسطی اللہ کی ہی کہ پروردگار عالمون کا ہی سوال کرتا ہون مین جنسی عمل کہ سبب ہون
رحمت تیری کی ہین اور مانگتا ہون عمل کہ حاصل اور لازم ہو سبب انکی بخشش تیری اور فایدہ مانگتا ہون
ہر نیکی سی اور سلامتی ہر گناہ سی نہ چہوڑ میرے لئی کوی گناہ مگر کہ بخش دی تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوی فکر
مگر کہ کہول دے جیسے دور کر دے اوسکو اور نہ چہوڑ کوی حاجت کہ ہو وہ تیری پسند مگر کہ روا کر تو اوسکو اے
بہت رحم کرنیوالی سب رحم کرنیوالوں سی ف حاکم کی روایت مین بعد من کل بر کی یہہ جملہ زیادہ آیا ہی
وَالعِصمَۃَ مِن کُلِّ ذَنبٍ یعنی اور مانگتا ہون تجہسی بچاو ہر گناہ سی اور افضل یہہ ہی کہ اسمین درود
التحیات کا پڑہی اور اس نماز کو صلوۃ الحاجت کہتی ہین اور کہا ابن حجر نی کہ مستحب ہی قصد کرنا سفتی کی
صبح کو حاجت اپنی کی لئی بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوی صبح کو جاوی ہفتی کی دن
بیچ طلب حاجت کی کہ حلال ہو طلب اوسکی پس مین ضامن ہون واسطی روا ہونی اوسکی کی ص‍ اور جو حاجت
ہو حفظ قرآن کی تو یہہ نماز پڑہی کہ ترکیب اوسکی حدیث شریف مین یون آئی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو کوی چاہی یاد کرنا قرآن کا پس جب ہو وے رات جمعہ کی تو اگر اوٹہہ سکی تہائی رات اخیر
مین تو اوٹہی اسلئی کہ تحقیق وہ ساعت ایسی ہی کہ حاضر ہوتی ہین اوسمین فرشتی اور وہ دعا
اوسمین قبول کیجاتی ہی اور جو نہ کر سکی یہہ یعنی اوسوقت نہ اوٹہہ سکی تو اوٹہی آدہی رات مین اور جو
یہہ بہی نہ کر سکی تو اوٹہی آدہی رات مین پہر جو یہہ بہی نہ کر سکی پس اوٹہی اول رات مین اور پڑہی چار
رکعتین پڑہی پہلی رکعت مین الحمد اور سورہ یٰس اور دوسری مین الحمد اور سورہ حٰم الدخان اور تیسری مین الحمد
اور الم تنزیل کہ مراد سورہ سجدہ ہی اور چوتہی مین الحمد اور تبارک الذی پس جب فراغت پاوے

اذا کانت لیلۃ الجمعۃ اخرجہ یعنی یہی ذکر جمع ہے کو روی فرمائی پہر راوی حدیث کی یعنی ابن عباس
کہتی ہین کہ پانچ یا سات جمعون بعد حضرت علی حاضر ہوی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سے پہلی چار
آیتین مین یاد کرتا تہا اور جب پڑہتا اونکو تو بہولتی تہین اور اب چالیس آیتین یاد کرتا ہون اور جب پڑہتا ہون
تو گویا قرآن روبرو آنکہون کے میرے کہی ہوی ہے اور حدیث سنتا تہا مین پہر جب پڑہتا تہا تو بہولی ہوی ہوتی
تہی اور اب جو حدیث سنتا ہون مین اور پہر تکرار کرتا ہون تو ایک حرف ناقص نہین پاتا ہون کذا فی
الترمذی ٭ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک شعر خوب لکہا ہے یا اللہ ہم سبکو اوسپر عمل نصیب کر وہ یہہ ہے
شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ ٭ فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ ٭ فَاِنَّ الْعِلْمَ فَضْلٌ مِّنَ الٰہِ ٭
وَفَضْلُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصٍ ٭ یعنی امام شافعی فرماتی ہین کہ شکوہ کیا مینی اپنی اوستادی کہ اونکا
وکیع نام تہا بری حافظی کا پس نصیحت کی مجکو گناہونکی چہوڑنی کی اسلیی کہ تحقیق علم فضل اللہ کا نہین
دیا جاتا گنہگار کو اور کہا ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطی عباس ابن عبد
المطلب کے ای عباس چچا میری کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ خبر دون مین
تجکو کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتونکا جب تو کریگا تو یہہ بخشیگا اللہ تیری اگلی گناہ تیری
پہلی اور پچہلی اور پرانی اور نئی چوک کر اور جانکر چہوٹی اور بڑی چہپی اور ظاہر کہ تم پڑہو تو چار رکعتیں
پڑہ ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور کوی سورہ پس جبکہ پڑہ چکی تو قرأت پہلی رکعت مین اور تو کہڑا ہو کہہ
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پہر رکوع کر پس کہہ ان کلمونکو رکوع مین دس بار یعنی
بعد پڑہنی سبحان ربی العظیم کے پہر اوٹہا تو سر اپنا رکوع سی پس کہہ ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سمع
اللہ لمن حمدہ کی پہر جہک تو سجدہ مین پس کہہ ان کلمونکو دس بار یعنی سبحان ربی الاعلی کی پہر اوٹہا اپنا
سجدہ سی پس کہہ ان کلمون کو دس بار پس یہہ تسبیحات پچہتر بار ہوئین ہر رکعت مین کر تو یہہ چارون رکعت مین
اگر طاقت رکہی تو پڑہی اس نماز کو ہر دن مین ایک بار پس اگر نہ پڑہ سکی ہر روز پس ہر ہفتہ مین ایکبار
پس نہ پڑہ سکی ہر ہفتہ مین پس مہینہ مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکی ہر مہینی مین پس برس مین ایکبار
اگر نہ پڑہ سکی ہر برس مین پس تمام عمر مین ایکبار ف کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتونکا
یعنی ایسی چیز بتاتا ہون کہ اوس سی دس طرح کی تیری گناہ جو کہ حدیث مین مذکور ہوی بخشی جاوین اور بعضون نی
کہا ہے کہ مراد دس خصلتونسی دس دس بار تسبیح کہنی ہی سوای قیام کی اور طیبی نی لکہا ہے کہ بہت مناسب
بنظر سیاق حدیث کی یہہ ہے کہ مراد دس خصلتونسی یہہ ہون اول چار رکعت پڑہنی اور دوسری
فاتحہ پڑہنی اور تیسری ساتہہ سورہ کی پڑہنی اور چوتہی پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام مین پانچوین دس بار کہنا او
رکوع مین چہٹی دس بار کہنا اونکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اونکا پہلی سجدہ مین اٹہوین دس بار کہنا اونکا

بیچ سجدہ کے دس بار کہنا اونکا اور بیچ جلسہ استراحت مین انتہی اور

ابن عباس سے منقول ہی کہ اس نماز مین یہہ سورتین پڑہی الہکم التکاثر والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ

اور بعضی روایت مین اذا زلزلت الارض اور والعادیات اور اذا جاء اور سورہ اخلاص

یہہ تسبیحات بعد رون من التحیات کے پہلی پڑہی بخلاف اور ارکان کے اور جلال الدین سیوطی نے لکہا ہی امام

احمدی کر پڑہی صلوۃ التسبیح مین پہلی سلام کے یہہ دعا اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَهْلِ الْهُدٰی وَاَعْمَالَ اَهْلِ

الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْیَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ

وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَكَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِیْكَ

حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ

لَكَ النَّصِیْحَةَ حَیَاءً مِّنْكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلَ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ سُبْحَانَ

خَالِقِ النُّوْرِ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور عبد العزیز بن ابی داود رحمہ اللہ نے لکہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری جنت کا لازم کری اپنی پہ صلوۃ التسبیح اور ابو

عثمان زاہد نے کہا ہی کہ نہ دیکہی مینی کوئی چیز دفع سختی اور غم کی لئی مثل صلوۃ تسبیح کے اور اکثر اماموں نے

اور بزرگوں نے اسپر عمل کیا ہی اور مستحب ہے پڑہنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈہلی اور اگر اسمین احتیاج سجدہ سہو کی

ہووے تو اون سجدوں مین تسبیحات نہ پڑہی کہ تین سو سی زیادہ ہو جاوین گی اور درجہ اعتدال کا ہو رہے

کی لئی یہہ ہی کہ پڑہا کری اس نماز کو ہر جمعہ مین چنانچہ عمل عبد اللہ ابن عباس کا اسپر تہا کہ پڑہتی تہی اور

سورتین جو مذکور ہوئین ہر جمعہ فتح اور کہا ابو ہریرہ نے کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کو کہ فرماتی تہی تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جاویگا ساتہہ اوسکی بندہ دن قیامت کی اعمال اوسکی سے

نماز اوسکی ہے پس اگر درست ہوی نماز یعنی صحیح ادا ہوی یا مقبول ہوی تو مخلصی ہوی اور نجات

ہوی اور اگر فاسد ہوی نماز یعنی صحیح ادا ہوی یا مقبول ہوئے تو مخلصی ہوی اور نجات ہوی اور اگر نا

ہوی نماز یعنی ادا کی گئی غیر صحیح یا غیر مقبول تو تحقیق نا امید ہوا یعنی ثواب سے اور زیان کار ہوا

یعنی سبب واقع ہونی عذاب کے پس اگر ناقص ہوی نماز فرض مین سی کچہہ چیز یعنی کوئی فرض نماز کا یا ادا

یا سنت موکدہ فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنی فرشتوں کو دیکہو کیا ہی واسطی بندی میری کے

کچہہ سنت یا نفل یعنی صحیفہ اعمال مین پس پورا کیا جاوے کی ساتہہ اوسکی وہ چیز کہ ناقص ہوی فرض

مین سے یعنی مقدار اوسکی پہر ہونگی باقی عمل اوسکی اسی طور پر اور ایک روایت مین پہر زکوۃ مانند

اسکے پہر لئے جاوینگے اعمال اسی طور پر اور روایت مین آیا ہی کہ اول جو قیامت مین حکم کیا جاویگا

درمیان بندوں کے خونوں کا وجہ تطبیق کی ان دونوں حدیثوں مین یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حقوق مین

سی اول مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندون کے حقوق مین پہلے خون کا اور باقی عمل اسکے طور پر یعنے
مثلا اگر فرض نماز مین کچھہ نقصان ہوا ہوگا تو نفل نمازی سے لیکے پورا کر دینگی اور اگر روزہ
مین نقصان ہوا ہوگا تو صدقہ نفل سے ——— پورا کر دینگی اور اگر زکوۃ مین نقصان ہوا ہوگا
تو صدقہ نفل سے پورا کر دینگی اور حج مین نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل یا عمرہ سے پورا کرینگے
اور اگر کسی کا حق اسپر ہوگا تو اوسکی اعمال صالحہ سی بقدر اوسکی لیکر حق والیکو دینگے
اسی طرح حال اور اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت مین ذکر زکوۃ کا بعد نماز کی صریح آیا بعد اوسکی ذکر باقی
اعمال کا علی العموم کیا ہے ع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین متوجہ ہوتا ساتھہ رحمت کی اللہ تعالی
واسطی بندیکی بیچ کسی عمل کے بہتر دو رکعتون سے کہ پڑہے اوسکو یعنی نماز افضل سب اعمال سے ہی
اور عنایت اللہ تعالی کے بندی پر اوسمین زیادہ ہی اور عملون سے اور تحقیق نیکی البتہ چہڑکی جاتی ہی بندے
کی سر پر یعنے نازل ہوتی ہی رحمت اور ثواب انڈیلی کا ہی جبتک کہ ہوتا ہی نماز اپنی مین اور نہین نزدیکی
حاصل کی بندون نے طرف اللہ کے ساتھہ مانند اوس چیز کی کہ نکلی اوس سے یعنے قران یعنے جیسی
قران پڑہنے سے قرب الہی ہوتا ہے ایسا اور کسی چیز سے نہین ہوتا اور حدیث قدسی مین کہ طویل ہے یہہ
مضمون یہہ آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ نہین نزدیکی حاصل کی طرف میری بندی میرے نے
یعنے مومن نے ساتھہ کسی چیز کے یعنے اعمال کی کہ بہت محبوب ہو طرف میری اوس چیز سے کہ فرض
کیا مینے اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہی بندہ میرا یعنے جو قایم ہے ساتھہ قرب فرایض کے نزدیکی ڈھونڈھتا یعنے
زیادہ نزدیکی ڈھونڈھتا طرف میرے ساتھہ نفلون کی یعنے طاعتون کی کہ زیادہ ہین فرایض پر یہانتک
کہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو یعنے بسبب جمع کرنی فرایض و نوافل کے اور جسوقت کہ دوست
رکھتا ہون مین اوسکو پس ہوتا ہون مین شنوای اوسکی کہ سنتا ہی ساتھہ اوسکی اور ہوتا ہون مین بینای اوسکی
کہ دیکھتا ہی ساتھہ اوسکی اور ہاتھہ اوسکا کہ پکڑتا ہے ساتھہ اوسکی اور پاؤن اوسکا کہ چلتا ہے ساتھہ
اوسکی اور اگر مانگتا ہے مجھسی بندہ کچھہ تو البتہ دیتا ہون مین اوسکو اور اگر پناہ پکڑتا ہے ساتھہ میرے یعنے
برائیون اور مکروہات سے تو البتہ پناہ دیتا ہون مین اوسکو ف فرض کیا مینی جو کچھہ کہ واجب کیا ہی مینی
اوسپر یعنی فرمان برداری کرنے حکمون کے اور بچنا ممنوع چیزون سے اوسکو ادا کر کر جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہے
سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہی اوسکی برابر اور چیز ادا کر کر نزدیکی حاصل کرتا اور ہوتا ہون مین شنوائی اوسکی الخ یعنے
آسان کرتا ہون اوسپر افعال کہ نسبت کی گئی ہین طرف ان اعضا کی اور توفیق دیتا ہون اوسکو ان
افعال کی یہانتک کہ گویا مین وہ اعضا ہی ہوجاتا ہون اور بعضون نے یہہ معنے کہی ہین

کر گردانتا ہے اللہ تعالے حواس اوسکی اور اعضا اوسکی وسیلہ رضا اپنے کا پس نہین سنتا ہے
جو کچھ کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور پسند کرتا ہی اوسکو پس گویا کہ سنتا ہی ساتھہ اوسکی الخ اور بعضون
نے یہہ معنے کہی ہین گردانتا ہی اللہ تعالے سلطان محبت اپنے کو غالب اوسپر یہان تک کہ نہین دیکھتا کوئی
چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اور نہین سنتا وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور ہوتا ہے
اللہ سبحانہ اوسکا مددگار اور کارساز بچاتا ہے سمع اور بصر اور ہاتھہ اور پانون اوسکے کو اوس چیز
کہ نہین پسند کرتا اوسکو حاصل یہہ کہ بسبب ادای نوافل کے بعد ادا کرنے فرائض کے نہایت قرب الہی
حاصل ہوتا ہی اور کتاب شرح الصدور مین لکہا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی
پڑہی بعد مغرب کی جمعہ کے شب مین دو رکعت اور پڑہی ہر رکعت
مین سورہ فاتحہ ایک بار اور سورہ اذا زلزلت
پندرہ بار تو آسان کرتا ہے اوسپر اللہ تعالے جانکنی
اور پناہ دیتا ہی اوسی عذاب قبر سی اور آسان
کریگا اوسکو گذرنا پل صراط سے قیامت
کو الحمد للہ اولا و آخرا و ظاہرا
و باطنا و صلی اللہ علی خیر
خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ
اجمعین
فقط

تمت

فہرست کتاب مستطاب ضمان الفردوس

۱۲۷۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ اللِّسَانَ مِفْتَاحَ الْجِنَانِ اِنْ شَہِدَ بِالْاِیْمَانِ وَسَبَبًا لِلْکَبِّ عَلَی الْوُجُوْہِ فِی النِّیْرَانِ اِنْ نَطَقَ بِمُوْجِبَاتِ الْکُفْرَانِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ ضَمِنَ الْجَنَّۃَ لِمَنْ یَّضْمَنُ لَہٗ مَا بَیْنَ اللَّحْیَیْنِ وَمَا بَیْنَ الرِّجْلَیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ بِسَعْیِہِمْ بَلَغَ الدِّیْنُ اِلَی الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ یہ رسالہ ہی ایسی بات کے بیان مین کہ جو اوسپر عمل کرے بیشک جنتی ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے لیے جنت کے ضامن ہین صحیح بخاری مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ یَّضْمَنُ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنُ لَہُ الْجَنَّۃَ ترجمہ جو کوئی ضامن ہو میرے لیے اوس چیز کا جو درمیان دونون کلون اوسکے ہی یعنی زبان کا اور اوس چیز کا جو درمیان دونون پانون اوسکے ہی یعنی عضو مخصوص کا مین ضامن ہون اوسکے لیے بہشت کا یعنی جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے اون گناہون سے جو زبان سے متعلق ہین اور عضو مخصوص کو نگاہ رکھے اون گناہون سے جو عضو مخصوص سے متعلق ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضامن ہین اوسکے لیے بہشت کے اور فی الواقع انہی دونو عضوون کے گناہ بکثرت واقع ہوتے ہین اور بہت بڑے بڑے گناہ اونسے متعلق ہین کفر کہ اکبر الکبائر ہی اکثر ظہور اسکا زبان سے ہوتا ہی اور کذب غیبت نمیمہ اور اور بڑے بڑے گناہ زبان سے ہی سرزد ہوتے

ہین زناکا شنیع شنائع ہی عضوِ مخصوص سے صادر ہوتا ہی لواطت اور اور شنائع اعمال بہی ہی عضو سے صدور پاتے ہین اور ان دونو عضوون کا تہامنا گناہون سے بہت مشکل ہی بالخصوص زبان کا بخلاف اور عضوون کے مثلاً ہاتہہ کے گناہ ہین ناحق کسیکو مارنا یا چوری کرنا یا کوئی بات خلافِ شرع لکہنا یا کسی خلافِ شرع کام مین مثلاً جوئے مین یا چوسر کے پانسا پہینکنے مین ہاتہہ چلانا سو ان گناہون سے بچنا مشکل نہین صدہا آدمی ایسے ہون گے کہ ان گناہون سے محفوظ ہین اور ان دونو عضوون کے گناہون سے محفوظ بہت کم ہین بالخصوص زبان کہ اوسکے گناہونکی تو انہون پہر دن رات ورزش رہتی ہی اور ہرگز لوگ زبان کے گناہون سے محفوظ رہنے کا دہیان نہین کرتے حالآنکہ وبال بہت دیکہا تا ہی اسی لیے جناب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنی امت پر اون کے ماں باپ سے بہی زیادہ شفیق و رحیم تہے یہ حدیث ارشاد فرمائی اور ان دونو عضوون کی محافظت پر جنت کے ضامن ہوے تاکہ آپ کی ضامنی کے اعتبار پر اون گناہون سے جو ان دونو عضوون سے متعلق ہین بچین اور ان عذابون سے جو اون گناہون پر موعود ہین محفوظ رہین اور جنت حاصل ہو بنظر خیر خواہی برادران مومنین بندہ نیازمند بارگاہِ رب صمد المعتصم بذیل سید الانبیا محمد عنایت احمد غفر لہ الاحد کو مناسب معلوم ہوا کہ شرح اس حدیث کی کرے اور معاصیِ متعلقہ ہر دو عضو کو تفصیل لکہے لہذا یہ رسالہ لکہتا ہی مشتمل دو باب باب اول بیان معاصی متعلقہ بزبان مین باب دوم بیانِ معاصیِ متعلقہ بعضوِ مخصوص مین اور موافق مضمون حدیث شریف کے جسکا ذکر اوپر ہوا اور نیز باین جہت کہ ۱۲۶۳ھ ہجری مین یہ رسالہ تالیف ہوا نام اس کا

ضمان الفردوس رکہا
۱۲ ۶۳

باب اول بیانِ معاصیِ متعلقہ زبان مین

اس باب مین ایک مقدمہ ہی اور ۵ فصلین مقدمہ بیانِ فوائد خاموشی مین امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ایک حدیثِ طویل مین حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید اور نماز اور زکوٰۃ و روزہ اور حج اور صدقہ اور تہجد اور جہاد کا ذکر فرماکر ارشاد کیا کہ کہو تو

بتادون تمہین اُس سب کی جڑ اور اصل کو معاذ نے کہا ہان اے نبی اللہ کے آپنے زبان اپنی پکڑ کے فرمایا کہ اسکو
روکے رہو انتہی اس حدیث سے بہت بڑا فائدہ خاموشی کا ثابت ہوا کہ بسبب چپ رہنے کے اور روکنے
زبان کے ایسا نور آدمی کے قلب مین آجاتا ہی کہ اوسکے سبب سے سب عبادات اور ایمان کی باتین
بن پڑتی ہین اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب صبح ہوتی
ہی سب اعضا زبان کی تعظیم اور خوشامد کرتے ہین اور کہتے ہین خدا سے ڈرتی رہیو ہمارے معاملہ مین
ہم تیرے ساتھہ ہین اگر تو سیدھی رہیگی ہم بھی سیدھے رہینگے اور جو تو ٹیڑھی ہو جائیگی ہم بھی ٹیڑھے ہو جائینگے
انتہی یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ زبان کے روکے رہنے سے سب اعمال درست ہو جاتے ہین اور
زبان کے نہ روکنے سے سب خرابیان لازم آتی ہین بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مرتبہ آدمی کا بسبب چپ رہنے کے بہتر ہی ساٹھہ برس کی عبادت سے یعنی بعضے اوقات آدمی کے
چپ رہنے مین ساٹھہ برس کی عبادت سے زیادہ ثواب ملتا ہی اور بھی بیہقی نے روایت کی ہی کہ آپنے
فرمایا ابو ذر رضی سے کہ تم لازم پکڑو بہت چپ رہنے کو کہ بہت چپ رہنا شیطان کو دفع کرتا ہی اور امر دین
مین مددگار ہوتا ہی اور بھی بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو
خصلتین پیٹھہ پر بہت ہلکی ہین اور ترازوی اعمال مین بہت بھاری بہت چپ رہنا اور خوش خلقی قسم ہی اوس
ذات پاک کی کہ میری جان اوسکے اختیار مین ہی خلائق نے ان دونو کے مانند کوئی عمل نہین کیا ف پیٹھہ پر ہلکے سے
یہ مراد ہی کہ کرنے مین انکے کچھہ بوجھہ نہین پڑتا کرنا اونکا دشوار نہین امام احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی
نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَمَتَ نَجَا یعنی جو شخص چپ رہے نجات
پاوے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم مین لکھا ہی کہ کلام کی چار قسمین ہین ایک وہ کہ جسمین بالکل ضرر ہی
اور کچھہ منفعت نہین اور ایک وہ جسمین نہ ضرر ہی نہ منفعت ہی اور ایک وہ جسمین کچھہ ضرر ہی اور کچھہ منفعت اور
ایک وہ ہی جس مین بالکل منفعت ہی اور کچھہ ضرر نہین سو جس کلام مین کہ بالکل ضرر ہو اور کچھہ منفعت نہو اوس سے
تو بچنا ہی چاہیے اور جس کلام مین کچھہ منفعت اور کچھہ ضرر ہو اوس سے بھی پرہیز کرنا چاہیے اسواسطے کہ
دفع ضرر مقدم ہی حاصل کرنے منفعت پر ایک آدمی کو ایک جگہہ پر کچھہ روپیہ ملنے والا ہو اور کچھہ بے عزتی

ع ح حف ف ۲
ع ح حفظ ف ۳
ع ح حف ف ۲
ع ح حف ف ۳
ع ح حف ف ۳

کی بات بہی ہونے والی ہو تو عاقل آدمی ہرگز اس بات کو پسند نکریگا کہ بخیال نفع ملنے روپیہ کے ضرر یعنی بے عزتی اوٹھاوے اور تیسری قسم سے بہی احتراز چاہیے اسواسطے کہ جس امر مین نہ نفع ہو نہ ضرر وہ از قبیل فضولیات و لغویات ہی عاقل آدمی کو فضولیات اور لغویات سے بچنا چاہیے کہ ناحق تضییع اوقات ہی اور آخرت مین ہر کلمہ کا حساب دینا پڑیگا پس ایک قسم کلام کی باقی رہی یعنی وہ جسمین بالکل منفعت ہو اور ضرر ذرہ نہو اور جب تین حصہ کلام کے بُرے ٹھیرے صرف ایک حصہ ہی اچھا ٹھیرا تو خیال کرنا چاہیے کہ صورت نجات کی یہی مین ہی کہ آدمی اکثر خاموش رہے اور بے ضرورت ہرگز کلام نکرے شرح السنہ مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی بعضا کلمہ بُرا بول اوٹھتا ہی اور وہ نہین جانتا مقدار اوس کلمے کی یعنی کچھہ اوسکی حقیقت نہین جانتا اور یہ نہین سمجھتا کہ مجھے اس کلمے کے سبب سے کتنا گناہ ہوگا اور اللہ تعالی اوس کلمے کے سبب سے اوسپر غضب اپنا قیامت تک لکھہ لیتا ہی پس جبکہ زبان کے کلمات کا یہ حال ہی کہ بعضے کلمات سے کہ آدمی سہل وضع پر کہہ گذرتا ہی ہمیشہ کے لیے مغضوب الٰہی ہوجاتا ہی آدمی کو چاہیے کہ زبان کو محفوظ رکھے اور جب بڑے بڑے گناہ جنکے سبب سے آدمی جہنمی اور مستوجب عذاب شدید ہوتا ہی جیسے کفر غیبت چغل خوری جھوٹ زبان سے سرزد ہوتے ہین تو صورت نجات کی یہی ہی کہ آدمی زبان کو روکے رہے اور کلام کم کرے اور اکثر چپ رہے جو شخص زبان کو نہ روکے گا اور اکثر چپ نرہیگا بیشک گناہ اوس سے واقع ہونگے پس نجات کی صورت خاموشی ہی ہی صائب کا شعر اس مضمون مین خوب ہی شعر

خموشی معنئی دارد کہ در گفتن نمی آید	بطبعم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید

فصل اول غیبت کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ ترجمہ اور غیبت نا کرین بعضے تم مین سے بعضون کی کیا پسند کرتا ہی کوئی تم مین سے اس بات کو کہ کہاوے گوشت اپنے بہائی مرے ہوئے کا سو گہن آتی ہی تمکو اوس سے ف اس آیت سے بہت برائی غیبت کرنیوالے کی ثابت ہوتی ہی کہ خدا تعالی نے اوسکو مردار خوار ٹھیرایا اور مردار خوار وہ بہی بہت بُری قسم کہ اپنے مرے ہوئے

آیت مذمت غیبت

بہائی کا گوشت کہاوے خدا تعالی سب مسلمانون کو اس سے بچنے کی توفیق دے بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت زیادہ بُری ہی زنا سے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کسطرح غیبت زیادہ بُری ہی زنا سے آپنے فرمایا آدمی جو زنا کرتا ہی پہر توبہ کرتا ہی خدا اوسے بخش دیتا ہی اور غیبت کرنیوالا بخشا نہین جاتا جبتک کہ وہ شخص نہ بخشے جسکی غیبت کی ہی یعنی غیبت حق العبد ہی اور حق العبد گناہون مین یہ بڑی دشواری کی بات ہی کہ جبتک صاحب حق نہ بخشے بخشے نہین جاتے اور ابوداؤد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج گذرا مین کچہہ لوگون پر کہ ناخن اونکے تانبے کے تہے اور وہ اپنے مونہہ کو اپنے ناخنون سے کہسوٹتے تہے مینے جبرئیل سے پوچہا کہ یہ کون لوگ ہین اونہون نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین جو کہاتے ہین گوشت آدمیون کا اور پڑتے ہین اونکی آبروؤن مین یعنی غیبت کرتے ہین اور بہی بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی کہ دو شخصون نے نماز ظہر یا عصر کی پڑہی اور وہ دونون روزہ دار تہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے آپنے فرمایا کہ تم وضو پہر کرو اور نماز پہر پڑہو اور یہ روزہ تو اپنا قائم رکہو مگر اسکے بدلے ایک روزہ اور کہی رکہیو اون دونون نے عرض کیا کہ کیون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ تمنے فلانے کی غیبت کی تہی اس حدیث سے بہی بہت برائی غیبت کی متحقق ہوتی ہی کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب غیبت کرنے کے اعادہ وضو و نماز و روزہ کا حکم فرمایا اور اسی سبب سے فقہا اس بات کے قائل ہین کہ غیبت کرنے سے وضو مکروہ ہو جاتا ہی اور روزہ بہی اشد مکروہ ہو جاتا ہی اور جبکہ وضو مکروہ ہوئے چونکہ اون دونو نے نماز پڑہی تہی اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعادہ نماز کا بہی حکم فرمایا اور سفیان ثوری کہ مجتہدین مین سے ہین اسبات کے قائل ہین کہ غیبت سے روزہ بالکل ٹوٹ جاتا ہی صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچہا جانتے ہو کہ غیبت کسے کہتے ہین صحابہ نے عرض کیا کہ خدا اور رسول اوسکا خوب جانتا ہی آپنے فرمایا کہ غیبت اسے کہتے ہین کہ اپنے مسلمان بہائی کے پیچہے ایسی بات بیان کرے کہ جو اوسکے سامنے ذکر کرے تو وہ بُرا مانے کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر وہ بات اوسمین ہو آپنے فرمایا کہ وہ بات اوسمین ہو تب ہی تو غیبت ہی اور جو نہو تو بہتان ہی اور اکثر آدمیون کو گمان یہ ہوتا ہی کہ غیبت اسیکو کہتے ہین کہ پیچہے

ح حف و ۲۰ احادیث مذمت غیبت

اح ت مسلم ح اح حف و ۲۱

اح حف و ۱ بیان غیبت حقیقت غیبت

کسی مسلمان سے کچھہ برائی اوسکی جہوٹی کرے سو یہ بات غلط ہی جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہوا
حقیقت غیبت کی اتنی ہی ہی کہ پیچھے مسلمان بہائی کے کوئی وصف اوسکا ایسا بیان کرے کہ جو اوسکے
سامنے بیان کرے تو وہ برا مانے مثلاً اگر ایک شخص حقیقت مین کانا ہو اگر کوئی شخص برو اوسکے کانا
کہے گا تو وہ برا مانے گا پس جو آدمی پیچھے اوسے کانا کہے غیبت ہو جائیگی جہوٹ ہونا اوس وصف کا شرط نہیں
ہی اگر جہوٹی بات کہیگا تو علاوہ اس بات کے کہ ایک مسلمان کے پیچھے اوسکی برائی کی گناہ افترا اور بہتان
کا بہی اوسکے ذمے عائد ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسیکی غیبت مین کہے کہ فلانے کا گہوڑا ایسا ہی جیسا گدہا
یا مکان ایسا ہی جیسا پاخانہ یا بیٹا اوسکا بہت چنچل بے ادب ہی یا باپ اوسکا بہت بدخو ہی تو اوسمین بہی
غیبت ہو جائیگی اسواسطے کہ غیبت جسطرح آدمی کی ذاتی اوصاف سے ہوتی ہی اوسکے لگاو کی چیز کے
اوصاف سے بہی ہوتی ہی جب کوئی ایسا وصف بیان کرے کہ اگر اوسکے سامنے کہے وہ برا مانے بلکہ
اس قسم مین کبہی ایک غیبت مین دو غیبتین ہو جاتی ہین مثلاً اگر زید کے باپ کی برائی کی یا بیٹے کی اور وہ دونو
مسلمان ہین اور لوگ اونکو اوسوقت تعین جان لین تو یہ غیبت زید کی بہی ہوئی اور اوسکے باپ یا بیٹے کی بہی ہوئی
مسئلہ جسطرح غیبت زبان سے ہوتی ہی اشارے سے بہی ہوتی ہی مثلاً اگر کسی کا نام لیکر ایک آنکہہ بند کرلی
اس اشارے کے لیے کہ وہ کانا ہی یا ہاتہون سے اشارہ کرے اوسکے ٹہنگنے ہونیکا یا موٹے ہونے کا اسطرح
کہ جو وہ مطلع ہو تو برا مانے یہہ بہی غیبت ہو جائیگی ابن ابی الدنیا اور ابن مردویہ نے روایت کی ہی حضرت عائشہ
سے کہ سنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت کے ٹہنگنے ہونیکا ہاتہون سے اشارہ
کیا آپ نے فرمایا لَقَدِ اغْتَبْتِہَا یعنی تمنے اوسکی غیبت کی مسئلہ غیبت قلم سے بہی لکہنا جائز نہین خواہ
خط مین لکہے خواہ کتاب مین اسواسطے کہ اَلْقَلَمُ اَحَدُ اللِّسَانَیْنِ یعنی قلم بہی ایک زبان ہی مسئلہ غیبت
کا سننا بہی جائز نہین سننے والا بہی شریک غیبت مین ہو جاتا ہی سننے والے کو چاہیے کہ غیبت کرنیوالے کو
صاف منع کردے کہ منع کرنا موجب ثواب ہی اور نہ روکنا موجب عذاب امام احمد اور طبرانی نے روایت
کی ہی کہ جو شخص اپنے بہائی مسلمان کی غیبت سے دوسرے کو روک دے اللہ تعالی پر حق ہی کہ اوسکو
دوزخ سے آزاد کرے ابوداؤد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی

رواہ المشکوۃ

بیان صورتون جواز غیبت کی

مسلمان کی مدد نکریگا ایسی جگہہ جہان اوسکی حرمت کا ہتک ہو اور آبرو مین نقصان آوے تو خدا تعالی
اوسکی مدد نکریگا ایسی جگہہ جہان اوسکی مدد ضرور ہی یعنی آخرت مین اور جو مسلمان دوسرے مسلمان کی
مدد کرے ایسی جگہہ جہان اوسکی آبرو کا نقصان ہو اور ہتک حرمت ہو تو خدا تعالی اوسکی مدد کریگا وہان
جہان اوسکی مدد ضرور ہی مسئلہ چند صورتون مین غیبت جائز ہی ۱ مظلوم کو غیبت ظالم کی جائز ہی
واسطے دفع ظلم اوسکے مثلاً اگر حاکم یا اہلکار نے کسی پر ظلم کیا یا کچہہ مال چہین لیا یا کچہہ بیعزتی کی تو اس شخص کو جائز ہی
کہ اوسکی غیبت مین بادشاہ سے یا حاکم سے جاکر اوسکے ظلم کا حال بیان کرے اور انصاف چاہے ۲ اگر ایک
شخص کسیکی بری بات اور گناہ پر مطلع ہو اور ایسے شخص سے اوسکی غیبت مین اوس بات کا ذکر کرے کہ
اوسکے حکم سے یا سمجہانے سے وہ شخص اوس گناہ سے باز آئیگا تو ایسی غیبت بہی بہ نیت مٹانے اوس
گناہ کے جائز ہی ۳ بوقت پوچہنے مسئلہ کے حقیقت حال بیان کرنے کے لیے بہی غیبت جائز ہی صحیحین مین
ہی کہ ہند ابو سفیان کی جورو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ابو سفیان مرد بخیل ہی اتنا
مجہے خرچ نہین دیتا کہ مجہے اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر جو مین اوسکے مال مین بغیر جانے اوسکے کچہہ لیلون
آپ نے فرمایا کہ لےلو جس قدر تمہین اور تمہاری اولاد کو موافق دستور کے کفایت کرے انتہی سو ہند نے
حالانکہ ابو سفیان کو بخیل اور نہ دینے والا خرچ بقدر کفایت کے اپنی عیال کو اوسکی غیبت مین کہا لیکن
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو منع نکیا اور جہڑکا نہین اسی جہت سے کہ مسئلہ پوچہنے کے لیے
اوسنے یہ بات بیان کی تہی ۴ مشورہ بتانے مین بغرض خیرخواہی مشورہ پوچہنے والے کی بہی بیان
حال کے لیے غیبت جائز ہی صحیح مسلم مین ہی کہ فاطمہ بنت قیس نے جناب رسول اللہ کی خدمت مین
عرض کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم مجہے پیغام نکاح کا دیتے ہین آپ نے فرمایا کہ ابو جہم تو لاٹہی کندہے سے
نہین اوتارتا ہی یعنی عورتونکو بہت مارا کرتا ہی اور معاویہ مفلس بے مال ہی تو اسامہ بن زید سے نکاح کرلے
انتہی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغرض مشورہ بتانے کے پیچہے ابو جہم اور معاویہ کے اونکے حال
بیان کیے اور اسی طرح جب مقصود ایک حال بیان کرنے سے خیرخواہی ایک مسلمان کی اور دفع ضرر ہو
تو غیبت جائز ہی مثلاً ایک شخص ایک نوکر رکہنا چاہتا ہو اور وہ نوکر بددیانت ہو تو آقا سے کہدینا کہ یہ شخص

بدیانت ہی قابل نوکر رکہنے کے نہیں ہی جائز ہی یا مثلاً عمرو زید کی صحبت میں اوٹہتا بیٹہتا ہو اور زید شراب خوار یا زانی ہو تو عمرو کو زید کے شرابی اور زناکار ہونے سے مطلع کر دینا تاکہ صحبت اوسکی چہوڑ دے جائز ہی اور اسی پر اور صورتوں کو بہی قیاس کر لے جہاں کہیں نیت خالص ہو اور مقصود نفع ایک مسلمان کا ہو زبان رازی اور کینہ وری سبب نہو تو ایسی صورتوں میں غیبت جائز ہی ۵ اگر کوئی شخص ایک لقب کر مشہور ہو اور وہ لقب کسی عیب پر دلالت کرتا ہو جیسے اخفش نحوی کہ اسی نام کر مشہور تہے اور اخفش کے معنی چندہا یا کسی شخص کا لقب لنگڑا یا ٹنڈا ہو اور وہ اس نام کر مشہور ہو تو ایسے نام کا لینا جائز ہی ۶ فاسق معلن یعنی وہ شخص کہ کوئی گناہ برملا کرتا ہو مثلاً داڑہی منڈاتا ہو یا برملا شراب پیتا ہو یا زنا کرتا ہو یا ناچ دیکہتا ہو تو اوسکی غیبت بہی جائز ہی یعنی جن عیبوں کو وہ برملا کرتا ہی اگر پیچہے اوسکے کوئی ذکر کریگا تو گنہگار نہوگا مسئلہ اگر ایک حال ایک شخص کا دو طرح بیان ہو سکتا ہو ایک ایسی طرح جس سے برا لگے اور دوسری ایسی طرح کہ برا نمانے تو پہلی طرح میں غیبت ہوگی دوسری میں نہوگی مثلاً کانے آدمی کو پیچہے کانا کہے تو غیبت ہوگی اور اگر پتا بتانے کے لیے اسطرح کہے وہ صاحب جنکی ایک آنکہ ہی تو غیبت نہوگی یا کسی لنبے کو لنبا بے ڈول کہے تو غیبت ہوگی اور جو کشیدہ قامت کہے تو غیبت نہوگی مسئلہ اگر ایک شخص معین کا ذکر نہو ایک جماعت کا ذکر ہو بے تعین اشخاص مثلاً یون کہے کہ فلانے شہر کے آدمی بڑے فریبی اور دغاباز ہوتے ہیں یا فلانے گانو کے آدمی بیوقوف ہوتے ہیں غیبت نہوگی مسئلہ اگر شخص معین کی غیبت کرے اور نام نلے تو غیبت نہوگی مگر جو اسطرح ذکر کرے جس سے وہ شخص معلوم ہو جاوے مثلاً کہے کہ قاضی شہر یا کوتوال شہر ایسا ہی یا آنکہ اسطرح ذکر نکرے لیکن حاضرین میں سے کوئی جانتا ہو کہ فلانے کا ذکر ہی تو غیبت ہو جائیگی مسئلہ گناہ غیبت کے معاف ہونے کی صورت تو یہی ہی کہ جسکی غیبت کی ہو اوس سے قصور اپنا معاف کرا لے اور ایک حدیث ضعیف میں بروایت بیہقی حضرت انس بن مالک سے یہ بہی روایت ہی کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ جسکی غیبت کی ہی اوسکے لیے استغفار کرے اور یون کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یا اللہ بخش دے ہمکو اور اوسے یعنی جسکی غیبت کی ہی آور حضرت مجاہد سے منقول ہی کہ جسکی غیبت کی ہی تو عوض غیبت کے

اوسکی تعریف کرے اور اوسکے لیے دعای خیر کرے

فصل دوم جہوٹ کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّمَا یَفۡتَرِی الۡکَذِبَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ترجمہ جہوٹ بات وہی لوگ بناتے ہین جو ایمان نہین رکہتے امام احمد اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر خصلت مسلمان آدمی کی عادت ہوسکتی ہی سوای خیانت اور جہوٹ کے یعنی ایمان مین اور خیانت اور جہوٹ مین نہایت ضد ہی ایمان کے ساتہ جہوٹ اور خیانت جمع نہین ہوسکتی صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم پکڑو تم سچ کو بیشک سچ ہدایت کرتا ہی طرف نیکوکاری کے اور نیکوکاری پونہچاتی ہی جنت کو اور ہمیشہ آدمی سچ بولتا ہی اور دہیان رکہتا ہی سچ کا یہان تک کہ خدا تعالی کے نزدیک صدیق لکہہ لیا جاتا ہی اور بچتے رہو تم جہوٹ سے بیشک جہوٹ پونہچاتا ہی طرف بدکاری کے اور بدکاری پونہچاتی ہی طرف دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جہوٹ بولتا ہی اور قصد کرتا ہی جہوٹ کا یہان تک کہ لکہہ لیا جاتا ہی اللہ تعالی کے نزدیک بڑا جہوٹا اور صحیح ترمذی مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی جہوٹ بولتا ہی فرشتہ اوس سے کوس بہر دور ہوجاتا ہی بسبب بدبو جہوٹ کے جو اوسکے منہہ سے نکلتی ہی اور صحیح بخاری مین ہی ایک حدیث طویل مین جس مین آپ نے بیان فرمایا ہی جبرئیل اور میکائیل کا لیجانا آپکو خواب مین اور چند عجائبات کا دکہلانا کہ آپ نے دیکہا کہ ایک شخص بیٹہا ہی اور ایک شخص کہڑا ہی اور اوسکے ہاتہہ مین ایک لوہے کا آنکڑا ہی اوس آنکڑے کو اوس بیٹہے کے منہہ مین ڈال کے ایک طرف کا کلہ اوسکا چیرتا ہی پشت تک پہر اوس آنکڑے کو نکال کے دوسرے کلے مین ڈال کر اوسکو بہی پشت تک چیرتا ہی اور اتنی دیر مین پہلا کلہ اوسکا بہر جاتا ہی اور درست ہوجاتا ہی پہر وہ آنکڑا نکال کے اوس کلے مین ڈالتا ہی اور پہر اوسیطرح کرتا ہی آپ نے پوچہا کہ یہ کون ہی حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل نے بوقت شرح جملہ عجائبات کے بیان کیا کہ یہ کذاب ہی کہ جہوٹ بات کہتا ہی اور وہ اوسکی جہوٹی بات عالم مین مشہور ہوجاتی ہی تو اوسکو قیامت تک ایسا ہی عذاب ہوگا مسلہ چند صورتون مین

۱۹ح حف ف۲

۲۰ح حف ف۱

۲۱ح حف ف۲

۲۲ح رویا ف۱

جھوٹ بولنا جائز ہی اگر کسی مسلمان کی جان یا مال یا آبرو بچانے کے لیے مثلاً ایک ظالم ایک مسلمان کے
قتل کا یا بیعزت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ مسلمان کسی کے گھر میں چھپ رہا ہو اور ظالم اوس سے
پوچھے تو اس شخص کو یہ کہنا چاہیے کہ میرے گھر میں نہیں ہی اور اسی طرح کسی مسلمان کا مال اس شخص
کے پاس ہو اور کوئی ظالم اوس مال کو غصب کیا چاہتا ہو تو یہ شخص کہدے کہ وہ مال میرے پاس
نہیں ہی بلکہ ایسی صورت میں جھوٹ بولنا واجب ہی اور سچ بولنا ناجائز ہی اور اپنی جان اور مال اور
آبرو کے بچانے کے لیے بھی جھوٹ بولنا جائز ہی مثلاً ایک ظالم سے خوف ہو اس بات کا کہ اگر وہ
جان لیگا کہ اس سے اور زید سے دوستی ہی تو اسے قتل کرے گا یا بے عزت کریگا اور اس سے پوچھے اور
حقیقت میں زید سے اور اس سے دوستی ہو تو یہ انکار کرے اور کہدے کہ مجھسے دوستی نہیں اور
اسی طرح یہ جانے کہ اگر ظالم میرے مال پر مطلع ہوگا تو چھین لیگا تو اپنے مال کو نہ بتلاوے اور کہدے
کہ میرے پاس نہیں ہی تو اپنے گناہ کے چھپانے کے لیے بھی جھوٹ بولنا جائز ہی بلکہ واجب ہی کیونکہ اظہار
گناہ کا جائز نہیں ہی کسی شخص سے زنا واقع ہوا ہو اور کوئی شخص اوس سے پوچھے تو یہ کہدے کہ میں نے
نہیں کیا اظہار گناہ کا دوسرا گناہ ہی حاکم نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ بچتے رہو ان ناپاک کاموں سے جن سے منع کیا ہی خدا تعالی نے پھر جو کسی سے کوئی ایسا کام ہو جاوے
تو چھپاوے اوسے خدا کے پردے سے تم دو مسلمانوں میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہی مثلاً
ایک شخص کے سامنے جاکے دوسرے کا حال بیان کرے کہ وہ تمہاری تعریف کرتے تھے اور اپنے قصور کا
اقرار کرتے تھے اور اسی طرح کی باتیں کہے جس میں وہ شخص راضی ہو جاوے پھر دوسرے کے سامنے بھی جاکے ایسی ہی
تعریفیں کرے حالانکہ دونوں نے ایسی باتیں نہ کی ہوں بلکہ ہر ایک نے دوسرے کو برا کہا ہو تو ایسا
جھوٹ بھی جائز ہی بلکہ ثواب کی بات ہی دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز سے ایسی ہی صورتیں
مراد ہیں صحیحین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہیں ہی جو درمیان
آدمیوں کے صلح کرے اور کہے بھلی بات اور نسبت کرے بھلی بات تم لڑائی میں دشمن کے داؤ دینے کے لیے
جھوٹ بولنا جائز ہی صحیحین میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحرب خدعۃ لڑائی فریب ہی

ح ع
ح صف فا
ح قال فا

اس سے اسی قسم کا جہوٹ ہی جس سے دشمن کو داؤ دیکے اوسپر غالب آجاوے مثلاً عین جنگ مین دشمن
سے کہے کہ پیچہے سے ایک سوار آتا ہی وہ اودہر دیکھنے لگے یہ اوسپر وار کرے اور عہد شکنی جائز نہین مثلاً
دشمنون سے عہد ٹہیر جاوے کہ چار مہینے تک ہم تمسے نہ لڑینگے پہر اس میعاد کے اندر یکا یک اونپر
چڑہ جاوے ۵ شوہر کو واسطے رضامند کرنے زوجہ کے اور زوجہ کو واسطے رضامند کرنے شوہر کے
جہوٹ بولنا جائز ہی مسلم نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتو نمین جہوٹ
کی اجازت دی ایک یہ کہ آدمی کو اصلاح منظور ہو دوسرے کوئی بات لڑائی مین کہے تیسرے شوہر
اپنی زوجہ سے باتین کرے یا زوجہ شوہر سے باتین کرے انتہی مثلاً عورت کچہہ مال یا زیور طلب کرنے مین اصرار
کرتی ہو مرد اوسکے رضامند کرنیکے لیے جہوٹا وعدہ کرے تو جائز ہی یا ایک ان مین سے دوسرے کے
رضامند کرنے کو اظہار زیادہ محبت کا کرے جس قدر رکہتا ہو تو یہ بھی جائز ہی مسئلہ لڑکے کے بہسلانیکے
لیے بہی جہوٹ بولنا جائز ہی مثلاً لڑکا مکتب نہ جاتا ہو اوس سے جہوٹ موٹ کہے کہ تم مکتب ہو آؤ پہر تمہین ایک
تماشا دکہاوینگے یا فلانی چیز دینگے ف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سب صورتین جواز جہوٹ کی بیان
کی ہین اور لکہا ہی کہ ہر جہوٹ مین اتنا تو ضرر بیشک ہوتا ہی کہ سُننے والے کو ایک غلط بات معلوم ہوتی ہی سو
جہان کہین سچ بولنے پر اس ضرر سے زیادہ ضرر مترتب ہوتا ہو مثلاً جان و مال کسی مسلمان کا جاتا ہو تو
سچ بولنا جائز نہین اور اسی طرح جہان نفع دینی جہوٹ سے ایسا ہوتا ہو جسکے مقابلے مین ضرر مذکور کی کچہہ
حقیقت نہین تو جہوٹ بولنا جائز ہی دو مسلمانون مین صلح کرانیکے لیے اور دشمن کے مغلوب کرنیکے لیے جہوٹ
جائز ہونے کی یہی وجہ ہی اور زن و شوہر مین باہم محبت رکہنے کی بہت تاکید ہی ان مین بگاڑ ہونیکے سبب سے
بہت مفاسد دینی ہوتے ہین لہذا اس منفعت کے لیے بہی جہوٹ بولنا جائز ہی مگر جب تک کام سچ سے
نکلے جہوٹ نبولے اسواسطے کہ جو جہوٹ کا لفظ ورمنہ ہی اور جو دروازہ جہوٹ کا اپنے اوپر کہول لیگا
تو پہر جہان جائز نہین ہی وہان بہی بولنے لگے گا ف بہت بڑا جہوٹ یہ ہی کہ مسئلہ جہوٹا بتائے یا بطور
کشف و الہام کے کوئی بات جہوٹی ظاہر کرے یا حدیث جہوٹی بناوے صحیح بخاری مین ہی کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جہوٹ بولے مجہپر قصداً یعنی میری طرف نسبت کرے ایسی بات جو

سنے نہین کہی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین سمجھ لے ف جھوٹے خواب کہنا بھی بڑا گناہ ہی صحیح بخاری
مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے جھوٹون مین یہ جھوٹ ہی کہ آدمی اپنی
آنکھون کا دیکھنا بیان کرے ایسی بات کا جو نہین دیکھی اور بھی صحیح بخاری مین ہی کہ جو شخص جھوٹا خواب بنا کے
اوسکو قیامت کے دن تکلیف دین گے اس بات کی کہ جَو مین گرہ لگائے یعنی اوسے عذاب کرینگے اس بات
کے لیے کہ جَو مین گرہ لگانے اور جَو مین گرہ لگانا محال ہی ف جھوٹا دعوی درویش کرنا بھی بڑا گناہ ہی
صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دعوی کرے ایسی چیز کا کہ اوسکی نہین
وہ ہم مین سے نہین ہی اور وہ اپنا مقام دوزخ مین ٹھیرا لے ف جھوٹ ظاہر کرنا نسب کا بھی بڑا گناہ ہی
مثلاً شیخ سے سید بن جانا یا جولاہے سے شیخ بن جانا صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص جان بوجھ کے اپنے باپ کے سوا دوسرے کو اپنا باپ کرے اوسپر جنت حرام ہی ف
صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی بات کافی ہی
کہ ہر سنی ہوئی بات کہدے پس آدمی کو چاہیے کہ ہر خبر کو بدون تحقیق بیان نکرے نہین تو جھوٹون مین داخل ہوگا

فصل تیسری جھوٹی قسم اور جھوٹی گواہی کے بیان مین

صحیح بخاری مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بڑے گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ
کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور قتل ناحق اور جھوٹی قسم انتہی حدیث مین اس مقام پر لفظ
غموس وارد ہی اوس سے مراد یہ ہی کہ ایک بات نہوئی ہو اور قسم کھا کر بیان کرے کہ ہوئی ہی غموس کے معنی ہین
غوطہ دینے والا جھوٹی قسم آدمی کو گناہ مین غوطہ دیتی ہی اور جہنم مین غوطہ دے گی اس سبب سے اوسکا لقب یمین
غموس ہی اور صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیون سے قیامت کے دن
خدا تعالی نہ کلام کریگا اور نہ طرف اونکے بنظر رحمت دیکھے گا ایک وہ جو اپنے دیے ہوے پر احسان رکھے دوسرا
وہ جو اپنے مال کو جھوٹی قسم سے رواج دے تیسرا پاجامہ کا لٹکانے والا یعنی ٹخنون سے تلے اور صحیحین مین
ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی قسم مال کو بکوا دیتی ہی مگر کسب کی برکت کو کھوتی ہی

مح ع
بیان جھوٹی نمایش کا
مح الفقیر ف
بیان جھوٹے نسب کا
مح مشارق
مح اعتصام ف
مح کبائر ف
مح مشارق
مح مشارق

ف اکثر دوکانداروں کی عادت ہوتی ہی کہ سودا بیچنے کے وقت جہوٹی قسم کہاتے ہین اُن دونو حدیثون مین اوسی کا ذکر ہی اور حدیث صحیح مین[۳۶] آیا ہی اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَۃُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ جہوٹی قسم گہرون کو ویران کر دیتی ہی یعنی بسبب شامت و وبال جہوٹی قسم کے گہر کے گہر ویران ہو جاتے صحیحین مین[۳۷] ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہوٹی قسم کہا کے کسی مسلمان کا مال ناحق لے لیوے تو قیامت کے دن خدا تعالی کے سامنے جب وہ جائیگا خدا تعالی اوسپر غضبناک ہوگا اور آپ نے اپنے کلام کی تصدیق کے لیے یہ آیت پڑہی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَ اَیْمَانِہِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ترجمہ جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جہوٹی قسمین کہا کر تہوڑا سا مال دنیا لیتے ہین ان لوگون کو آخرت مین کچہہ حصہ نہین اور خدا اون سے بات نکرے گا اور رحمت سے اونکی طرف ندیکہے گا قیامت کے دن اور اونکو گناہون سے پاک نکرے گا اور اونکو عذاب دردناک ہوگا مسلم[۳۸] اور مالک اور نسائی نے روایت کی ہی کہ جو شخص چہین لے حق کسی مسلمان کا جہوٹی قسم کہا کے خدا تعالی نے حرام کی اوسپر جنت اور واجب کیا اوسکے لیے دوزخ صحابہ نے عرض کیا اگرچہ تہوڑی چیز کو آپ نے فرمایا اگرچہ ایک ٹہنی پیلو کی ہو ف حنفیہ کے نزدیک جہوٹی قسم کا جسے عربی مین یمین غموس کہتے ہین کفارہ نہین ہی اور جو کسی آیندہ بات پر قسم کہاوے مثلاً قسم کہا کے کہے کہ آج کہانا نہ کہاؤنگا یا فلانے سے باتین نہ کرونگا تو اسے یمین منعقدہ کہتے ہین اور جو خلاف اوسکے کرے تو کفارہ لازم آتا ہی دس مسکینون کو دو وقت پیٹ بہر کے کہلا وے یا بقدر صدقہ فطر کے دیدے یا دس مسکینونکو کپڑے پہناوے جس سے اکثر بدن اونکا ڈہک جاوے مثلاً ایک ایک انگہ ایک ایک پاجامہ یا ایک ایک چادر ایک ایک تہ بند ہر ایک کو دیدے یا ایک غلام آزاد کرے اور جو یہ نہو سکے تو تین روزے رکہے کفارے سے گناہ توڑنے یمین منعقدہ کا اوتر جاتا ہی اور یمین غموس کا زیادہ گناہ ہی کفارے سے اوترنے قابل نہین لہذا اوسپر عذاب آخرت کا وعدہ ہی مسئلہ اگر کسی بہلی بات چہوڑنے کے لیے قسم کہاوے کہ ماں باپ سے باتین نکرونگا یا علم نہ پڑہونگا اوسکو چاہیے کہ قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دیوے یہ مضمون حدیث صحیح مین مذکور ہی تنبیہ سوا خدا کے کسی اور کی قسم کہانا

[۳۶] ح جبل حدیث شامل الله

[۳۷] ح مشارق

[۳۸] ح تیسیر الوصول

ح یعنی ایک صاع جو یا نصف صاع گیہون یا ایک صاع کہجور یا ایک صاع منقیٰ یا اسکی قیمت نصف ...

صح ایمان خدویت

جائز نہین ابوداؤد اور نسائی سنے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم مت کہاؤ اپنے باپون کی اور نہ ماؤن کی اور نہ اونکی جنکو خدا کا شریک ٹہیراتے ہین اور نہ قسم کہاؤ خدا کی مگر سچی اور ترمذی سنے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ ترجمہ جو کوئی قسم غیر خدا کی کہاوے اوسنے بیشک شرک کیا شرک کے معنی یہ ہین کہ اوسنے مشرکونکا سا کام کیا کہ جس جگہہ خدا کا نام لینا چاہیے تہا غیر خدا کا نام لیا ف بعضے جاہلون کو دیکہا ہی کہ خدا کی قسم جہوٹی کہانے سے اتنا نہین ڈرتے جتنا کسی بزرگ کی قسم سے چنانچہ اکثر میواتیون کا نسبت شاہ مدار صاحب کے ایسا ہی حال ہی اور بعضے جاہلون کا نسبت پیر جیتا کے ایسا ہی حال دیکہا ہی سو جو غیر کی قسم اسطرح کہاوے کہ اوسکی تعظیم مثل خدا کے مقصود ہو اوسکو مالک نفع وضرر کا سمجہے اور یہ اعتقاد رکہتا ہو کہ اگر ہم اوسکی جہوٹی قسم کہا دینگے تو ہم کو تباہ کر دیگا وہ شخص تو بیشک مشرک اور کافر ہی اور جو ایسے اعتقاد سے قسم غیر خدا کی نکہاوے مثلاً باپ کی قسم کہاوے یا بیٹے کی کافر نہوگا مگر یہ بات بہی جائز نہین لمعات وغیرہ شروح کتب حدیث مین یہ مسئلہ اسی طرح لکہا ہی

صح تفصیل

امام احمد اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہوٹی گواہی شرک کے ساتہہ برابر کی گئی ہی اور تین بار یہ بات فرمائی پہر یہ آیت پڑہی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ترجمہ سو بچو تم ناپاکی سے یعنی بتون سے اور بچو تم کہنے جہوٹ سے خدا کے لیے خالص ہو کر نہ شرک کرنیوالے اوسکے ساتہہ اور صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتہہ کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور خون ناحق اور جہوٹی گواہی دینا

صح کبائر

فصل چوتھی وعدہ خلافی اور عہد شکنی کے بیان مین

صح کبائر

صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نشانی منافق کی تین ہین جب بات کہے جہوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب اوسکے پاس کچہہ امانت رکہی جاوے خیانت کرے

اور بہی صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتین جس مین ہون وہ پورا منافق ہی
اور جس مین ایک بات اونمین سے ہو اوسمین ایک بات نفاق کی ہی جبتک کہ چہوڑے جب امانت
رکہی جاوے اوسکے پاس خیانت کرے اور جب بات کہے جہوٹ بولے اور جب عہد کرے دغا کرے
اور جب کسی سے جہگڑا کرے فجور کرے یعنی بدزبانی کرے ف شاہ ولی اللہ محدث نے لکہا ہی کہ منافق کے دو معنی ہین
ایک یہ کہ دل مین کافر ہو اور ظاہر مین مسلمان کلام اللہ مین جو آیا ہی اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ اوس سے مراد اسی قسم کے منافق ہین دوسرے یہ کہ ایمان ضعیف ہو بسبب ضعف ایمان کے
اصل منافقون کے سے اوس سے حرکات سرزد ہون اور ایسا ایمان وسکا قوی نہو کہ گناہون سے روکے
اس حدیث مین منافق کے یہی معنی ہین بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دین نہین ہی وس شخص کا جس کا عہد نہین یعنی جو شخص عہد کی محافظت نکرے وسکا ایمان نہین صحیح مسلم
مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد شکن کے لیے ایک جہنڈا ہوگا نزدیک اوسکے
مقعد کے اور جیسی بڑی عہد شکنی ہوگی اونچا ہی وہ جہنڈا بلند کیا جاویگا اور سب سے بڑی عہد شکنی بادشاہ کی ہی
مسئلہ اگر وعدہ کرتے وقت نیت اس بات کی ہو کہ مین وفا کرونگا اور پہر کچہ عذر ہو جاوے کہ وعدہ وفا
نکر سکے تو گناہگار نہین ہونا اسی مضمون کی ایک حدیث ابو داود اور ترمذی نے روایت کی ہی اور جو
وعدہ کرتے وقت ہی یہ ارادہ ہو کہ وفا نکرونگا تو یہ علاماتِ نفاق سے ہی اور گناہ کبیرہ ہی مسئلہ بُرے
کام کے لیے اگر وعدہ کرے مثلاً ناچ کی محفل مین جانے کا یا رشوت دینے کا تو وفا کرنا اوسکا جائز نہین

فصل پانچوین نمیمہ و افشای راز کے بیان مین

نمیمہ اسکو کہتے ہین کہ ایک شخص کی بات دوسرے کے سامنے ایسی بیان کرے جس مین فساد ہو مثلاً
کسی شخص نے کسی کو اپنے گہر بُرا کہا ہو اوس سے جا کے کوئی کہہ دے کہ فلانے نے تجہے بُرا کہا ہی ہندی
مین اسکو چغلی کہتے ہین صحیحین مین ہی کہ بہشت مین نجاوے گا چغل خور اور ابو داود اور ترمذی نے روایت
کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی ایک بات کہے اور منہہ پہیرے یعنی وہان سے

علحدہ ہو جاوے پس وہ بات امانت ہی پس جو شخص بہید کسی کا ظاہر کرے اوسنے گویا امانت مین خیانت کی اور حدیث صحیح اوپر منقول ہو چکی ہی کہ امانت مین خیانت کرنا منافق کا کام ہی اور یہی حدیث شریف مین بروایت بیہقی آیا ہی لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ ایمان نہین اوس شخص کا جس مین امانت نہین مسئلہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان سے کے ناحق قتل کا یا اوسکے آبرو کے لینے کا یا اور کچھ ظلم کا تذکرہ کرے اور اوس مسلمان نے بقصد تحفظ و ظلم اوسکے یہ بات ذکر کردی جاوے تو یہ بات جائز ہی

مح ایمان ف ۲

فصل چھٹی دورویہ ہونے کے بیان مین

دورویہ ہونا اسے کہتے ہین کہ دو مخالفون کے سامنے ہر ایک سے اوسی کی سی بات کہے صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاؤ گے تم برا سب آدمیون مین قیامت کے دن دورو کو جو ان لوگون سے انکی سی بات کہے اور اون لوگون سے اون کی سی بات کہے اور دارمی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دنیا مین دورویہ ہو قیامت مین اوسکی دو زبانین ہونگی آگ کی مسئلہ جو آدمی دو مسلمانون مین صلح کرانے کے لیے ہر ایک کے سامنے اوسکی سی بات کہے جیسا مسائل کذب مین ہم ذکر کر چکے ہین تو اوسکو دورویہ ہونے کا گناہ نہوگا

مح حف ف ۱ — او حف ف ۲

فصل ساتوین شعر کے بیان مین

صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک یہ بات کہ بھر جاوے پیٹ کسی کا تم مین کا پیپ سے کہ اوسکو تباہ کر ڈالے بہتر ہی اس بات سے کہ بھرے شعر سے اور یہی صحیح مسلم مین ہی کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرج مین چلے جاتے تھے کہ ایکبارگی ایک شاعر پیش آیا کہ اشعار پڑھتا تھا یعنی اوس راہ مین ہو شاعرانہ اشعار پڑھتا ہوا چلا جاتا تھا آپنے فرمایا کہ پکڑو شیطان کو ف شعر مین یہی بات بری ہی کہ آدمی اسطرح شعر مین مشغول ہو کہ بیشتر اوقات شغل شعر ہی کا رکھے اور ذکر الٰہی اور امور کا دھیان نہ رہے اسیطرح کے شاعر کو آپنے شیطان فرمایا

مح بیان شعر ف ۱ — مح بیان شعر ف ۲

۵۴ع بیان ف

ورنہ مطلقاً شعر منع نہین ہی دار قطنی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعر کلام ہی اچھا اوسمین سے اچھا ہی اور برا اوسمین سے برا ہی یعنی نثر مین جو باتین بری ہین نظم مین بھی بری ہین اور جو باتین نثر مین اچھی ہین نظم مین بھی اچھی ہین ف اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شاعرون مین یہ بات جو مشہور ہی کہ شعر مین جائز ہی جو کچھ چاہین کہہ ڈالین اگرچہ کلمہ کفر کا کیون نہو اور کہتے ہین یجوز للشاعر مالا یجوز لغیرہٖ سو یہ بات غلط ہی اسواسطے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا کہ جو بات نثر مین بری ہی شعر مین بھی بری ہی پس جو شاعر اپنے شعر مین ایسا مضمون لکھے جس مین اہانت کسی پیغمبر مثل حضرت موسیٰ علیسیٰ کی نکلے یا کچھ بے ادبی جناب خدایتعالی مین ظاہر ہو یا کوئی اور بات کفر کی پائی جاوے بیشک وہ شاعر کافر ہو جاویگا لطیفہ ایک شاعر سے ہمنے اس مسئلہ کا ذکر کیا اونکو تامل ہوا اور کہنے لگے کہ قدیم سے شعرا یہ بیباکانہ جو جی مین آتا ہی کہتے چلے آئے ہین ہمنے کہا کہ اگر تم اپنے والد کی خدمت مین کلمات بے ادبی نظم مین کہو تو اوسکو برا سمجھوگے یا نہین کہنے لگے بیشک برا سمجھینگے ہمنے کہا کہ خدایتعالی کا حق اور انبیای کرام کا بیشک ماں باپ سے زیادہ ہی اور اونکا ادب کہنا نسبت ماں باپ کے زیادہ تر ضرور ہی پھر جب باپ سے بے ادبی شعر مین جائز نہوئی خدایتعالی سے اور انبیای کرام سے ہرگز جائز نہوگی وہ سمجھ گئے اور آیندہ اُنہون نے اوس جنس کے اشعار سے توبہ کی اور فی الواقع شاعری کچھ مضامین کفریہ پر موقوف نہین ہی اگر التزام کرے کہ مضامین کفریہ شعر مین نہ لاے تو بھی خوب شعر کہہ سکتا ہی مسئلہ مبالغہ اور استعارہ اور تشبیہ مثلاً یہ کہنا کہ معشوق کا منہہ مثل چودھوین رات کے چاند کے ہی یا ممدوح کا گھوڑا فلک الافلاک سے زیادہ سیر کرتا ہی یا گھوڑا دریا ہی تیزروی مین جائز ہی نظم مین بھی اور نثر مین بھی اور اس سے گناہ جھوٹ کا لازم نہین آتا حقیقت جھوٹ کی یہ ہی کہ سننے والے کو اوس سے ایک اعتقاد غلط حاصل ہو اور ایسے کلام کو سنکر ہر آدمی جانتا ہی کہ معنی حقیقی مراد نہین ہی تعریف منظور ہی اور اسطرح کی عبارتین حدیث مین بھی آئی ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ کے گھوڑے کو دریا فرمایا

۵۵ح معجزات ف

چنانچہ صحیح بخاری مین روایت ہی

فصل آٹھوین سجع اور تکلف کے بیان مین

سجع کہتے ہیں تک بندی کو یعنی قافیہ دار عبارت بولنا اور تکلف سے مراد بناوٹ سے باتیں کرنا
صحیح مسلم میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا هلك المتنطعون تین بار اپنے یہ کلام
فرمایا یعنی ہلاک ہوے وہ لوگ جو بناوٹ سے باتیں کرتے ہیں شیخ عبد الحق دہلوی رح نے لکہا ہی کہ
تنطع کے معنی ہیں تالو سے بات کہنا اور یہان مراد ہی زبان اور تالو سے بنا بنا کے باتیں کرنا اور عبارت
آرائی بطریق ریا کے کرنا ترمذی و بیہقی نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیشک محبوب تر تم میں سے نزدیک میرے اور نزدیک تر مجہسے قیامت کے دن وہ لوگ ہیں جنکے
اخلاق بہت اچہے ہیں اور بیشک دشمن تر تم میں نزدیک میرے اور دور تر مجہسے وہ لوگ ہیں جو بد اخلاق
ہیں اور بہت باتیں کرنے والے اور تالو اور زبان سے بنا بنا کے فصاحت ظاہر کرنے والے اور لنبی
باتیں کرنے والے براہ تکبر اور ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک اللہ تعالی دشمن رکہتا ہی مبالغہ کرنے والے کو آدمیوں میں سے وہ جو زبان کو لپیٹتا ہی
بات کہنے میں جیسے گائے لپیٹتی ہی زبان کو گہاس کہانے میں یعنی بنا بنا کے چبا چبا کے باتیں کرتا ہو
امام مالک اور نسائی اور ابوداؤد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقدمہ
حمل میں کہ سبب مارنے ایک شخص کے بچہ مر کے پیٹ سے اسقاط ہوا تہا خون بہا کا حکم دیا مدعا علیہ
کہا کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استهل ومثل ذلك يطل یہ عبارت قافیہ دار وہ
شخص بولا یعنی کیسے تاوان دون میں وسکا جسنے نہ پیا نہ کہایا اور نہ بولا نہ چلایا ایسا خون تو ضائع کہایا
سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کاہنون کا بہائی معلوم ہوتا ہی اور اوسکی اس تقریر
کو ناپسند فرمایا ف عرب میں کچہ لوگ کاہن تہے کہ جنون سے رابطا و آشنائی پیدا کر کے اونسے غیب
خبریں دریافت کر کے لوگون سے کہا کرتے اور سچ جہوٹ بیان کر کے لوگون سے نذرانہ لیتا اور وہ
لوگ بیجا و بیجا ہر مطلب میں عبارت قافیہ دار بولتے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو کہ
بے محل عبارت قافیہ دار بولا کاہنون کا بہائی فرمایا ف عبارت مسجع بولنا معاملات کی باتون میں
اور ہر وقت کی بول چال میں منع ہی کہ تکلف بیجا ہی اور علی الاطلاق منع نہیں دعاؤن میں اور خطبون

مین اور کتابون مین سے اپنے موقع پر جائز ہی

فصل نوین تمسخر اور چہل کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْہُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْہُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ترجمہ ای ایمان والو تمسخر نکریں مرد تم مین سے مردون سے شاید کہ وہ جن سے تمسخر کرتے ہین تمسخر کرنیوالون سے بہتر ہون اور نہ عورتین عورتون سے شاید کہ وہ عورتین بہتر ہون اونسے اور عیب گیری نکرو آپس کی اور نہ برے لقب رکھو **ف** اس آیت مین خدا تعالی نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی کسی سے تمسخر کرے اور ٹھٹھہ بازی سے اوسکی آبرو کھووے خدا کے نزدیک کا حال معلوم نہین ہی کہ کون اچھا ہی شاید جس سے یہ تمسخر کرتا ہی اللہ تعالی کے نزدیک وہی اچھا ہو تو اسکے لیے بڑی قباحت کی بات ہی اور عیب گیری کرنے سے منع فرمایا کہ کسی شخص کو ناحق عیب لگانا یا کسیکا عیب ظاہر کرنا بہت برا ہی اور برے لقب رکھنے سے بھی منع فرمایا یعنی ایسا لقب رکھے جو دینی یا دنیوی تحقیر اوسکی پر دلالت کرے مثلاً گنجا یا فاسق کسی کا لقب رکھے ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھگڑا نکر بھائی اپنے سے اور نہ ٹھٹھہ بازی کر اوس سے اور نہ ایسا وعدہ کر جسکے تو خلاف کرے اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی بعضا کلمہ کہتا ہی اسی لیے کہ لوگ اوس سے ہنسین اور بسبب اوس کلمہ کے گر پڑتا ہی زیادہ تر دور اوس سے جو درمیان زمین و آسمان کے ہی یعنی گر پڑتا ہی طرف دوزخ کے اور زیادہ دور ہوجاتا ہی رحمت الہی سے بہ نسبت دوری آسمان اور زمین کے **مسئلہ** ایسی بات مزاح کی جسمین کسی کو رنج نہو کسی کی بیعزتی نہو جائز ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسطرح کا مزاح منقول ہی صحیح ترمذی مین ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی آپنے اوس سے فرمایا کہ مین اونٹنی کا بچہ تیری سواری کے لیے دونگا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا آپنے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہین ہوتے اور کسکے

ت ح مزاح ف
ا ح حف ف ا
مح مزاح ف ا

ہوتے ہین شرح السنہ مین ہی کہ ایک شخص گانوکا کہ نام اوسکا زاہر بن حرام تہا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے گانو کے تحفے لایا کرتا تہا اور آپ شہر کی چیزین اوسکے خرید دیا کرتے تہے سو آپنے فرمایا
کہ زاہر ہمارا دہقان ہی اور ہم اوسکے شہری ہین اور آپ اوس سے محبت فرماتے تہے اور وہ سیاہ فام تہا
ایکدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بازار مین اور وہ کچہہ سودا اپنا بیچ رہا تہا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچہے سے جاکر اوسکی کولی بہر لی وہ دیکہتا نہ تہا کہنے لگا چہوڑ مجہے
کون ہی پہر مونہہ پہیر کے آپ کو پہچانا سو اپنی پیٹہہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے
خوب چپٹا دیا اور آپ فرمانے لگے کون مول لیتا ہی اس بندہ کو اوسنے کہا اگر آپ مجہے بیچین گے تو قیمت بہت کم
پائین گے یعنی مین متاع کم قیمت ہون آپنے فرمایا خدا تعالی کے نزدیک تم کم قیمت نہین ہو اور ابو داود
نے روایت کی ہی کہ عوف بن مالک نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین مین
حاضر ہوا غزوہ تبوک مین اور آپ ایک چمڑے کے خیمے مین تہے کہ وہ خیمہ چہوٹا تہا مینے سلام کیا آپنے فرمایا
کہ بہتر آؤ مینے کہا کہ مین بالکل بہتر آؤن آپنے فرمایا کہ بالکل بسبب چہوٹے ہونے خیمہ کے بطور مزاح انہون نے
یہ بات عرض کی اسطرح کی مزاح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب سے منقول ہی اور ترمذی نے
روایت کی کہ صحابہ نے جناب رسول اللہ کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہمسے مزاح کیا کرتے
ہین آپنے فرمایا کہ نہین کہتا ہون مگر سچ ف پہلی حدیث مین اونٹ کو جو ولد ناقہ کہا یہ بات بہی سچی
اور زاہر کو بندہ کہا سو بندہ خدا تہے ہی حاصل یہ ہی کہ جس مزاح مین کسی مسلمان کو رنج اور ایذا نہو اور
انبساط قلب کے لیے کیا جاوے جائز ہی اور جس مین کسی مسلمان کی ایذا اور تذلیل ہو یا بیہودہ باتین ہون
جن سے قہقہے پڑین یا گالی اور فحش ہو یہ جائز نہین ہی اور ایسی مزاح کے سبب سے آدمی خدا کی رحمت سے
زیادہ تر دور ہو جاتا ہی بسبب دوری آسمان اور زمین کے تنبیہ بہت بڑی قسم جہل کی یہ ہی جو ہندوستان کے
بسبب اختلاط ہندوؤن کے بعضے بلاد اور قصبات مین مروج ہی کہ سسرال کے رشتہ دارون سے مثلاً
سالی اور سلہج اور سمدہی اور سمدہن سے یا بہاوج اور دیور مین جہل ہوتی ہی اور بہت فحش اور بیہودہ باتین
اوسمین ہوتی ہین اسطرح کی جہل مین کئی طرح کے گناہ ہوتے ہین ایک جہل بیجا جسکے لیے حدیث مین

کمال دور ہو جانا رحمت الٰہی سے وارد ہوا ہی دوسرے فحش و بیحیائی کی باتین بکنا تیسرے نامحرم عورت کا بوضع ناجائز سامنے آنا چوتھے نامحرم عورت سے ناجائز باتین کرنا پانچوین شوہر یا بھائی یا باپ عورت کے اس بات کے بھی گنہگار ہوتے ہین کہ عورت کی بیحیائی اور بے پردگی کو منع نہین کرتے خدا تعالی سب مسلمانون کو اس بات سے بچنے کی توفیق دے

فصل دسوین لعنت اور کافر کہنے کے بیان مین

بیان لعنت کا صحیحین[۶۶] مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو لعنت کہنا مانند قتل کرنے اوسکے ہی ف قتل سب کبیرہ گناہون مین بہت بڑا گناہ ہی جب لعنت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل قتل کے فرمایا تو بہت برائی اس گناہ کی ثابت ہوئی ترمذی[۶۷] نے روایت کی ہی کہ جناب پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان لعنت کرنے والا نہین ہوتا یعنی لعنت کرنا ایمان کے مخالف ہی اور ترمذی[۶۸] اور ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ ایک شخص کی چادر کو ہوا کہینچے لیے جاتی تھی اوسنے ہوا کو لعنت کی آپنے فرمایا کہ ہوا کو لعنت مت کرو وہ تو خدا کے حکم سے چلتی ہی بیشک جو شخص لعنت کرے ایسی چیز کو کہ لائق لعنت کے نہین ہی سو کرنے والے پر لعنت الٹ آتی ہی اور ابو داؤد[۶۹] نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جب بندہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو لعنت چڑہتی ہی آسمان کو سو آسمان کے دروازے اوسپر بند ہو جاتے ہین پہر اوترتی ہی زمین پر سو زمین کے دروازے بہی اوسپر بند ہو جاتے ہین پہر وہ دائین بائین چلتی ہی جب کہین ٹہکانا نہین پاتی اوس شخص کی طرف جاتی ہی جسپر لعنت کی ہی اگر وہ قابل لعنت کے ہوتا ہی تو اوسپر جاتی ہی ورنہین تو کہنے والے پر اولٹ آتی ہی مسئلہ جس شخص کا مرجانا بالیقین کفر پر ثابت ہو جیسے فرعون اور ابوجہل اوسکو لعنت کرنا جائز ہی اور جیتے کافر کو بھی لعنت کرنا جائز نہین ہی اسی سبب سے کہ احتمال ہی کہ مرنے سے پہلے وہ مسلمان ہو جاوے اور قابل لعن کے نرہے تو موافق حدیث کے لعنت کہنے والے پر الٹ آوے مسئلہ لعن بالوصف جائز ہی جیسے کوئی شخص کہے کہ لعنت ہی یہودی پر یا کافر پر یا چور پر کہ اسطرح کی لعنت جائز ہی

ف۱ ح ۶۶
ف۲ ح ۶۷
ف۲ ح ۶۸
ف۲ ح ۶۹

ہی آتی ہی سو غیر تعیین کسی شخص کے ایسی لعنت جائز ہی اور جو کسی خاص جہم یا کسی الص شرابی کو لعنت کرے تو جائز نہین ہی بیان کافر کہنے کا صحیح بخاری مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شخص دوسرے کو فاسق یا کافر کہے اور وہ شخص ایسا نہو تو کہنا اسکا اوسی پر اولٹ آوے گا اور صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دوسرے کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہو تو یہ بات کہنے والے پر اولٹ آتی ہی ف اولٹ آنے سے مراد یہ ہی کہ اگر صالح کو فاسق کہے تو کہنے والا حقیقت مین فاسق ہو جاتا ہی یعنی بڑا گنہگار ہو جاتا ہی اور اگر مسلمان کو کافر کہے اسطرح کہ کسی عقیدہ اسلامی کو کفر سمجھتا ہو تو بھی حقیقۃً کافر ہو جاے گا اور اگر عقیدے سے کافر نکہا مگر سخت کلامی سے کہا تو حقیقۃً کافر نہین ہوتا لیکن یہ گناہ قریب بکفر ہی

فصل گیارہوین گالی اور فحش اور بدزبانی کے بیان مین

صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گالی دینا مسلمان کو بڑے گناہ کی بات ہی اور قتال کرنا مسلمان سے کفر ہی یعنی بہت بڑا گناہ ہی قریب بکفر امام احمد اور ابن ابی الدنیا نے بسند صحیح روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گالی بکنے والا اور بیحیائی کی بات کہنے والا اسلام مین سے اوسکے پاس کچھ نہین ہی اور طبرانی نے بسند جید روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک خدا تعالی دوست نہین رکھتا ہی فحش بکنے والے بیحیائی کی بات کہنے والے کو اور ترمذی و بیہقی نے روایت کی ہی کہ نہین ہی مسلمان طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بیہودہ گو اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا اور بات بلحاظ کرکے کہنا دو شاخین ہین ایمان کی اور فحش اور بدزبانی اور بے دھڑک بات کہنا دو شاخین ہین نفاق کی اور احمد و ابو داؤد طیالسی نے بسند صحیح روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آپس مین گالی گلوج کرتے ہین وہ دونو شیطان ہین کہ آپس مین جھوٹ کہتے ہین اور بیہودہ بکتے ہین اور صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دو شخص آپس مین ایک دوسرے کو گالی دے

گناہ شروع کرنے والے پر ہوتا ہی جب تک دوسرا زیادہ نکہے انتہی یعنی جسقدر ایک شخص نے
بیجا بات کہی دوسرا اوتنا ہی جواب دے تو سب گناہ شروع کرنے والے پر ہوتا ہی اور جب زیادہ کہے
تو پہر دونو گناہ مین شریک ہوجاتے ہین امام مالک اور بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد نے روایت
کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہون مین سے یہ بات ہی کہ آدمی اپنے ماباپ کو
گالی دے لوگون نے عرض کیا کہ کوئی شخص اپنے ماباپ کو بہی گالی دیتا ہی آپ نے فرمایا کہ ہان کسی کے باپ کو
گالی دے وہ اسکے باپ کو گالی دے اور کسی کی ماکو گالی دے وہ اسکی ماکو گالی دے یعنی جب اسکے
گالی دینے کے سبب سے اسکے ماباپ کو گالی دی گئی تو گویا اسی نے گالی دی صحیحین مین ہی کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ایذا دیتا ہی مجہے ابن آدم گالی دیتا ہی دہر کو اور
مین دہر ہون میرے ہاتہ سب کام ہین الٹ پلٹ کرتا ہون رات کو ف آفات وحوادث کو دہر کی
طرف نسبت کرکے زمانے کو جو برا کہتے ہین حقیقت مین یہ برا کہنا طرف پیدا کرنے والے اون آفات وحوادث
کے رجوع کرتا ہی اور وہ خدا تعالی ہی اس لیے اس حدیث قدسی مین وارد ہوا کہ اسطرح زمانے کو گالی دینا
اور برا کہنا خدا تعالی کو ایذا دینا ہی مسلمان کو چاہیے کہ ایسی بات سے بچتا رہے اور صحیح بخاری مین ہی
گالی مت دو مردونکو بیشک وہ پہونچ گئے اپنے کیے ہوئے کامون کو یعنی مُردون کو برا کہنا نچاہیے جیسے
اعمال انہون نے کیے تہے اونسے بہگتے ہین اگر بہلے کام کیے تہے تو تمہارا برا کہنا بہت برائی ور اگر برے
کام کیے تہے تو عذاب مین اوسکے مبتلا ہونگے تمہارا برا کہنا اونکو فضول ہی ف فحش کہتے ہین
اس بات کو کہ کہلا نام لے ایسی چیز کا جسکا چہپانا شرم ہی مثلاً آلہ بول و براز کا نام لینا ہندی مین یا مباشرت
کا نام لینا ہندی مین اسی لیے ادب کی بات یہ ہی کہ یون کہے جورو نے فلانی بات کہی بلکہ یون کہے گہر مین
یہ بات کہی تنبیہ بڑی قسم گالی وہ ہی جسے قذف کہتے ہین کہ پارسا عورت یا مرد کو تہمت زنا کی لگائے کہ
گناہ کبیرہ ہی چنانچہ حدیث شریف مین بروایت ابوداؤد و نسائی وارد ہی اور کلام اللہ مین ایسے شخص کو
فاسق فرمایا ہی اور اوسپر اسی درے سزا کے مقرر کیے ہین اور ساری عمر کو وہ شخص مردود الشہادت ہو جاتا ہی
یعنی گواہی اوسکی کبہی قبول نہ کی جاوے گی اور تفصیل اسکے مسائل کی کتب فقہ کے باب حد القذف مین

۱۹ح شد
۲۰ح ایمان فلا
۲۱ح مشکوٰۃ بالجنازہ فا
۲۲ح ست

مذکور ہی اور صحیحین مین ہی جو شخص تہمت زنا کی لگاوے اپنی لونڈی یا غلام کو تو قیامت کے دن اوسکے کوڑے لگینگے **ف** بموجب حکم شرع شریف کے قذف کی سزا یہ ہی کہ حاکم اسّی کوڑے قذف کرنے والے کے مارے مگر اوس مین شرط یہ ہی کہ جسکو عیب لگایا ہو وہ آزاد ہو لونڈی غلام نہو اس سبب سے دنیا مین اپنی لونڈی غلام کے قذف کرنے والے کے کوڑے نہ لگینگے مگر قیامت مین حق تعالیٰ جلالہ اوسکا بدلہ لیگا اور اوس عیب لگانے والے کے اسّی کوڑے لگوا دیگا

فصل بارہوین بے ادبی کے بیان مین

ماباپ سے بے ادبی کرنا گناہ کبیرہ ہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ مت کہہ واسطے ماباپ کے اُف اور مت جھڑک اونہین اور کہہ واسطے اونکے بات ادب کی **ف** اُف ایک کلمہ ہی کہ عرب ناخوشی کے وقت کہا کرتے ہین جیسے ہندی مین ہون اسی سبب سے مولوی عبد القادر صاحب مرحوم نے اس آیت کے ترجمے مین لفظ اُف کا ترجمہ ہون کیا ہی اور جب اتنا کلمہ کہنے سے خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک مین منع فرمایا تو اور کلمات جن مین زیادہ بے ادبی ہی اونکو قیاس کر لینا چاہیے کہ کس قدر موجب ناراضمندی خدا تعالیٰ کے ہونگے صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماباپ کا ناخوش کرنا بہت بڑا گناہ ہی نسائی اور دارمی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین نجاویگا اپنے دیے پر احسان رکھنے والا اور ماباپ کا ناخوش کرنے والا اور شرابی اور بیہقی نے ایک حدیث طویل مین روایت کی ہی کہ شب برات کو کہ خدا تعالیٰ بیشمار بالون بھیڑون قبیلہ بنی کلب کے دوزخ سے آزاد کرتا ہی ماباپ کے ناخوش کرنے والے پر نظر رحمت نہین کرتا **ف** اقارب مین دادا اور چچا اور بڑا بھائی حکم باپ کا رکھتے ہین اور اسی طرح اور جو بزرگ ہین بلکہ حدیث سے مستنبط ہوتا ہی کہ جو لوگ باپ کے دوست ہون اونکا بھی ادب کرنا چاہیے اور اوستاد اور مرشد کا ادب بھی مثل باپ کے کرنا چاہیے بلکہ علما نے لکھا ہی کہ علم دینی کا اوستاد باپ سے مرتبہ زیادہ رکھتا ہی اسواسطے کہ باپ سبب اسکی زندگانی دنیا کا اور نعمای فانی کا ہوتا اور اوستاد سبب ہوتا ہی زندگانی آخرت اور نعمای ہمیشہ کا پس چاہیے کہ ان سب کے آداب کا لحاظ رکھے مولانا فرماتے

شعر از خدا خواہیم توفیق ادب		بے ادب محروم ماند از لطف رب	۱

فصل تیرہوین مدح اور خوشامد اور تفاخر کے بیان مین

بیان مدح کا

احیاء العلوم مین لکھا ہی کہ مدح مین چھہ آفتین ہین چار مدح کرنے والے کو اور دو ممدوح کو سو مناسب تعریف ہر
کتاب موصوف سے فقیر اس مقام پر اون چہون آفتون کو مع احادیث متعلقہ اونکے باسند بیان
کرتا ہی مدح کرنے والے کی آفتین یہ ہین ۱ مدح مین جہوٹ کہے اور ایسا مبالغہ کرے کہ حد سے بڑھ جاوے جہوٹ
کی برائی تو معلوم ہو چکی ہی اور مبالغے کے لیے سنو صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مدح مفاخرت ف

فرمایا کہ میری تعریف مین ایسا مت بڑہو جیسا نصاری ابن مریم کی تعریف مین حد سے زیادہ گذر گئے مین تو
بندہ خدا کا ہون سو کہو تم مجھے بندہ خدا کا اور پیغمبر اوسکا تھی اسی طرح ولی کی تعریف مین ایسا مبالغہ
کہ اوسے پیغمبرون کے برابر کردے یا پیغمبرون سے زیادہ بڑہا دے بہت برا ہی بلکہ کفر ہی اور دنیا دارون کی تعریف
مین بہی حد سے بڑہنا اور جو صفت اون مین نہو بیان کرنا نہایت قبیح ہی ۲ ریا سے تعریف کرنا کہ دل مین ممدوح کو
ویسا نہ سمجہتا ہو کہ ریا کام منافق کا ہی دل مین کچھہ ہو اور ظاہر مین کچھہ ۳ ایسا وصف بیان کرے جسکو خود
نہ جان سکتا ہو مثلاً کہے بڑا متقی ہی بڑا زاہد ہی زہد و تقوی کا حال خوب معلوم نہین ہو سکتا ایسے ہی مدح کے

مدح حف ف۱

باب مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ صحیحین مین ہی تم مین سے اگر کوئی خواہی نخواہی
کسی کی تعریف کرے تو یون کہے کہ مین اوسے ایسا سمجہتا ہون خدا پر رکھکے کسی کی تعریف نکرے یعنی
ایسی باتون کا حال خدا کو ہی خوب معلوم ہوتا ہی جو یون کہا کہ فلانا متقی ہی تو گویا اوسنے واقع مین
اور علم خدا مین اوسکو متقی کہا اور یہ بات معلوم نہین اور جو یون کہے گا کہ مین اوسے متقی جانتا ہون تو
اپنی دانست کی طرف نسبت کی ہان اگر ایسا وصف ہو جسکو یہ دریافت کرسکتا ہو مثلاً تہجد گذاری یا
خوشنویسی تو اونکے بیان مین مضایقہ نہین ۴ ظالم یا کافر یا فاسق کی تعریف کرے جس سے وہ خوش ہو مین

مدح حف ف۲

بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مدح کی جاتی ہی فاسق کی غضب مین
ہوتا ہی خدا تعالی اور عرش ہل جاتا ہی اور جب فاسق کی مدح کا یہ حال ہی تو کافر کی مدح مین زیادہ غضب الہی سمجہنا

چلا ہے اور ممدوح کی آفتین دو ہین ۵ ممدوح کو عجب آوے اور تعریف کے سبب سے اپنے تئین اچھا سمجھنے لگے اور اوسکو گھمنڈ ہو جاوے اپنی خوبی کا کہ موجب ہی کمال وبال آخرت کا اسی بات کی طرف اشارہ ہی اس حدیث صحیحین مین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی آپنے فرمایا کہ خرابی ہو تجھے تیرے تونے اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی تین بار آپنے یہ بات ارشاد فرمائی یعنی تیری تعریف کے سبب سے اوسے گھمنڈ ہو جاویگا اور عذاب ہلاک اخروی اوسکو حاصل ہوگا ۲ ممدوح آیندہ کو بسبب مدح کے عمل خیر مین کوتاہی کرنے لگے مثلاً کسی طالب علم کی تعریف کرے کہ تمہاری استعداد بہت اچھی ہی اور مطالعہ خوب صاف ہی وہ یہ بات سنکے اس خیال سے کہ استعداد ہماری تو کامل ہو گئی ہی اب ہمین بہت محنت کی حاجت نہین ہی محنت اور مطالعے مین کوتاہی کرے مسئلہ جسوقت آفتون بالا سے مدح خالی ہو تو کرنا اوسکا جائز ہی بلکہ بعضے اوقات مین ثواب ہی جب اوسپر نفع دینی مترتب ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی اکثر مدح فرمائی چنانچہ کتب احادیث لاکال مین مقصود یہ تھا کہ لوگ اونکے درجات عالیات دریافت کر کے اونسے عقیدت و محبت رکھین اور اونکا طریقہ اختیار کرین اور صحابہ کا حال معلوم تھا کہ اونکو عجب اور گھمنڈ نہ آویگا اگر کسی طالب علم کا یہ حال معلوم ہو کہ تعریف کرنے سے اوسے گھمنڈ نہ آوے گا اور محنت اور مطالعے مین آیندہ زیادہ کوشش کریگا یہ خیال کر کے کہ اوستاد ہماری محنت کی داد دیتے ہین اور ہمسے راضی ہوتے ہین تو ایسی صورت مین مدح کرنا موجب ثواب ہی بیان خوشامد کا خوشامد کبھی بطور مدح کے ہوتی ہی سو اوسکا حال تو اوپر کے بیان سے معلوم ہو چکا اور اتنا اور جان لینا چاہیے کہ ممدوح خوشامد کرنے والے کو اگر جہ سچی بات سے مدح کرتا ہو روک دے احمد اور ابو داود نے روایت کی ہی کہ وفد بنی عامر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اونہون نے کہا کہ آپ سید ہمارے ہین یعنی سردار آپنے فرمایا کہ سید اللہ ہی پھر اونہون نے کہا کہ آپ بزرگی مین ہم سب سے افضل ہین اور مرتبے اور مقدور مین سب سے بڑے ہین آپنے فرمایا تمہین اپنا مطلب کہنا ہو سو کہو اور شیطان تمہین نہ بہکاوے انتہی آپ اونہون نے سچی کہین تہین مگر بطور خوشامد کے کہتے اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہین روک دیا اور کبھی خوشامد اسطرح ہوتی ہی کہ امیرون کے پاس جاکے اونکی جھوٹی باتون کی تصدیق کیا کرتے ہین ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ

وجہ حصہ دا

وجہ مفاخرت

وجہ امارت

بیان تفاخر کا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امیرونکے پاس جاکر اونکے جھوٹ کی تصدیق کرے اور اونکے ظلم پر اعانت کرے سو ایسے آدمی مجھسے نہین ہین اور مین اونسے نہین ہون مجھسے اونسے کچھہ علاقہ نہین اور حوض کوثر پر میرے پاس نہ آوین گے بیان تفاخر کا تفاخر اسے کہتے ہین کہ اپنی تعریف کرے اور دوسرے پر زیادتی ظاہر کرنے کو خواہ اپنے ذاتی اوصاف بیان کرے خواہ اپنے باپ دادون اور بزرگون کی بڑائی بیان کرے سو یہ منع ہی صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالتحقیق اللہ تعالی نے وحی بھیجی ہی طرف میرے کہ تواضع یعنی عاجزی کرو یہانتک کہ نہ فخر کرے کوئی تم مین سے کسی پر اور نہ ظلم کرے کوئی تم مین سے کسی پر ترمذی و ابوداود نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی لے گیا تم مین سے تکبر جاہلیت کا اور فخر کرنا باپ دادون سے آدمی نہین ہی مگر مسلمان متقی یا بدکار شقی سب آدمی اولاد آدم کی ہین اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے یعنی ہر آدمی مین دو وصف پایا جاویگا اوسیکا اعتبار ہی اگر نیک کام کرتا ہی مسلمان متقی ہی اگر برے کام کرتا ہی بدکار شقی ہی باپ دادون سے فخر کرنا بیجا ہی اصل سب کی ایک ہی حضرت آدم کی سب اولاد ہین اور مٹی سے پیدا ہوئے ہین کسی شاعر نے خوب کہا ہی قطعہ

دوش دیدم کہ ابلہی مگفت	پدر من ز زیرخان بود ست	باوجودیکہ نیست معلومم	خود گرفتم کہ آن چنان بود ست
	ہیچ کس و بدہ کہ بخورد	کہ بعہد قدیم نان بود ست	

مسئلہ لڑائی مین دشمن کے دبانے کے لیے فخر جائز ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اور اصحاب سے منقول ہی مسئلہ اگر اپنی تعریف بیان کرنے سے مقصود اظہار نعمت الہی ہو دوسرے کی تحقیر اور اظہار اپنی بڑائی کا نسبت دوسرے شخص کے منظور نہو جائز ہی ف باپ دادون سے فخر کرنے کی جو ممانعت ہی اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ نسب کی کچھہ حقیقت نہین ہی سید اور اشراف اور کمینہ کا شرعا باعتبار نسب کے بیشک فرق ہی اسی لیے شرع مین باب نکاح مین کفاءت کا اعتبار ہی اور نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخرت مین بھی کام آوے گا صحیح حدیثون سے یہ بات ثابت ہی منع یہی ہی کہ کسی مسلمان کی بتفاخر نسب تذلیل کرے اور یہی یہ بات کہ اپنے بزرگونکو سمجھکے ہم

سوم مفاخرت منع

سوم مفاخرت شاف

کیسے ہی گناہ کرین وہ ہمین بخشوا لینگے اور اس جہت سے گناہون پر دلیر ہو جاوے جیسا کہ بعضے جاہل سادات اور پیرزادے کہتے ہین سو یہ بات کفر ہی

فصل چودھوین مباحثہ بیجا اور جدال اور جھگڑے کے بیان مین

مو ح مزاح ف ۲
صحیح ترمذی مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بحث بیجا مت کر اپنے بھائی سے

مو ح تیسیر
یعنی مسلمان سے اور ہنسی مت کر اوس سے اور نہ وعدہ کر کے خلاف کر اوس سے اور بھی ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ترک کرے بحث اور جھگڑے کو اور وہ باطل پر ہو بنایا جائے گا واسطے اوسکے گھر بیچ حوالی جنت کے یعنی تلے کے درجون مین اور جو شخص کہ چھوڑے بحث اور جھگڑے کو اور وہ حق پر ہو بنایا جائے گا واسطے اوسکے گھر بیچ وسط جنت کے اور جو شخص کہ اچھا ہووے خلق اوسکا بنایا جائے گا واسطے اوسکے گھر بیچ اعلی جنت کے **ف** گناہ سے بچنے خدا باز رہنے اس مین بھی ثواب ہوتا ہی اسی سے لیے بحث بیجا کے چھوڑنے پر وعدہ جنت کا وارد ہوا اس سے کمال تاکید منع بحث کی پائی جاتی ہی

لطیفه
لطیفہ ایک آشنا ہمارے آدمی ذہین اور تیز طبع تھے اور بحث مباحثہ کا اونہین اکثر اتفاق ہوا کرتا تہا مینے اونسے اس حدیث کو بیان کیا بعد اوسکے اونکی یہ عادت ہو گئی کہ

مو ح ت
جب کوئی بحث کرنے لگتا تو وہ کہتے کہ ہمین جنت مین گھر ہونا منظور ہی آپ ہمین معاف رکھین امام مالک اور بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب آدمیون سے زیادہ دشمن خدا تعالی کے نزدیک وہ شخص ہی جو بڑا لڑاکا جھگڑالو ہی **ف** بعضے آدمی کی عادت ہوتی ہی کہ ہر آدمی سے بات چیت مین لڑنے کو اور بحث بیجا کرنے کو طیار ہوتا ہی اور

مو ح اعتصام ف ۲
ہر معاملہ مین جھگڑا کرتا ہی اوسکے لیے آپنے فرمایا کہ ایسے آدمی کو خدا تعالی بہت دشمن رکھتا ہی اور امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین گمراہ ہوئی کوئی قوم بعد ہدایت کے جسپر تھی مگر اسطرح کہ دی گئی وہ جدل یعنی عادت جھگڑنے کی اور بحث کرنے کی آدمی کو دین مین مصلحت ہی کہ دین کی چال سلامت روی ہی سیدہی سیدہی دین کی باتون کو سمجھ لے اور اعتقاد کرے اور

جن لوگون کی عادت امور دین مین کج بحثی کی ہو جاتی ہی ہر بات کے اوپر بحث کرتے ہین وہ گمراہ ہو جاتے ہین ابن ماجہ اور ترمذی سنے ابو ہریرہ سے روایت کی ہی کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ہم لوگ قضا و قدر کے باب مین کچھ بحث کر رہے تھے آپ خفا ہوئے اور چہرہ آپ کا سرخ ہو گیا گویا کہ انار کے دانے آپکے چہرۂ مبارک پر توڑ دیے گئے آپنے فرمایا کہ کیا تمہین اسی بات کا حکم ہوا ہی کیا یہی پیغام دیکر خدا کے یہان سے تمہارے پاس لایا ہون تمسے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ وہ دین کی باتون مین بہت جھگڑتے تھے اور پیغمبرون کے خلاف کرتے تھے **ف** مسئلہ تقدیر کا بہت مشکل ہی ہر ایک کی سمجھ مین نہین آ سکتا اسی لیے اوسمین بحث و گفتگو کرنے سے ممانعت ہی اور مسلمان آدمی کو چاہیے کہ جو بات خدا رسول نے فرمائی اوسکو سچ اعتقاد کرے جب پیغمبر صاحب کو سچا سمجھتا ہی پھر ایسے امور مین بحث اور تنازع بیجا ہی **مسئلہ** اگر بحث کرنے کے سبب سے کسی مقام پر تائید دین کی ہو مثلاً کوئی کافر یا بد عقیدہ دین کے امر مین مباحثہ کرنا چاہے تو علماے دین کو ضرور ہی کہ اوس سے مباحثہ کرکے اوسے قائل کرین اور دلیلین حق کی ظاہر کرین اور اوسکے شبہون کا جواب دین ایسا مباحثہ فرض کفایہ ہی اور موجب ثواب عظیم **مسئلہ** کبھی مسئلے کی تحقیق مین واسطے اظہار حق کے جو علما مین مباحثہ ہو جیسے صحابہ اور مجتہدین مین ہوا کرتا تھا ایسا مباحثہ بھی ثواب کی بات ہی مگر جو مباحثہ مسئلے مین براہ نفسانیت ہو اور ہر ایک کو اپنی بات کی پچ منظور ہو اظہار حق منظور نہو ایسا مباحثہ بڑا گناہ ہی

فصل پندرھوین کلمات کفر کے بیان مین

سب سے بڑا گناہ جو زبان سے متعلق ہی یہ ہی کہ کفر کی بات آدمی کی زبان سے نکلے کفر سب کبیرہ گناہون سے بڑا ہی اسکا عذاب یہ ہی کہ ہمیشہ کے لیے آدمی دوزخ مین رہیگا کبھی نہ چھوٹیگا اور فقہ اور عقائد کی کتابون مین بہت کلمات کفر لکھے ہین کہ بتفصیل بیان کرنا اونکا دشوار ہی مگر ہم اس مقام پر چند مسائل بطور قواعد کلیہ کے بیان کرتے ہین **مسئلہ** جس کلمے مین سے ادنی بی ہوا اللہ تعالی کی جناب مین یا انکار ہو خدا تعالی کی صفات کمال کا یا اثبات ہو کسی نقصان و عیب کا ایسا کلمہ یقیناً کفر ہی **مسئلہ** جس کلمے مین خدا تعالی

کے ساتھ برابری پائی جاوے کسی دوسرے کی خدائی کے کاموں میں یا خدا کی صفات میں تو وہ بھی یقیناً
کفر ہی بعضے فقیر کہتے ہیں اللہ حسین تمہیں بیٹا دے یا روزی دے یا تمہیں خوش رکھے یہ کلمہ کفر کا ہی روزی
دینا بیٹا دینا خوش رکھنا یہ کام خدا تعالیٰ کا ہی **مسئلہ** جس کلمے میں کسی طرح کی بے ادبی یا اہانت جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پائی جاوے وہ یقیناً کفر ہی بلکہ علما نے فتویٰ پایا ہی کہ ایسا شخص واجب القتل ہی
اگرچہ توبہ بھی کرے اسواسطے کہ یہ قتل اوسکا بطور حد کے ہی **مسئلہ** ہر پیغمبر کی جناب میں بے ادبی
کرنا کفر ہی شاعر اور نثر نویس اس بلا میں اکثر مبتلا ہیں حضرت عیسیٰ اور حضرت عیسیٰ کا نام بیچارا اسکے قلم پر
آتا ہی اور بے ادبی سے باک نہیں رکھتے سو یہ بات بیشک کفر ہی اور شعر سبب بلاغت نہیں ہو سکتا
چنانچہ اوپر ہم لکھ چکے ہیں اور کتاب شفا حضرت قاضی عیاض میں یہ مسئلہ بتصریح مذکور ہی **مسئلہ** جس
کلمے سے یہ بات پائی جاوے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات جھوٹ اپنے اصل واسطے نمایش اور انتظام کے
کہی وہ کلمہ بھی یقیناً کفر ہی **ف** اس بلا میں اکثر لوگ مبتلا ہیں جو شرابی اور بے نمازیا اور خلاف شرع کام
کرنے والے فقیروں کے معتقد ہوتے ہیں اور اونکو ولی سمجھتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ شرع کی راہ
اور ہی اور فقیری کی راہ اور ہی سو یہ بات بیشک کفر ہی مطلب اونکے کلام کا یہ ہی کہ ولی ہونے میں
اور خدا کے مقبول ہونے میں یہ بات ضرور نہیں ہی کہ احکام پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ظاہر میں
فرماتے ہیں بجا لاوے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف شرابی کو جہنمی اور ملعون اور مردود کہا ہی
اور یہ لوگ اوسکو ولی اور مقبول کہتے ہیں پس ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہیں شرابی
کو مردود اور ملعون کہنے میں اور یہ سمجھتے ہیں کہ آپ نے ایسی باتیں نمایش اور انتظام کے لیے کہی
تھیں **مسئلہ** ایسا کلمہ جس سے قرآن شریف کی کسی آیت یا حکم یقینی کا انکار نکلے بیشک کفر ہی اور
اسی طرح جس کلمے میں بے ادبی یا اہانت قرآن مجید یا کسی آیت کی ہو بیشک کفر ہی **مسئلہ** ایسا کلمہ
جس سے انکار قیامت یا بہشت یا دوزخ کا یا کسی ایسی بات کا جو پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے بالیقین فرمائی
ہی نکلے بیشک کفر ہی **مسئلہ** جس کلمے میں اہانت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریعت کی یا سنت
کی یا تمسخر یا استہزا کسی حکم شریعت پر پایا جاوے بیشک کفر ہی بعضے آدمی نکاح شرعی کی مجلس کو دیکھ کے

بطور تمسخر و استہزا کہتے ہین کہ چھنے منگوالو کلمہ ہی پڑہین گے یعنی یہ فعل شادی کی نہین معلوم ہوتی غمی
کی معلوم ہوتی ہی سو یہ کلمہ بہت بری ہی کہ براہ استہزا سنت کہا جاتا ہی بیشک کفر ہی **مسئلہ**
نقل کفر تبہی جائز ہی جب مقصود اوسکی برائی کا بیان ہو اور رد اوسکا منظور ہو نقل کفر کفر نباشد سے
ایسی ہی صورت مراد ہی اور اگر کفر کو بطور استحسان کے نقل کرے تو کفر ہی اور اگر بطور ظرافت اور ملاحت
کلام کے نقل کرے تو بہی جائز نہین شفای قاضی عیاض مین یہ مسئلہ مذکور ہی اور خیال کرنا چاہیے
کہ اگر کسی شخص نے کسی کے باپ کو گالی دی ہو اوسکو یہ شخص بطور ظرافت و ملاحت ہرگز نقل نکریگا اور اگر
کریگا تو بیشک اپنے باپ سے بے ادب ٹہیریگا خدا تعالی کا حق باپ سے اور سب سے زیادہ ہی
اور کلمات کفر اوس سے بے ادبی ہین پس بے ضرورت ہرگز نقل و نکی چاہیے **مسئلہ** حرام قطعی کو
جیسے زنا ہی یا شراب پینا یا جوا کہیلنا حلال کہنا کفر ہی **تنبیہ** بڑے افسوس کی بات ہی کہ کفر کے برابر کوئی
گناہ نہین اور حدیث شریف سے یہ بات نکلتی ہی کہ آدمی کفر کی بات ہرگز نہ کرے اگرچہ مار ڈالا جاوے یا
جلا دیا جاوے اور لوگ بہتیرے کلمات کفر کے بیجا بکہہ گذرتے ہین حالانکہ بسبب کفر کے پچہلے اعمال نیک
سب باطل ہوجاتے ہین اور اگر اوسی حالت پر بے توبہ مرجائے تو ہمیشہ کے لیئے جہنمی ہو مقتضای ایمان و تعظیم جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہی کہ آدمی کلمات کفر سے بہت بچے اور خوب احتیاط رکہے کہ کوئی کلمہ ایسا زبان
سے آنے نہ پاوے الحمد للہ کہ باب آفات اللسان ختم ہوا خدا تعالی ہمین اور سب مسلمانون کو عمل کی توفیق دے

باب دوسرا اون گناہون کے بیان مین جو عضو خاص سے متعلق ہین

اور اس باب مین پانچ فصلین ہین

فصل اول زنا کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَاءَ سَبِیْلًا ترجمہ اور پاس مت جاؤ
زنا کے بیشک ہی وہ بیحیائی اور بری راہ اور سورہ فرقان مین خدا تعالی نے زنا کو ساتہہ شرک اور قتل ناحق

کے ذکر فرمایا ہی اور صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ نہین زنا کرتا ہی زنا کرنے والا
جسوقت کہ زنا کرتا ہی درحالیکہ وہ مسلمان ہی یعنی زانی کا بحالت زنا ایمان نہین رہتا اور صحیح بخاری مین
ایک حدیث طویل ہی جس مین ذکر اسکا ہی کہ حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین رات کو لے گئے اور چند عجائبات دکہلائے یہ بات مذکور ہی کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سوراخ دیکہا مثل تنور کے اوپر اوسکے تنگ اور تلے اوسکے کشادہ اور اوسکے
اوسکے آگ جلتی ہی اور کچہہ مرد ننگے اور کچہہ عورتین ننگی اوسمین ہین جب وہ آگ بلند ہوتی ہی وہ لوگ بہی اوس
تنور مین بلند ہوتے ہین قریب نکلنے کے ہوجاتے ہین جب وہ آگ کم ہونے لگتی ہی وہ لوگ اوسکے بیٹہ
ہوجاتے ہین حضرت جبرئیل و میکائیل نے بیان کیا کہ یہ لوگ زانی مرد اور عورتین ہین یعنی حرام کار مرد اور
حرامکار عورتون کو یہ عذاب ہی کہ اسطرح آگ کے تنور مین قید ہین اور آگ انکو اچہالتی ہی اور پہر بیٹہ
کہسیٹ لے جاتی ہی اور طبرانی اور بزار نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
شب معراج مین کچہہ لوگ دیکہے کہ سامنے اونکے ایک ہانڈی مین گلا گوشت پکا ہوا ہی اور دوسری ہانڈی
خبیث مین کچا گوشت ہی اور وہ لوگ کچے خبیث کو کہاتے ہین اور ستہرے گلے ہوئے کو نہین کہاتے اور
جبرئیل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ مرد کے پاس عورت حلال طیب ہی اور وہ کسی عورت خبیثہ کے پاس
جاکے رات کو رہتا ہی صبح تک اور عورت کے پاس شوہر حلال طیب ہی اور وہ عورت کسی مرد خبیث کے پاس
جاکے رہتی ہی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ شب معراج مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کچہہ عورتین دیکہین کہ اپنے پستانون سے لٹکی ہین اور وہ حرام کار عورتین تہین اور امام احمد نے روایت
کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قوم مین زنا شائع ہوتا ہی او نپر بلا قحط کی
پڑتی ہی اور جس قوم مین رشوت شائع ہوتی ہی وہ رعب مین مبتلا ہوتے ہین یعنی ہمیشہ خوف اور ڈر انپر
غالب رہتا ہی اور امام مالک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جن لوگون مین
زنا شائع ہوتا ہی اون مین موت کی کثرت ہوتی ہی شعر مولانا روم کا شعر

	ابر ناید از پی منع زکات		وز زنا خیزد وبا اندر جہات	

متاح کبائر فت
مراح رسائف
مسراح ہمب
مسراح ہمب
مسراح حدود فت
مسراح تنغیرالناس فت

موافق اسی قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہی تنبیہ سبب زنا کا اکثر بد صحبتی ہوتی ہی کہ آدمی اوباشون کی صحبت سے حرام کاری کرنے لگتا ہی اور تاخیر کرنا نکاح میں بھی سبب زنا ہوتا ہی آداب کی کتابون میں لکھا ہی کہ بارہ برس کی عمر میں لڑکی کا اور سترہ برس کی عمر میں لڑکے کا نکاح کرے بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توریت میں لکھا ہی کہ جسکی لڑکی بارہ برس کی ہو جاوے اور وہ نکاح نکرے اور لڑکی گناہ کرے تو گناہ باپ کے ذمے ہی اور وجہ تاخیر کی یہ بات ہوتی ہی کہ مطابق سنت کے نکاح نہیں کرتے خلاف شرع اخراجات کا فکر کرتے ہین اور اس سبب سے دنیا اور آخرت دونوں کی خرابی حاصل ہوتی ہی **تنبیہ ثانی** بہت بری رسم یہ ہی کہ بیوہ کا نکاح نہین کرتے یہ رسم کفار ہند سے مسلمانون مین آگئی ہی اور بڑے غضب کی بات یہ ہی کہ شرفا اسمین عار سمجھتے ہین حالانکہ اسکو عار سمجھنا صریح کفر ہی سوای حضرت عائشہ کے اور سب ازواج مطہرات دوسرے ہی نکاح مین آپ کے پاس آئین تھین اور اہل بیت مین ہمیشہ دوسرا نکاح بیبیون کا ہوتا رہا شرفا کو چاہیے کہ باہم برادری مین اجتماع کرکے اس رسم کو اوٹھا دین کیتے سبب ہین بگاڑ کرنے سے ہوتا ہی اور ایسی رسم کو جو اوٹھاوے اوسکو سو شہیدون کا ثواب ملے بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ جو شخص چنگل مارے میری سنت پر نزدیک فساد امت میری کے اوسکے لیے ثواب سو شہیدون کا ہی

ف۱۰ احیاء سولی فی النکاح

ف۱۱ احیاء اعتصام

فصل دوم لواطت کے بیان مین

لواطت کہتے ہین دبر مین دخول کرنے کو کلام اللہ مین جابجا اس عمل شنیع کی مذمت ہی یہ عمل شنیع عادت قوم لوط علیہ السلام کی تھی خداتعالی نے اونکے حق مین فرمایا ہی أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ترجمہ تم ایسا کام کرتے ہو بیحیائی کا کہ تم سے پہلے کسی عالم والے نے نہین کیا اور بھی خداتعالی نے فرمایا ہی أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ یعنی کیا آتے ہو تم جہان کے مردون کے پاس اور

چھوڑتے ہو جو پیدا کی ہین تمہارے رب نے جورؤین تمہاری بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے بڑھ جانے والی یعنی بہت بیجا اور نجاست طبیعت کی بات ہی کہ پاک صاف طریقہ جو اللہ تعالی نے واسطے قضای شہوت کے مقرر کیا ہی یعنی اپنی جوروؤن سے صحبت کرنا اوسکو چھوڑ کے ایسا نجس کام کرے یہ تو آدمیت کی حد سے گذر جانا ہی اور نجاست خور جانورون کی حد مین داخل ہونا ہی ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی بنظر رحمت نہ دیکھے گا طرف اوس مرد کے جو کہ مرد یا عورت کے پاس آوے اوسکی دبر کی راہ سے اور رزین نے روایت کی ہی کہ ملعون ہی جو شخص قوم لوط کا عمل کرے اور امام احمد اور ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ہی وہ شخص جو اپنی جورو کے دبر مین کرے اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو پاؤ تم عمل قوم لوط کا کرتا ہی فاعل اور مفعول کو قتل کر ڈالو **ف** لواطت کی سزا شرعا بہت سخت ہی قتل کا بھی حکم ہی جیسے اس حدیث مین آیا ہی لیکن صاحب فتح القدیر نے لکھا ہی کہ امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک یہ حکم تب ہی جب کہ عادت اس فعل شنیع کی رکھتا ہو اور نہین تو اوسے قید کرین تا موت یا تا ظہور توبہ خالصہ جس سے تعین ہو جاوے کہ وہ پھر ایسا کام نکرے گا اور صحابہ مین اسکی سزا مین اختلاف ہی بعضون نے حکم جلانے کا دیا اور بعضون نے اوس پر دیوار ڈھانے کا اور بعضون نے حکم دیا کہ اوس شخص کو اوندھا کر کے بلند مکان سے ڈالدین اور اوپر سے پتھر برسا کے اوسے مار ڈالین انتہی اور ترمذی نے باب ما جاء فی حد اللوطی مین لکھا ہی کہ امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا یہ مذہب ہی کہ اس برے کام کرنے والے کو سنگسار کرنا چاہیے خواہ محصن ہو خواہ نہو انتہی محصن کہتے ہین مسلمان عاقل بالغ کو جسکا نکاح ہو گیا ہو اور وہ اپنی منکوحہ سے وطی بھی کر چکا ہو سو زنا مین رجم کے لیے شرعا ان صفات کا ہونا شرط ہی اور لواطت مین شرط نہین مثلا اگر بے نکاح آدمی زنا کرے تو اسکے سو درے ہی لگین سنگسار نکیا جاوے اور جو لواطت کرے تو اون اماموں کے نزدیک سنگسار کیا جائے اس سے بھی کمال برا ہونا اس فعل بد کا معلوم ہوتا ہی اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ مجھے خوف ہی اپنی امت

عمل قوم لوط کا شیخ عبدالحق دہلوی نے اس حدیث کے دو معنی لکھے ہین ایک یہ کہ سب گناہون سے زیادہ اس گناہ پر عذاب کا خوف ہی دوسرے یہ کہ سب سے زیادہ اس گناہ کے واقع ہونے کا خوف ہی کہ میری امت اس گناہ مین مبتلا ہو جائے گی بہر کیف اس حدیث سے کمال تاکید بچنے کی اس گناہ سے ثابت ہوتی ہی تنبیہ اکثر آدمی اس عمل شنیع مین بسبب صحبت لونڈون کے بالخصوص خوبصورتون کے مبتلا ہو جاتے ہین چاہیے کہ تاکید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خیال کر کے اس صحبت سے محترز رہین اور درمختار اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہی کہ امرد خوبصورت کی طرف نظر بشہوت حرام ہی اور امام نووی نے رسالہ التبیان فی آداب حملۃ القران مین لکھا ہی کہ امرد خوبصورت کی طرف نظر مطلقاً ناجائز ہی خواہ بشہوت ہو خواہ بے شہوت اور احتیاط اسی مین ہی

فصل تیسری مساحقت اور جلق اور وطی بہیمہ کے بیان مین

مساحقت کہتے ہین عورت سے عورت کے باہم فعل بد کرنے کو اور جلق مشہور ہی اور وطی بہیمہ جانورن سے برا کام کرنا آیہ کریمہ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ یعنی اور فلاح پانے والے وہ مسلمان ہین جو اپنی شرمگاہون کو محفوظ رکھتے ہین سب سے سوا جورون کے اور اون عورتون کے جنکے مالک ہین کہ انپر ملامت نہین پھر جو کوئی ڈھونڈھے سوا انکے سو وہی لوگ ہین حد سے تجاوز کرنے والے یہ آیت جیسے زنا اور لواطت کو شامل ہی ان تینون عمل شنیع یعنی مساحقت اور جلق اور وطی بہیمہ کو بھی شامل ہی خدا تعالی نے صاف فرمایا کہ جو کوئی سوا جورو اور شرعی لونڈی کے اپنی شرمگاہ کو اور کسی جگہ کام مین لاوے وہ حد سے تجاوز کرنے والا ہی یعنی خدا تعالی نے جو حد مقرر کر دی ہی اوس سے باہر جانے والا ہی ف خدا تعالی نے انسان کو بحلیہ عقل و شعور آراستہ کیا ہی اور اپنا خاص بندہ بنایا ہی اگرچہ صفات حیوانی بھی اسمین ہین لیکن مقصود یہ ہی کہ سب کام اسطرح کرے کہ خاصونکی وضع کے مناسب ہو نہ یہ کہ حیوانیت بنائی جاوے اسی لیے قضای شہوت جماع کی انسان کو اسطرح اجازت ہوئی

جس مین انتظام دنیا کا بصورت خانہ داری کی قائم ہوا ور اگلے کو نسل چلے بندگان خدا پیدا ہون پس جن صورتون مین کہ صورت پیدا ہونے نسل کی نہین جیسے لواطت اور مساحقت اور جلق اور وطی بہیمہ صاف شرف انسانیت کے خلاف ہین اس لیے کہ صرف قضای شہوت کام حیوانون کا ہی اور زنا مین اگرچہ محل نسل مین وطی ہوتی ہی لیکن درحقیقت وہ بھی صورت نری شہوت رانی کی ہی اسواسطے کہ اولاد زنا ابتر رہتی ہی نسب اوسکا ثابت نہین ہوتا اور انتظام خانہ داری تو اوسمین مطلق نہیں ہوتا بخلاف نکاح عورت اور کنیز شرعی کے کہ وہان عورت سے کاروبار خانہ داری بھی مقصود ہی نری شہوت رانی مقصود نہین اور اون سے اولاد طیب پیدا ہوتی ہی پس مقتضای انسانیت یہی طریقے ہین اور سواان طریقون کے آدمیت کی حد سے باہر نکل جاتا ہی اور جلق کے لیے درمختار مین حدیث لکھی ہی کہ ناکح الید ملعون یعنی ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہی نکاح سے مراد یہ ہی کہ جو کام نکاح کے ذریعے سے ہوتا ہی وہ ہاتھ سے نکالے اور عینی شرح کنز مین حضرت عطا سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ مینے سنا ہی کچھ لوگ محشور ہونگے اس طرح کہ اونکے ہاتھ حاملہ ہونگے سو میری انست مین وہ جلق مارنے والے لوگ ہون گے اور بھی عینی مین ہی کہ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ ایک قوم یہ عمل کرتی تھی اونپر خدا تعالی نے عذاب کیا اور وطی بہیمہ کے لیے ابو داود اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جانور سے فعل بد کرے اوسکو مار ڈالو حکم قتل کا جو آپنے فرمایا اس سے مراد یہی ہی کہ بڑا گناہ ہی کہ مرتکب اوسکا قابل قتل ہو جاتا ہی یہ مراد نہین ہی کہ اس گناہ کی حد یعنی سزای شرعی قتل ہی ولہذا ہمارے اماموں کے مذہب مین جو جانور سے وطی کرے اوسپر تعزیر لازم آتی ہی نہ قتل

فصل چوتھی لواحق زنا یعنی نظر اور مساس اور بوسہ اور ناچ دیکھنے کے بیان مین

صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھون کا زنا نظر کرنا ہی یعنی طرف اجنبیہ کے بشہوت اور زبان کا زنا باتین کرنا ہی اور صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون آنکھون کا زنا نظر کرنا ہی اور دونون کانون کا زنا باتین سننا ہی اور ہاتھ کا زنا مساس کرنا ہی اور

پاؤن کا زنا چلنا ہی یعنی اجنبیہ عورت کے بشہوت دیکہتے مین اور اوسکی باتین سنتے مین اور اوس سے باتین کرنے مین اور مساس کرنے مین اور پاؤن سے اوسکی طرف چلنے مین زنا کا گناہ ہوتا ہی ہر عضو کو جسکا وہ کام ہی اور ہدایہ[۱۱۶] اور عینی شرح کنز مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نظر کرے طرف خوبصورتی کسی عورت کے شہوت سے ڈالا جائے گا دونو آنکہون اوسکی مین سیسا قیامت کے دن اور بہی ایسے[۱۱۷] مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مس کرے ہتیلی کسی عورت کی کہ اوسیر حلال نہین ہی رکہے جاوینگے اوسکی ہتیلی پر انگارے قیامت کے دن

ف جب نظر اور مس مین ایسا عذاب ہی تو بوسہ کہ اوسمین لذت زیادہ ہوتی ہی اور مباشرت سے بہت قریب ہی خیال کرنا چاہیے کہ اوسمین کیسا کچہہ عذاب ہوگا اور آدمی کی آنکہہ مین ایک ذرا سا تنکا پڑجاتا ہی کتنی تکلیف ہوتی ہی خدا کی پناہ کہ سیسا گرم کرکے آنکہون مین بہرا جاوے اور ذرا چراغ کے متصل آدمی اپنی اونگلی کرکے دیکہے کہ جلنے کی کیسی تکلیف ہوتی ہی اور خیال کرے کہ جب ہاتہہ پر انگارے رکہے جاوینگے تو کیسی کچہہ تکلیف ہوگی مسلمان آدمی کو چاہیے کہ اپنی خواہش کو اور تہوڑے مزے کو ایسی تکلیف شدید سے ڈر کے چہوڑ دے اور یک ناگاہ کسی عورت پر نگاہ پڑجاوے تو دوسری نگاہ نہ ڈالے چنانچہ[۱۱۸] بروایت احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی وارد ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر مت کر کہ پہلی تیرے لیے ہی دوسری تیرے لیے نہین یعنی یکایک جو نظر پڑجاوے اوسکا مواخذہ نہین اور جو نگاہ تہماوے گا تو مواخذہ ہوگا فقط اور جو شخص بعد نگاہ پڑجانے کے آنکہین بند کرلے گا اور پہر نہ دیکہے گا اوسکو ثواب ملیگا امام احمد[۱۱۹] نے روایت کی ہی کہ جو مسلمان کسی عورت کی خوبصورتی کی طرف دیکہے پہلی بار پہر آنکہین بند کرلے تو خدا تعالی پیدا کرے گا اوسکے واسطے ایک ایسی عبادت کہ حلاوت اوسکی پاوے گا مسئلہ جسطرح مرد کو طرف عورت کے نظر بشہوت حرام ہی اسی طرح عورت کو بہی طرف اجنبی مرد کے نظر بشہوت حرام ہی اور جس سے عورت کو چہپنا چاہیے اگرچہ اندہا ہو تو بہی اوس سے چہپے امام احمد[۱۲۰] اور ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کی ہی کہ حضرت ام سلمہ اور میمونہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہی تہیں

۱۱۶ح

۱۱۷ح

۱۱۸ح نظر الی المخطوبۃ ف ۲

۱۱۹ح نظر الی المخطوبۃ ف ۲

۱۲۰ح نظر الی المخطوبۃ ف ۲

بیان قبائح ناچ مجرے کا

تھین کہ ابن ام مکتوم آئے آپ نے فرمایا کہ انسے تم دونو چھپو ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ تو اندہے ہین
ہمین دیکھتا نہین آپ نے فرمایا کیا تم دونون بہی اندہی ہو تم دونون اوسے دیکھتی نہین تنبیہ ناچ دیکھنا اور
مجرا سننا بڑا گناہ ہی اور کئی گناہ اسمین جمع ہوتے ہین اول نظر جسکے لیے حدیث مذکور ہو چکی کہ قیامت کے
دن نظر کرنے والون کی دونون آنکھون مین سیسا گرم کرکے ڈالا جاویگا دوسرے سننا اوسکی آواز
اور کلام کا بموجب حدیث کے یہ کانون کا زنا ہی اور ہاتھون کا اور زبان کا زنا بہی اوسوقت بعضے
آدمیون سے واقع ہوجاتا ہی یعنی رنڈی سے باتین کرنے مین اوسکے بدن پر ہاتھ پہونچاتے ہین اور
ناچ کی محفل مین جانے کے لیے چلتے مین پانون کا زنا بہی واقع ہوجاتا ہی اور راگ مع مزامیر سنا جاتا
ہی کہ یقیناً حرام ہی اور اکثر احادیث سے یہ بات ثابت ہی کہ جو گناہ برملا واقع ہووے وہ زیادہ موجب عذاب
کا ہوتا ہی بہ نسبت اوس گناہ کے کہ چھپ کر کیا جاوے برملا کرنے مین ایک بیحیائی اور گستاخی اور
نڈر ہونا خداتعالی سے پایا جاتا ہی سو یہ گناہ کیسا برملا ہوتا ہی کہ دور دور اوسکی خبر پہونچتی ہی اور جو
گناہ اس قسم کا ہو کہ بغیر اجتماع کے نبن پڑے اوس گناہ کرنے والے کو اوس مجمع کے قائم کرنے کا بہی گناہ
ہوتا ہی اور جو صاحب کہ مجلس ناچ کی قائم کرکے لال رقعہ لوگون کو لکھتے ہین قدم رنجہ فرمایند و رونق محفل
شوند خدا جانے اونکی آنکھون مین قیامت کے دن کتنا سیسا گرم کرکے ڈالا جاویگا صحیح حدیثون سے
یہ بات ثابت ہی کہ جس آدمی کے سبب سے اور اشخاص مرتکب کسی گناہ کے ہون اوسپر عذاب ہر ہر مرتکب کے
علیحدہ ہوگا علاوہ اوس عذاب کے جو اپنے ذاتی گناہ کے سبب سے اوسپر ہوگا پس جتنے آدمی ناچ کی محفل مین آنکے
شریک ہوتے ہین ہر ہر آدمی کے بہی عذاب ناچ کرانے والے پر ہوگا مثلاً اگر فرض کیجیے کہ یہان تیس آدمی
ناچ مین شریک ہون و ہر ناچ دیکھنے والے کی آنکھ مین چھٹانک بہر سیسا گرم کرکے ڈالا جاوے تو صاحب محفل
کی آنکھ مین حساب کی رو سے پانسی چھٹانک یعنی سوا اکتیس سیر پڑیگا اور ایک خرابی ناچ مین یہ ہی کہ بیشتر یہ سبب زنا کا
ہوجاتا ہی ناچ دیکھکر اکثر رنڈی پر طبیعت آجاتی ہی اور نوبت زنا کو پہونچ جاتی ہی بہتیرے آدمی زنا سے
محترز ہوتے ہین بسبب شرکت کے ایسی مجلسون مین زنا مین مبتلا ہوجاتے ہین سو اوسکا وبال بہی بانی محفل
پر ہوگا غرض بہت قبائح اس عمل شنیع مین ہین خداتعالی سب مسلمانون کو توفیق دے کہ اس سے بچین اور اطاعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سبب محبت الٰہی کی اختیار کریں **تنبیہ ثانی** لونڈوں کا ناچ دیکھنا اور
اوپر نظر بشہوت کرنا اور مساس کرنا اور بوسہ لینا اسکا حال بھی ایسا ہی ہی جیسا رنڈیکا ناچ اور نظر اور بوسہ
اور مساس کا بلکہ اوس سے بدتر ہی جیسا کہ فقہ اور حدیث کی کتابوں سے ثابت ہوتا ہی اور ظلم کی بات
یہ ہی کہ بعضے خاندان علم میں محفل شادی میں رنڈی کے ناچ سے احتراز کرتے ہیں اور لونڈوں کا ناچ کراتے
ہیں خدا تعالی سب مسلمانوں کو ایسی بلا سے بچاوے اور اعمال خیر کی توفیق دیوے

فصل پانچوین ستر عورت کے بیان میں

چونکہ متعلق نظر کرنا اجنبی کا ستر دیکھنا بھی ہی لہذا یہ فصل واسطے بیان مسائل ستر عورت کے لکھی گئی ترمذی اور
ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ
وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ لعنت ہو وے خدا کی اوسپر جو کسی کا ستر دیکھے اور اوسپر جسکا ستر دیکھا جاوے یعنی دکھلانے
والے پر پس آدمی کو چاہیے کہ ستر عورت سے جو مسائل متعلق ہیں ان کو خوب سیکھ لے تاکہ لعنت سے
بچے **مسئلہ** مرد کو ناف کے تلے سے گھٹنوں تک ڈھکنا فرض ہی اتنے بدن کو سوائے جورو اور کنیز شرعی
کے سب سے چھپاوے **مسئلہ** عورت کو سوا منہ اور دونوں ہاتھوں کے گٹوں تک اور دونوں پاؤن
کے ٹخنوں تک سارے بدن کا ڈھکنا ایسے مردوں سے جن کا نکاح اس سے درست ہی فرض ہی
ف در مختار میں لکھا ہی کہ جوان عورت منع کی جاوے منہ کھولنے سے مردوں میں نہ اس لیے کہ منہ
عورت ہی بلکہ واسطے خوف فتنے کے **مسئلہ** جس عضو کا ڈھکنا فرض ہی اگر وہ بدن سے الگ
ہو جاوے تب بھی اوسکا دیکھنا جائز نہیں پس عورت کو چاہیے کہ کنگھی کرنے سے جو بال الگ ہو جاتے ہیں
اونکو ایسی جگہ نہ ڈالے کہ اجنبی مرد کی نظر پڑے اور مرد موئے زہار مونڈ کے ایسی جگہ نہ ڈالے کہ کسی کی
نظر پڑے **مسئلہ** عورت کو محارم سے یعنی ایسے اشخاص سے جنکے ساتھ اسکا نکاح کبھی جائز نہیں جیسے
باپ بھائی بیٹا داماد بیٹا اور پیٹھ کا اور ناف سے تلے گھٹنوں تک بدن کا ڈھکنا فرض ہی مثلاً اگر بیٹے
کے سامنے ماں کا سر کھل جاوے یا بانہیں کھل جائیں یا پنڈلی کھل جاوے تو کچھ مضایقہ نہیں **ف** ہندوستانیوں

[حاشیہ: پردون میں عورت ... نہیں پہ کہ ... (حاشیے کی ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریر، اکثر ناخوانا)]

۱۲۱ اخ نظر الی المخطوبہ ف ۲

[illegible]

اکثر عورتون کا لباس ایسا ہی کہ اوس مین کچھ سر کھلا رہتا ہی یا بانہین بھی کھل جاتی ہین سو ایسے لباس سے سوا
محارم کے اور کسی کے سامنے جیسے چچا کا بیٹا یا ماموں کا بیٹا یا دیور یا جیٹھ عورت کو آنا جائز نہین اور جو
ایسا لباس ہو جس سے پیٹ اور پیٹھ بھی کھل جاوے اوس لباس سے محارم کے سامنے بھی آنا جائز نہین مسئلہ
لونڈی کو جو فی الحقیقت بموجب شرع کے لونڈی ہو اوتنے ہی بدن کا ڈہکنا مردوں سے فرض ہی جتنا عورت
کو اپنے محارم سے مسئلہ عورت کو دوسری عورت سے ناف سے تلے گھٹنوں تک بدن کا ڈہکنا فرض
ہی تنبیہ اکثر عورتین سمجہتی ہین کہ عورت کو عورت سے کچہ ستر نہ چاہیے ایک دوسرے کے سامنے نہانے مین
یا اور اوقات مین سب بدن کھول دیتی ہین ہر مرد کو چاہیے کہ عورتون کو یہ مسئلہ خوب سمجہا دے.
اور دیکھنے دکھانے والے پر لعنت کی حدیث جو اوپر گذری ہی سنادے مسئلہ ضرورت کے
اوقات مین بقدر ضرورت ستر دکھانا جائز ہی جیسے دوا کے لیے کہ بغیر دکھانے کے دوا نہو سکے یا
دائی جنائی کو مسئلہ محارم کو جس قدر بدن کا دکھانا جائز ہی اوسکا چھونا بھی جائز ہی مگر اجنبیہ عورت مین
یہ حکم نہین ہی مثلا اوسکے مونہہ کا ہاتہہ کا بے شہوت دیکھنا جائز ہی اور چھونا جائز نہین ہان اگر بڑہیا ہو
جسپر شہوت کا احتمال ہرگز نہو تو اوسکا ہاتہہ پکڑنا اور چھونا جائز ہی درمختار مسئلہ امام ابو حنیفہ صاحب کے
نزدیک غلام بھی اجنبی ہی اوسکو اپنی بی بی کا سوا مونہہ اور ہاتہہ اور پاؤن کے اور بدن دیکھنا جائز نہین مسئلہ
ہیجڑے اور خوجے کا حکم اور مردون کا سا ہی اون سے بھی عورت کو حجاب کرنا چاہیے مسئلہ جب چھوٹا لڑکا ہو
اوسکا کسی عضو بدن کا ڈہکنا فرض نہین جب بڑا ہو تو جبتک کہ قابل شہوت نہو تو صرف قبل و دبر کا ڈہکنا فرض ہی
پھر اور متصل بدن کا دس برس کی عمر تک پھر اوسکا حکم بالغ کا سا ہی درمختار ف ایک حجاب ہی اور ایک
ستر عورت حجاب اسکو کہتے ہین کہ عورت ایسے شخص کے سامنے جس سے نکاح جائز ہی مطلقا نہ آوے اور ستر عورت
اسکو کہتے ہین کہ جس مرد سے جتنا بدن ڈہکنا فرض ہی اوسکو چھپاوے اگرچہ اوسکے سامنے آوے سو حجاب ازواج
مطہرات یعنی پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں پر فرض تھا اور اور سب عورتون پر مستحب ہی اور
ستر عورت سب عورتون پر فرض ہی شیخ عبد الحق دہلوی نے اسی طرح لکہا ہی اور اور علما کی تحقیق سے بھی
یہی پایا جاتا ہی شرفا نے اس امر مستحب کو بطور تاکید اختیار کیا اور رسم پردہ نشینی کی علی الاطلاق عورتون

قائم کی مگر اب ہندوستان مین ایسا طریقہ بگڑ گیا ہی کہ نہ حجاب ہا نہ ستر عورت حجاب مین تو یہ خلل ہی کہ عورت بعضے نامحرمون کے سامنے جیسے چچا کا بیٹا ماموں کا بیٹا آتی ہی اور حقیقت حجاب کی یہ ہی کہ کسی نامحرم کے سامنے نہ آئے اور ستر عورت مین یہ خلل ہی کہ لباس اس طرح کا قائم ہوا ہی کہ اکثر عورتین اوس لباس سے سوا اپنے شوہر کے اور کسی کے سامنے جانے قابل نہین ہوتی ہین مسلمانون کو چاہیے کہ اس باب مین احتیاط رکہین اور عورتون کو تاکید کرین کہ مطلق نامحرمونکے سامنے نہ آئین اور جو بضرورت کسی کے سامنے آئین تو سر پاین سارا بدن اچہی طرح چادر سے ڈہک کر آئین مسئلہ جو کپڑا ایسا باریک ہو جس سے تلے کا بدن نظر آوے اوسکا حکم ننگے کا سا ہی ابو داؤد[۱۲۲] نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ اسماء بیٹی حضرت ابی بکر کی باریک کپڑے پہنے ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئین آپ نے مونہہ پہیر لیا اور فرمایا ای اسماء عورت جب جوان ہو جاوے تو نہین جائز ہی کہ دکہلائی دیوے اوسکے بدن مین سے کچہہ مگر یہ اور یہ اور اپنے مونہہ اور ہاتہون کی طرف اشارہ فرمایا اتہی شیخ عبد الحق دہلوی نے اس حدیث کی شرح مین لکہا ہی کہ جس کپڑے سے بدن نظر آوے اوسکا حکم ننگے کا سا ہی پس ململ کا دوپٹہ اوڑہکے عورت نامحرم کے سامنے نہ آوے اور جو عورتین ململ کا یا کسی اور باریک کپڑے کا دوپٹہ اوڑہکے نماز پڑہتی ہین اور سر کے بال اور بانہین کپڑے کے تلے سے نظر آتی ہین اونکی نماز نہین ہوتی مردونکو چاہیے کہ یہ مسئلہ عورتونکو بتاوین

اختتام

الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا خدا تعالی قبول فرماوے اور مسلمان بہائیون کو اور مؤلف کو اس سے نفع بخشے اب چند التماس کیے جاتے ہین اول [illegible] ہین وہ اور مسگری مین کوئی ایسی حدیث کہ نزدیک محققین محدثین کے [illegible] جانی ہی کہ ایک شخص اونکی پاس گیا شریف سے لکہی ہی اوسکین بعد ہندسہ حدیث کے کہ جا[illegible] اونکی منگنی ہوی سہ پایہ پر بیس کہا اوکل کے لیے ہندسہ صرف ق پر لکہہ دیا ہی اور یہ [illegible] موافق باب [illegible] بہت ہین اور مجہکو طاقت عنوان مین سے ایک لفظ پر اکتفا کیا مثلاً جو حدیث باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ [illegible] مین ہی اوسکے لیے بعد ہندسہ حدیث کے اعتصام ق لکہہ دیا اور بشتر باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم کی نشانی حف لکہی ہی اور احیاء العلوم کی حدیثون

سلہ نکاح اس حدیث کا موافق ... سے کہ عورت سے دونون ... اوس وقت ... اونکا ... [illegible]

[۱۲۲] ح لباس ف ۳ یعنی ... [illegible]

مین سے وہی حدیث لکھی ہی جسکی معتبری پائی گئی اور نام مخرج کا تخریج عراقی رح سے معلوم ہوا اور اسکی نشانی ع اور تیسیر الوصول سے جو حدیث لکھی اسکی نشانی ت اور جامع صغیر کی نشانی ص ہی مواہب لدنیہ کی نشانی م ہی پس کل کرنا بموجب مضمون اس رسالے کے یقینا موجب دخول جنت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے ضامن ہین پس سب مسلمان بھائیون کو چاہیے کہ برغبت تمام اسکے مضمون کو دریافت کر لین اور عمل کرین اور لوگونکو سکھاوین اور بزرگان اہل علم کی خدمت مین یہ عرض ہی کہ اس رسالے کو بسبب ہونے کے زبان اردو مین حقیر نہ سمجھین مطلب پر توجہ فرماوین کہ احادیث و مسائل حقیر نے اپنی استعداد کے موافق کمال تحقیق سے لکھے ہین پس آپ خود بھی اس رسالے کو پڑھا کرین اور لوگون کو سناوین اور اپنے شاگردون کو ارشاد فرماوین کہ ہر مسجد اور ہر محلے مین اس رسالے کے مطالب کو پڑھ کے سمجھاوین مقصود ایسے رسائل کی تالیف و تقسیم سے یہی ہی کہ مطالب عمدہ دینیہ کی خوب شہرت ہو اور علی العموم سب مسلمانون کو نفع ہو سوم یہ کہ ایک بلای عام عجیب یہ ہی کہ لوگ جب کوئی نصیحت کی بات اور وعید کی حدیثین آیتین سنتے ہین اپنی طرف ہرگز خیال نہین کرتے اور لوگونکی طرف خیال کرتے ہین مثلا غیبت بکثرت شائع ہی کوئی آدمی ایسا نہین کہ اس بلا مین مبتلا نہو اور جب برائی غیبت کی بیان کیجاتی ہی اور کہا جاتا ہی کہ حدیث مین آیا ہی اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنٰى یا خدا تعالی نے غیبت کرنے والے کو مردار خوار کہانے والا گوشت مرے ہوے بھائی کا فرمایا ہی تو اکثر سننے والے یہی کہتے ہین کہ ہان صاحب لوگ غیبت بہت کیا کرتے ہین اپنی طرف کوئی خیال نہین کرتا کہ ہم بھی غیبت کرتے ہین یا نہین بلکہ اوسی وقت اگر تذکرہ کسی شخص کا آجاوے غیبت کرنے لگین سو عرض یہ ہی کہ بوقت سننے اس رسالے کے ہر صاحب اپنے تئین مخاطب اول اس رسالے کا سمجھے اور کوشش کرے کہ جو معاصی اس رسالے مین مذکور ہین ان سے بچین چہارم یہ کہ فقیر کے حق مین دعا ظاہری و باطنی فرماوین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و صحابہ اجمعین

بعض لکھتے ہین کہ عورت ایسے شخص کے سامنے جس سے نکاح جائز ہی بے پردہ نہ ہو جس سے بچنا بدن کا فرض ہی اوسکو چھپائے

خاتمۃ الطبع خدا کے فضل سے یہ رسالہ اسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ... امیدوار مغفرت ایزد منان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے مطبع نظامی واقع کانپور محلہ [illegible] مین مہینے شوال سنہ [illegible] ہجری مین چھپا

العبد

محمد عبد اللہ

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ
رسالہ تزکیۃ الصیام
معہ
رسالہ تذکرۃ الصیام
در مطبع احمدی
شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن
سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ
واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ اللہم صل وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم ابدا ابدا

بعد اسکی التماس کرتا ہی مسکین محمد قطب الدین دہلوی عفا اللہ عنہ رحمہ اللہ کہ ایک مدت سی اس خیر خواہ خلائق کو خیال تہا کہ
جیسا ایک رسالہ میری استاد بزرگوار جناب مسند المحدثین فخر المتاخرین مولانا محمد اسحق صاحب رحمہ اللہ نی
تذکرۃ الصیام نام فضائل وغیرہ روزونکی مین لکہا ہے یہہ عاجز ایک رسالہ روزونکی اور اونکی متعلقات کے
مسائل مین لکہی کہ وہ بمنزلہ شرح اوسکی ہووی اور اکثر صاحب کہ اونسی لا علم ہین اونکو مفید ہو لیکن فرصت نہ ملتا تہا
اب تو مین محب بیمثل نیک سیرت ستودہ صفات محمد حسین خانصاحب صاحب مطبع مصطفائی دہلی کی باعث اسکی ہوئی
کہ ایسا رسالہ مرتب ہو کہ جس کی عمر تک پیر و بالون کو چہپواوین تا مسلمان بہائی اوسسی بہرہ وافر حاصل کرین
پس بموجب فرمائش انکی جنکو کہتے ہین کہ عورت ایسے شخص کے سامنے جس سے نکاح اور در المختار اور عالمگیری اور مجالس الابرار
وغیرہ سی لکہتا ہون جس میں وہ سب جتنا بدن ڈہکنا فرض ہی اوسکو چہپایا نہ ہو الصیام رکہا اور مرتب کیا اسکو اوپر ایک مقدمہ
اور کئی فصلون اور ایک خاتمہ کی بیچ مقدمہ کی اوسکی حقیقت اور کیفیت اور فائدی اونکی مذکور ہین
اور پہلی فصل مین مسائل رویت ہلال کی اور دوسرے فصل مین بیان اون چیزون کا کہ روزہ کو توڑتی
نہین ہین اور تیسری فصل مین بیان اون چیزونکا کہ فاسد ہوتا ہے اونسی روزہ اور لازم آتی ہے
قضا اور کفارہ اور چوتہی فصل بیچ بیان کفارہ کی اور اون چیزونکی کہ ساقط کرتی ہین کفارہ کو
اونسی اور پانچوین فصل بیچ بیان اون چیزونکی کہ روزہ کو توڑتی ہین اور قضا ہی اونسی آتی ہی

کفارہ اور چہٹی فصل بیچ بیان ان چیزونکی کہ مکروہ ہین روزہ دار کو اور جو کہ نہین مکروہ ہین اور جو کہ مستحب
ہین اور ساتوین فصل بیچ عوارض کی کہ مباح ہی سبب اونکی افطار اور آٹھوین فصل نذر کی بیچ کی بیان مین
اور نوین فصل اعتکاف کی بیان مین اور خاتمہ بیچ بیان اقسام روزون کی وغیرہ ذالک مقدمہ بیچ بیان
معنی صوم کی وغیرہ ذالک صوم کی معنی لغت مین ہین مطلق بند رہنی کی اور شرع مین معنی اوسکی ہین بند رہنا کہانی
پینی اور جماع کرنی سی اور داخل کرنی کسی چیز کیسی اندر بدن کی کہ اوسکو حکم اندر کا ہی فجر سی غروب تک ساتھہ
نیت روزہ کی اور روزہ رکہنیوالا اہل ہی ہو یعنی مسلمان ہی ہو اور پاک ہی حیض و نفاس سی اور روزہ
رمضان کا تیسرا رکن ہی اسلام کا مقرر کیا ہی اسکو اللہ تعالی نی بڑی بڑی فائدون کی لئی سب مین بڑی فائدی
اسکی دو ہین ایک تو یہہ کہ اوس سی خاطر جمعی ہوتی ہی نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہی تیزی اوسکی اور سب اعضا
آنکہہ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہوجاتی ہین بسبب اسکی پس خواہش گناہ کی کم ہوتی ہی
چنانچہ سلف کہا گیا ہی کہ جب بہوکا ہوتا ہی نفس تو سیر ہوتی ہین تمام اعضا یعنی رغبت نہین کرتی مناہی
اپنی کی اور جب سیر ہوتا ہے نفس تو بہوکی ہوتی ہین سب اعضا یعنی رغبت کرتی ہین مناسب اپنی سے
اور مناسب سی وہ چیز مراد ہی کہ عضو اوسکی لئی پیدا ہوا ہی مثلا آنکہہ دیکہنی کی لئی پیدا ہوئی ہی پس حالت
بہوک مین کسی چیز کی دیکہنی کی رغبت نہین ہوتی اور پیٹ بہری پر ہوتی ہی اسیطرح باقی کو سمجہہ لی اور
دوسرا فائدہ یہہ ہی کہ دل صاف ہوجاتا ہی کدورتون سی اس لئی کہ کدورت دل کی بسبب فضول زبان اور
آنکہہ اور اور اعضا کی ہوتی ہی یعنی کلام زائد حاجت سی کرنی اور دیکہنا بلا ضرورت اور اور اعضا سی کام زیادہ
حاجت سی کرنی اور روزہ دار ان چیزون سی امن مین ہوتا ہی اور بسبب صفائی دل کی اچھی کام کرتا ہی اور درجات
عالی حاصل ہوتی ہین اور اور فائدہ اسکا یہہ ہی کہ بسبب رحم کا ہوتا ہی مساکین پر اس لئی کہ بعض اوقات جو
رنج بہوک کا چکہتا ہی تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہی پس اور کو بہوکا دیکہتا ہی تو رحم کرتا ہی اور اور فائدہ اسکا
یہہ ہی کہ موافقت کرتا ہی فقرا کی اوٹہاتا ہی کبہی وہ چیز کہ اوٹہاتی ہین وہ اور اس سی بلند ہوتا ہی مرتبہ
اسکا نزدیک اللہ تعالی کی جیسی کہ منقول ہی بشر حافی سی کہ ایک شخص اونکی پاس گیا جاڑی مین پس پایا
اونکو کہ بیٹھی ہوئی کانپتی تہے اور کپڑی اونکی لٹکتی تہی سہ پایہ پر پس کہا اونکو کہ ایسی وقت مین
کپڑے اوتارے تمنی کہا ای بہائی فقرا بہت ہین اور مجہکو طاقت نہین کہ خبر گیری
اونکی کرون کپڑون کی طرف سی پس موافقت کرتا ہون اونکی ساتہہ اوٹہاتی تکلیف جاڑی کی
جیسی کہ وہ اوٹہاتے ہین انتہی اور اسی لئی کہتی تہے بعضے اولیاء عارفین وقت
بانی بہر فرالی کے اللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِحَقِّ الْجَائِعِينَ یعنی یا اللہ
مواخذہ کر مجہسی ساتہہ حق بہوکون کے اور حضرت یوسف علیہ السلام نہین سیر

ہوتی تہی عوام سی سال مخطاین باوجودکثرت خلق کے کہ اون پاس تہا تاکہ نہ بہول جاوین بہو کو مکو اور مشابہ ہون ساتہہ اونکی تکلیف اوٹہالی مین پہر ہوئی فرضیت رمضان کے دسس برس بعد پہرنی قبلہ کی طرف کعبہ کے شعبان کی مہینی مین کہ اٹہارہوان مہینا تہا ہجرت سی اور بعضون نی کہا ہے کہ نہین فرض تہا پہلی اسکی کوئی روزہ اور بعضون نی کہا ہے کہ تہا پہر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون نی کہا کہ عاشورہ کا تہا اور بعضون نی کہا ایام بیض کی اور اختلاف کیا ہے علماء نی کہ نماز افضل ہے یا روزہ مشہور جمہور کی نزدیک یہی ہی کہ نماز افضل ہے سب اعمال سی اور بعضون نی کہا روزہ افضل ہے اور منکر رمضان کی روزہ کی فرضیت کا کافر ہوتا ہی اور تارک اوسکا اشد گنہگار چنانچہ مختار کے باب الفسد بصوم مین لکہا ہے وَلَوْ اَكَلَ عَمَدًا شُهْرَةً بِلَا عُذْرٍ يُقْتَلُ یعنی جو شخص کہاوی رمضان مین قصداً بلا عذر علی الاعلان وبے باک تو قتل کیا جاوی شرع شریف مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ یعنی نگاہ رکہو اور دہیان کرتی رہو ہلال شعبان کو رمضان کی لئی پس چونکہ روزہ رمضان کا رکن ہی ارکان دین سی اور فرض لازم ہے مسلمانون پر اور معلوم نہین ہوتا آنا اوسکا مگر ساتہہ منضبط کرنی ہلال شعبان کی حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی ضبط یعنی شمار کرتی رہنی کا بس ہوا گویا کہ حضرت نی فرمایا تلاش رکہو ہلال شعبان کی اور گنتی رہو اوسکی دنون کو تو کہ جانو تم داخل ہونا رمضان کا پہر چونکہ ہوا شعبان مانند مقدمہ رمضان کی مستحب ہوا اسامان درست کرنا رمضان کی لئی شعبان مین ساتہہ رکہنی روزہ کی اور پڑہنی قرآن کی تاکہ مستعد ہووین نفس اوس سی اللہ تعالی کی طاعت پر پہلی آنی رمضان کی اسیلئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکہتی تہی شعبان مین اسقدر کہ اور مہینون مین وتنی نہین رکہتی تہی چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا اِلَّا فِي شَعْبَانَ ط تو جسکہ روزہ دروازہ ہی عبادت کا خوب محافظت کری اوسکی چنانچہ ابو درداء نقل کرتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ بَابًا وَبَابُ الْعِبَادَةِ الصَّوْمُ یعنی ہر چیز کے لئے ایک دروازہ ہی اور دروازہ عبادت کا روزہ ہی پہر جبکہ عبادتون مین روزہ ممتاز ہی اس بات مین کہ نسبت بہم پہنچاتا ہی اللہ تعالی کے طرف بسبب کہانی پینی وغیرہ کی اسلئی کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعنی حدیث قدسی مین كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ یعنی جو نیکی کرتا ہی آدمی دس حصی لکہی جاتی ہی سات سو حصہ تک سوای روزہ کی کہ وہ خاص میری ہی لئی ہی اور مین آپ بدلہ دونگا اوسکا اور کریم نی جب خبر دی کہ مین خود متوسلے جزا

یعنی نہین دیکہا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری مہینی کی روزی رکہتی ہوئی سوای رمضان کی اور نہین دیکہا مین نی آپکو کہ رکہتی ہون زیادہ کسی مہینی مین سوای شعبان کی ۱۲ منہ

جزا کا ہو ونگا اور کی سپرد نہین کرینگا تو امید ہی کہ یہہ جزا بہت ہی بڑی ہوگی اور نہایت کثرت کی لئے جسکی کچھہ
حد و شمار نہین اور روایت کیا ہی ابو سعید خدری نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنی ایک روزہ
رکہا اللہ کی راہ مین دور کیا اللہ نی منہہ اوسکا آگ سی ستر برس کی راہ یعنی بہت دور ہوا دوزخ سی
اور ابو امامہ باہلی نی کہا کہ جسنی روزہ رکہا ایک دن اللہ کی راہ مین کر دیتا ہی اللہ درمیان اوسکی اور
درمیان دوزخ کی ایک خندق اتنی بڑی کہ جیسی آسمان زمین مین فرق ہی یعنی جسنی روزہ رکہا خاص اللہ
ہی کی لئی اور اوسکی رضا کی لئی نجات دیتا ہی اوسکو اللہ آگ سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ روزہ دار کی لئی دو خوشیان ہین ایک خوشی تو روزی کی افطار کی وقت اور دوسرے وقت مرنیکی
اور ملنی پروردگار اپنی کی انہی افطار کی وقت کی خوشی تو یہ ہی کہ کہاتا پیتا ہی جماع کی فرصت پاتا ہی
کیونکہ نفس آدمی کا مخلوق ایسا ہی کہ رغبت رکہتا ہی کہانی پینی صحبت کرنی سی پس جب منع کیا جاتا ہی
ان چیزونسی ایک وقت مین پہر اذن ہوتا ہی اور وقت مین اونکا تو خوش ہوتا ہی بسبب اوسکی بالطبع خصوصاً
وقت شدت حاجت کی بسبب تاثیر بہوک و پیاس وغیرہ کی اسلیئی حضرت یہہ دعا پڑہتی ہی افطار کیوقت

ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی یعنی گئی پیاس اور تر ہوئیں رگیں اور ثابت ہوا اجر اگر چاہا اللہ تعالی نی ۱۲ سے مہذا اوسکی

لئی وقت افطار کی دعا ہی قبول ہوتی ہی جیسی کہ حدیث مین آیا ہی اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ اِفْطَارِہٖ
دَعْوَةً مُسْتَجَابَةً بلکہ ہوتا ہے سونا ہی اوسکا عبادہ جیسی آیا ہی نَوْمُ الصَّائِمِ عِبَادَةٌ کہا ابو العالیہ
نی کہ روزہ دار عبادت مین ہوتا ہے جبتک کہ غیبت نہین کرتا اگرچہ سوتا ہوا اپنی بچھونی پر پس بنابر
اسکی رات دن عبادہ مین رہتا ہی اور خوش ہونا اوسکا وقت مرنیکی اور ملنی رب کی بسبب ثواب
روزی کی ہی کہ پاتا ہی اوسکو ذخیرہ اللہ تعالی کی پاس اسلئی کہ جو کوئی ترک کرتا ہی کہانا پینا اپنا
اور شہوۃ اپنی بدلہ دیتا ہی اللہ تعالی اوسکا بہتر اوس سی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے

وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا
یعنی جو کچھہ کہ آگی بہیجتی ہو تم اپنی نفسونکی لئی قسم بہلائی سی پاؤگی تم اوسکو نزدیک اللہ کی درحالیکہ وہ بہتر ہے
اور بہت بڑا ہی ثواب دینی مین اور حدیث مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک شخص کو

اِنَّكَ لَنْ تَدَعَ شَيْئًا اِتِّقَاءَ اللّٰهِ اِلَّا اَتَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهُ اور روایت کیا گیا ہی کہ روز قیامت کی
روزہ دارونکی لئی رکہا جائیگا ایک خوان عرش کی نیچی کہ کہاوینگی اوسپر روزہ دار اچہا المین کہ لوگ حسابمین
ہونگی پس کہینگی لوگ کہ کیا ہی انکو کہ کہاتی ہین اور ہم حساب مین ہین پس جواب دیا جاویگا اونکو کہ وہ روزہ
رکہتی ہی اور تم افطار کرتی تہی اور بخاری مسلم مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
کہ جنت مین ایک دروازہ ہی کہ کہتی ہین اوسکو ریان نہین داخل ہونگی اوس سی مگر روزہ دار اور

امراؤ اور وزیر دیا رئیسی و وغیرہ ملک میں کہ بہت رکہتی ہیں روزہ سے بس جوکہ اونہون نی عمل کیا پیاس سے مشقت پر
خاص کر کی گئی ایک ڈر وازی کی ساتہہ کہ اوسمین سیرابی اور امان ہوگی پیاس سی ہہلی جگہہ پکڑنی اوسکی جنت
مین یہہ سب کچہہ جب ہی کہ روزی اوسکی ساتہہ پرہیز کرینگی ہون تمام اون چیزوں سی کہ حرام ہین یا دو نہیں والا
او نہیں میں داخل ہونگی کہ جنکی حق مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کتنی ہی روزہ دار
ہین کہ نہین ہی اوسکی لئی اوسکی روزی سوای بہوک پیاس کے اور اور حدیث مین ہی کہ کتنی ہی روزہ دار ہین
کہ نہین ہی فائدہ اوسکی لئی اوسکی روزی سے سوای پیاس کی اور کتنی قیام کرنیوالی رات کی ہین کہ نہین ہے
فائدہ اوسکی لئی اوسکی قیام سی سوای بیداری کی کے بس بلا شبہ تقرب طرف اللہ تعالی کی ساتہہ ترک کرنی
مباحات کی نہین تمام ہوتا مگر بعد تقرب کی طرف اوسکی ساتہہ ترک کرنی حرام چیزوں کی جیسی کہ روایت کیا
کیا ہی ابو ہریرہ سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسنی نہ چہوڑا جہوٹ اور عمل جہوٹ یعنی با اصل
بس نہین ہی اللہ کو حاجت اسمین کہ چہوڑی وہ کہانا پینا اپنا بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کیا اس
حدیث مین کہ جسنی نہ چہوڑا جہوٹ اور عمل باطل نہین قبول کرتا اللہ روزہ اوسکا اور نہین دیکہتا اوسکی طرف
یعنی نظر رحمت سی اسلئی کہ وہ باز رہا اوس چیز سی کہ مباح تہی واسطی اوسکی اور نہ باز رہا اوس چیز سی کہ حرام تہی اوس پر
اور مقصود روزی سی نہین ہی نری بہوک پیاس بلکہ مقصود اوس سی توڑنا شہوۃ کا ہی اور زیر کرنا نفس امارہ کا
کہ جو حکم کرتا ہی برائی کا بس جب نہ حاصل ہوا کچہہ اسمین سی تو کیا فائدہ ہی کہانی پینی کی ترک کرنی مین بس بنا بر
اسکی جب ارادہ کری بندہ یہہ کہ پہنچی اون ثواب و فضائل کو کہ ذکر کئی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
تو لایق ہی اوسکو یہہ کہ بہچانی حرمت وقت کی اور شرف اوسکا اور محفوظ رکہی اوسمین اپنی پیٹ کو حرام
اور زبان کو جہوٹ اور غیبت اور بری کلاموں سی اور محفوظ رکہی اپنی اعضاء کو خطاؤں اور گناہوں کی
اور محفوظ رکہی اپنی دل کو عجب اور تکبر اور عداوت سی پہر اوسنی جب یہہ حاصل کیا تو لایق ہی اوسکو یہہ
ڈری اللہ تعالی سی کہ آیا قبول کرتا ہی اوس سی یا نہین قبول کرتا ہی اور دعا کری اوسکی قبولیت کی

اللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَرْضِيَّاتِكَ وَجَنِّبْنَا عَنْ سَيِّئَاتِكَ مجالس الابرار اور در المختار مین لکہا ہے

کہ صوم کی معنی لغت مین امساک یعنی بند رہنی کی ہین مطلق اور شرع مین امساک افعال
کرنیوالی چیزوں سی کہ جنکا بیان آگی آویگا حقیقۃً یا حکماً حکماً وہ ہی کہ کہا یا بہول کر بس وہ مساک کرنیوالا ہی
حکماً بیچ وقت مخصوص کی کہ وہ دن ہی شخص مخصوص سی یعنی مسلمان سی کہ ہو جماری اوسمین یعنی دار الاسلام
مین یا جانتا ہو وجوب کو یعنی دار الکفر مین ہو لیکن جانتا ہے روزی کی فرضیت کو پاک ہو حیض و نفاس
ساتہہ نیت معہودہ کی اور بالغ ہونا اور افاقت یعنی بیہوشی اور جنون سی شرط صحت روزہ کی نہین
اسلئی کہ روزہ لڑکی کا اور مجنون کا اور غش والی کا صحیح و درست ہی بعد نیت کی اور البتہ نہین صحیح ہوتا

روزہ مجنون اور غش والی کا دوسری دن بسبب نہونی نیت کی اور حکم روزے کا پانا ثواب کا
ہے اور سبب روزہ منذورہ کا نذر ہے چنانچہ اسیلئے اگر معین کی نذر ایک مہینے کی کہ فلانی
مہینے مین رکھونگا اور ایک مہینے بہر روزے رکھلئے پہلے اوس مہینے کی بدلی اوسکی
تو کفایت کریگی بسبب پائی جانی سبب کی کہ وہ نذر ہے اور لغو ہوسکے تعین اور سبب کفارونکی
روزونکا جنت ہے اور قتل اور سبب رمضان کے روزے کا پاسکے جانا ایسی
جزو کا ہے کہ ممکن ہو شروع کرنا روزیکا اوسمین ہر دن سے یہانتک کہ اگر افاقت
پاوے مجنون راتمین یا نصف نہار شرعی مین اوز یا بعد اوسکی مین تو نہین لازم
ہوسکے اوسپر قضا رقو سے اسپر ہے اور تصحیح کے ہے اسکے بہتون کی
اور روزے آٹھ قسم پر ہین ایک تو فرض اور وہ دو قسم پر ہے ایک تو معین
مانند روزی رمضان کے ادا اور ایک غیر معین سے ہے مانند روزی رمضانکی
قضا اور کفارونکی روزونکی لیکن یہہ فرض عملی ہین نہ اعتقادی یعنی جواب
اور سیلئی نہین کافر ہوتا منکر اونکا اور واجب اور یہہ ہے دو قسم پر ہے
ایک تو معین مانند نذر معین کے اور ایک غیر معین مانند نذر مطلق کے
اور نفل مانند غیر اندونون کے یہہ شامل ہے سنت کو یعنی سنت موکدہ کو
مانند روزے عاشورا کے ساتھ روزے نوین کے اور مستحب کو
مانند روزون ایام بیض کے ہر مہینے مین اور روزے دن جمعے کے
اگرچہ اکیلا ہو اور عرفے کے اگرچہ حاجی رکھے بشرطیکہ ضعف نہ پیدا
کرے اوسکو اور مکروہ تحریمی مانند روزے عیدین کے اور ایام
تشریق کے اور تنزیہی مانند روزے عاشورا کے تنہا
اور روزے ہفتہ کے تنہا اور روزے نوروز اور مہرجان کے
قصد اس کے اونکو اور مانند چپ کے روزے کے اور وصال
کے روزے کے اور مانند روزون دہر کے اگرچہ افطار کرے
عیدین اور ایام تشریق کے اور یہہ امام ابو یوسف کے نزدیک
ہے جیسا کہ محیط مین ہے اور انواع روزون کے تیرہ ہین
سات تو پے در پے ہین رمضان اور کفارہ ظہار اور کفارہ
قتل اور کفارہ قسم اور توڑنے رمضان کے روزے کے

اور روزی نذر معین کے اور اعتکاف واجب کی روزے اور جیطرح کی روزونمین
اختیار ہی چاہے متفرق رکہی اور چاہے اکہٹی نفل اور قضاء رمضان اور
روزے متعہ کے اور فدیہ حلق کے اور جزار صید کے اور نذر مطلق کے
جب مقرر ہوا یہہ تو صحیح ہے ادار روزے رمضان کا اور روزہ نذر معین کا
اور نفل روزہ ساتہہ نیت ہرایک کی رات سی ضحوہ کبرے تک تہ بعد اوسکی اور نہ
نزدیک اوسکی اور ساتہہ مطلق نیت روزکی اور نیت نفل کے اور ساتہہ خطاء کی
وصف مین مانند نیت واجب دوسریکی بیچ ادار رمضان کے فقط واسطے تعین
اوسکی ساتہہ متعین کرنے شارع کے مگر جسوقت کہ واقع ہو نیت یعنی نفل
اور واجب کے مریض سے یا مسافر سے تو ہر صورت مین محتاج ہوگا
طرف تعین کے سبب نہ متعین ہونے رمضان کے بیچ حق اون
دونونکی پس نہین واقع ہوگا رمضان سے بلکہ واقع ہوگا اوس سی کہ
نیت کی ہوگے اوسکے خواہ نفل کی یا واجب کے بموجب قول اکثر کے
یہہ بحر الرائق مین ہے اور سراج مین اسکو صحیح تر کہا ہے اور
بعضون نے کہا کہ یہہ ظاہر الروایۃ ہے پس اسیلئے اختیار کیا اسکو
مصنف نی سبب اتباع درر کے ولیکن اوائل اشباہ مین ہے کہ صحیح
یہہ ہے کہ واقع ہونگی رمضان سے سواے مسافر کے کہ نیت کرے
کسی اور واجب کی تو اوسیکا واقع ہوگا اور اسیکو اختیار کیا ابن کمال
اور شرنبلالیہ مین برہان سے ہے کہ یہہ صحیح ہے اور نذر معین کا
روزہ نہین صحیح ہوتا ساتہہ نیت اور واجب روزکی بلکہ واقع ہوتا ہے اوسی
واجب کا کہ نیت کی ہے اوسکی مطلقاً اور اگر رکہی مقیم روزہ غیر مضیا تا

اگرچہ بسبب نجاشی اوسکے ہو رمضان کو پس وہ رمضان ہی کا ہوگا نہ روزہ
کہ نیت سے ہے اوسکے سبب اس حدیث سے کہ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَلَا
صَوْمَ إِلَّا عَنْ رَمَضَانَ اور محتاج ہے روزہ ہر دن کا رمضان سے
طرف نیت کے اگرچہ صحیح مقیم ہو اور شرط باقی روزونکی یہہ ہے کہ
رات سے نیت کرے معین کرکر اور شرط نیت مین یہہ ہے کہ جانے دل سے
کہ فلانا روزہ رکھتا ہون کہا حدادے نے اور سنت یہہ ہے کہ منہ سے
کہے نیت کو اور نہین باطل ہوتی نیت ان شاء اللہ کہنے سے بلکہ باطل
ہوتی ہے ساتھ رجوع کرنیکے اوس سے اسطرح کہ قصد کرے
رات کو افطار کا یعنے روزہ نہ رکھنے کا اور روزہ رکھکر دن کو افطار کے
نیت کرے تو لغو ہے اور نیت کرنے روزے کے نماز کے اندر
صحیح ہے اور نہین فاسد کرتے نیت نماز کو بغیر منہ سے کہنے کے
یعنے جب اللہ اکبر کہکر اور نماز شروع کریگا تو پہلے نماز جو پڑھ رہا تھا
فاسد ہو گئے اور اگر نیت کرے قضا روزے کے دنکو تو ہوگا وہ نفل
پس قضا کرے اوسکے اگر توڑ ڈالے اوسکو اور روزہ نہ رکھا جاوے
یوم الشک کے یوم الشک اوسکو کہتے ہین کہ تیسوین رات شعبان کو
ابر ہوا اور چاند نہ معلوم ہوا اوسکی صبح کو کہ تیسواں دن شعبان کا ہے
وہ یوم الشک ہی اوسمین روزہ نہ رکھے مگر نفل رکھے تو جائز ہے اور
مکروہ ہے غیر اوسکا اور اگر روزہ رکھے دن شک کے اور واجب کی نیت
تو مکروہ ہے تنزیہی اور اگر جزماً رمضان کے نیت سے رکھے تو مکروہ
تحریمی ہے اور واقع ہوگا اوس واجب کا صحیح تر روایت مین اگر ظاہر ہو

یا دو دن کی گئی

رمضان ہونا اوسدن اور اگر ظاہر ہو رمضان ہونا تو ہوگا رمضان ہی کا
اگر مقیم ہوگا اور نفل روزہ رکھنا یوم الشک کو افضل ہی اگر آپڑے وہ دن
روزہ معمولی کے مطابق یا دو روزے سے کہے آخر شعبان مین تین دن یا
زیادہ نہ کم اور اونمین یہ دن بھی آگیا تو بھی مکروہ نہین اور اگر نہ مطابق ہو
روزہ معمولی وغیرہ کے تو روزہ رکھین خواص اور افطار کرین عوام بعد
زوال کے فتوی اسیپر ہے اور خواص وہ ہین کہ جانین کیفیت یعنی نیت
روزے یوم الشک کی اور نیت اوسکی یون ہے کہ نیت کرے
نفل کی بطریق جزم کے وہ شخص کہ نہین عادت رکھتا تھا وہ بھی
روزے کی اور اوسکے دلمین سبب خطرہ کے نگذرے کہ اگر ہوا وہ دن
رمضان تو رمضان کا ہوگا اور ہیچین ہوتا ہے روزہ اگر تردید کرے
اصل نیت مین جیسی کہ یون نیت کرے کہ روزہ رکھونگا کل اگر ہو رمضان
والا نہین رکھنی کا جیسا کہ نہین ہوتا ہے روزہ اگر اسطرح نیت کرے
کہ اگر مین صبح کا کہانا نہین پاؤنگا تو روزہ سے ہونگا والا افطار کرونگا
اور ہوگا روزہ ساتھہ کراہیت کے اگر تردید کرے بیچ وصف نیت کی
اسطرح کہ نیت کرے اگر ہو رمضان تو رمضان کا ہوگا والا کسی اور
واجب کا اور یہ بھی اسطرح مکروہ ہے اگر کہے کہ مین روزہ رکھونگا
اگر ہو رمضان والا نفل ہو پس اگر ظاہر ہو رمضان ہونا اوسکا
تو اوسکا ہوگا والا پس نفل ہوگا دونون صورتون مین جیسے جو کہ مذکور
ہوئین واجب اور نفل کی اور اوسکی صحت نہین لازم آتی کے کہانا
معلوم کا ہونا کہ پہلی نیت کی مانند کہانا اوسکی ہی بعد نیت کی ہی صبح ہی انتہی

فصل پہلے رویت ہلال کے مسائل مین واجب ہے یہہ کہ تلاش
کرین لوگ رمضان کے چاند کو انتیسوین تاریخ شعبان کے وقت غروب
سے پس اگر دیکہین چاند روزہ رکہین صبح سے اور اگر ابر یا غبار ہو
تو تیس دن شعبان کے پورے کر کر رکہین اور ایسی ہی لایق ہی
یہہ کہ ڈہونڈین ہلال شعبان کو سبہے تا آگی کا حساب نہ بگڑے اور
جو لوگ کہ علم نجوم رکہتی ہین اونکا قول اسمین کچہہ معتبر نہین اگرچہ دانا اور ثقہ
ہون نہین جایز ہے منجم کو کہ عمل کری اپنی حساب پر اور مکروہ ہے اشارہ
کرنا وقت رویت ہلال کے اور جب دیکہین چاند پہلے زوال کے یا بعد
اوسکی تو نہ روزہ رکہا جاوے بسبب اوسکی اور نہ افطار کیا جاوی اور
وہ شب آیندہ کا ہے اگر ہو آسمان پر علت یعنی ابر یا غبار وغیرہ تو گواہی
ایک کی رمضان کے چاند پر مقبول ہے جب کہ ہو عدل مسلمان عاقل بالغ حر
یا غلام ہو یا عورت ہو اور ایسی ہی گواہی ایک کی اوپر گواہی ایک کے
یعنی ایک شخص کہی کہ فلانی نے گواہی دی ہے چاند دیکہنی کے میرے
روبرو تو اوسکی گواہی سبہی شرطون مذکورہ سے قبول ہے اور گواہی
اوسکی کہ حد لگی ہو اوسکو قذف کے اور توبہ کرلے ہو اوسنی تو اوسکی گواہی
بہی قبول ہے اور مستور الحال کی گواہی بجب ظاہر روایت کے نہ قبول
کیجاوے اور روایت کیا ہے حسن بن ابی حنیفہ نے کہ قبول کیجاوے
گواہی مستور الحال کے اور یہی صحیح ہے کذا فی المحیط اور اسپر عمل کیا ہے
علمائے نے کذا فی النقایۃ للشیخ ابی المکارم اور قبول کیجاوے گواہی
غلام کے اوپر گواہی غلام کے ہلال رمضان مین اور ایسی ہی عورۃ کے

گواہی اور عورۃ کی گواسے پر اور نہ قبول کیجاوے گواہی مراہق کے یعنی
قریب البلوغ کی اور نہیں شرط ہے بیچ شہادۃ مین لفظ شہادۃ کا اور نہ دعوی اور نہ حکم حاکم کا یہانتک
کہ اوسنے اگر گواہی دی نزدیک حاکم کی اور سنی ایک شخص نے گواہی اوسکی نزدیک حاکم کی اور
ظاہر اوسکا عدل معلوم ہوتا ہے تو واجب ہے سننے والے پر یہہ کہ روزہ رکہے اور نہ محتاج ہو حکم حاکم کا
اور جب دیکہے امام یا قاضی چاند رمضان کا فقط آپہی تو وہ اختیار رکہتا ہے کہ چاہے نصب کرے
اور ایک شخص کو کہ گواہی دے نزدیک اوسکی اور چاہے حکم کردے لوگونمین روزہ رکہنے کا بخلاف
ہلال عید الفطر اور عید الاضحی کی یعنی انمین فقط امام یا قاضی کا دیکہنا کفایت نہین کرتا اور رمضان مین
کفایت کرتا ہے جب دیکہے ایک شخص عدل ہلال رمضان کا تو لازم ہے اوسکو کہ گواہی دے رویت
کے اوسی رات حر ہو یا غلام مرد ہو یا عورۃ یہانتک کہ لونڈی پردہ نشین نکلے گہر سے اور
گواہی دے بغیر اذن مولی اپنے کی اور اگر ایسا فاسق ہے اگر دیکہے چاند تو گواہی دے اسلیے کہ قاضی
بعض اوقات قبول کرلیتا ہے گواہی اوسکی لیکن قاضی کو چاہئے کہ رد کرے اوسکو یہہ حکم شہر کا ہے
اور سواد مین اگر دیکہے کوئی وہان کی لوگونمین سے ہلال رمضان کا تو گواہی دے اپنے گانوکی
مسجد مین اور لوگون پر لازم ہے کہ روزہ رکہین اوسکی کہنے پر بشرطیکہ ہو وہ عدل اور یہہ جب ہے
کہ وہان کوئی حاکم نہو کہ جسکی پاس گواہی دے یعنی اگر حاکم ہو تو چاہئے کہ اوسکی پاس جاکر گواہی دے
ایک شخص نے تنہا دیکہا چاند رمضان کا پہر گواہی دی اور نہ قبول کی گئی گواہی اوسکی تو لازم ہے
اوسکو کہ روزہ رکہے اور افطار کریگا وہ دن مین تو لازم آئیگی اوسپر قضا نہ کفارہ اور اگر افطار
کرلے پہلے اسکی کہ رد کرے قاضی گواہی اوسکی کو تو بہی صحیح یہی ہے کہ نہین واجب آوے گا
اوسپر کفارہ اور اگر گواہی دی فاسق نے اور قبول کیا اوسکو حاکم نے اور حکم کیا لوگون کو روزہ
رکہنے کا پہر افطار کیا اوسنے یا اور کسی شہر والونمین سے کہا ہے تمام مشایخ نے کہ لازم آتا ہے اوسکو کفارہ
اور اگر پوری کرے یہہ شخص تیس دن نہ افطار کرے مگر ساتھ امام کی اور اگر نہ ہو آسمان مین

علت نہین قبول کیجاویگی مگر شہادت جماعت کثیر کی کہ حاصل ہو علم اونکی خبر دینی سی اور یہہ مفوض ہی رای امام کی کچہہ عدد معین
نہین اسمین صحیح یہی ہی اور برابر ہی اسمین رمضان اور شوال اور ذوالحجہ اور ذکر کیا طحاوی نی کہ قبول کیجاوی ایک کی
گواہی جبکہ آوی شہر کی باہر سی اور ایسیہی جبکہ ہو مکان بلند پر کذا فی الہدایۃ اور طحاوی کی قول پر اعتماد کیا ہی امام
مرغینانی نی اور بہتا بفضیلہ اور فتاوی صغری نی لیکن ظاہر روایت مین کچہہ فرق نہین ہی درمیان خارج شہر کی اور
شہر کی اور تلاش کری شوال کی چاند کو انتیسوین تاریخ رمضان کی پس جو کوئی اکیلا دیکہی اوسکو افطار نکری عمل کری
ساتہہ احتیاط کی عبادۃ مین پہر اگر افطار کری تو قضا کری اوسکی کفارہ اوسپر لازم نہین ایک شخص نی دیکہا چاند عید کا
اور گواہی دی اور نہ قبول کی گئی گواہی اوسکی تو لازم ہی اوسپر یہہ کہ روزہ رکہی پہر اگر افطار کیا اوسدن لازم ہوگئے
اوسپر قضا نہ کفارہ اور اگر گواہی دی اوس شخص نی اپنی یار کی سامنی پس کہا یا اوسنی نہین لازم آویگا اوسپر کفارہ
اگر سیجا جانا اوسکو اگر چاند شوال کا فقط امام ہی نی دیکہا یا قاضی نی تو نہ نکلی طرف عیدگاہ کی یعنی نماز کی لئی اور نہ حکم کرے
لوگونکو نکلنی کا اور نہ افطار کری پوشیدہ اور نہ ظاہر اور اگر ہو آسمان مین علت نہ قبول کیجاوی مگر گواہی دو مردون کی
یا ایک مرد اور دو عورتونکی اور شرط ہی اسمین حریتہ یعنی آزادی اور لفظ شہادۃ کا اور اگر خبر دین دو مرد شوال کی چاند مین
بیچ سوادکی یعنی دیہات کی اسحالمین کہ آسمان پر ابر وغیرہ ہی اور نہین ہی اسمین حاکم اور نہ قاضی تو مضائقہ نہین ہی
لوگون کو یہہ کہ افطار کرین اور شرط کی گئی ہی اسمین عدالت اور نہین شرط کیا گیا ہی دعوی اور نہین قبول کیجاویگی گواہی
اوسکی کہ جسکو حد قذف لگی اگرچہ توبہ کی ہو اور اگر ہو آسمان صاف تو نہین قبول کیا جاویگا مگر قول جماعت کا جیسا کہ حکم ہی
ہلال رمضان کا اور ذکر کیا شیخ الاسلام نی کہ شہادۃ دو کی بہی قبول کیجاویگی جبکہ آئی ہون اور مکان سی اور عید الاضحی مانند
عید الفطر کی ہی ظاہر الروایۃ مین اور یہی بہت صحیح ہی اور ایسی سوای ان دونون چاندونکی اور چاندونکا حکم یہی نہین
قبول کیجاویگی اونمین مگر گواہی دو مردونکی یا ایک مرد اور دو عورتون کی کہ عادل اور حر ہون اور حد نہ لگی ہو اونکو اگر
روزہ رکہی لوگون نی ایک کی گواہی سی اور پورے کئی تیس دن اور نہ دیکہا اونہون نی چاند عید کا تو نہ افطار کرین بموجب
روایت حسن کی ابی حنیفہ رح سی واسطی احتیاط کی اور امام محمد رح سی ہی کہ وہ افطار کرین اور قول امام محمد کا بہت صحیح ہی
اور کہا شمس الائمہ حلوائی نی کہ یہہ اختلاف اوس صورت مین ہی کہ جب نہ دیکہا ہو چاند شوال کا اسحالمین کہ آسمان صاف
ہی اور جبکہ ابر وغیرہ ہو تو وہ افطار کرین بلا اختلاف اور یہہ شبہہ ہی اور اگر گواہی دی رمضان کی چاند کی دو گواہون
نی اسحال مین کہ آسمان پر ابر ہی اور قبول کی قاضی نی گواہی اون دونون کی اور روزی رکہی تیس دن پہر نہ دیکہا
چاند شوال کا تو اگر آسمان پر ابر ہی تو افطار کرین کل کو بالاتفاق اور اگر آسمان صاف ہی تو تو بہی افطار کرین بموجب روایت
صحیح کی اور جب گواہی دین گواہ رمضان کی چاند پر انتیسوین دن کہ ہمنی دیکہا تہا چاند تمہاری روزی سی ایکدن پہلی تو وہ
اگر تہی اوسی شہر مین تو لایق یہہ ہی کہ نہ قبول کیجاوی گواہی اونکی اسلئی کہ اونہون نی ترک کیا حساب کو یعنی جب دیکہا تہا
تبہی کیون نکہا اور اگر آئی ہین مکان بعید سی تو جائز ہی شہادت اونکی واسطی انتفا تہمت کی اور نہین اعتبار ہے

جلاف مطالع کا ظاہر الروایت مین یہہ فتاوی قاضیخان مین ہی اور یہی ہی صحیح موجبہ ابو اللیث کا ہی اور یہی فتوی ہی شمس الائمہ
حلوائی کا کہا اونہون نی اگر دیکہین اہل مغرب چاند رمضان کا تو واجب ہوتا ہی روزہ اہل مشرق پر یہہ لازم ہوتا ہی
روزہ اخیر رویت پر جبکہ ثابت ہو نزدیک ان کی رویت اونکی الطریق موجب کی یہانتک کہ گواہی دی ایک جماعت کا ایک
شہر والون نی دیکہا ہی چاند رمضان کا سی ایکدن پہلی یہہ روزہ رکہا اونہون نی اور یہہ دن تیسوان ہی اونکی حساب
سی اور نہین دیکہا تہا انہون نی چاند تو نہین مباح ہی افطار کرنا کل کو اور نہ ترک کیجاوی تراویح اس رات میں اسلئی کہ انہون
نی نہین گواہی دی ہی رویت کی اور نہ اوپر گواہی غیر اپنی کی اور سوا اسکی نہین ہی کہ اونہون نی حکایت کی ہی رویت
غیر اپنی کی اور اگر گواہی دین یہہ کہ فلانی شہر کی قاضی کی سامنی دو شخصون نی گواہی دی تہی رویت ہلال کی فلانے
راتمین اور حکم کیا تہا اوسنی اونکی شہادت پر تو جایز ہی اس قاضی کو کہ حکم کری اونکی گواہی پر اسلئی کہ قضا قاضی کی
حجت ہی اور گواہی دی اونہون نی اوس قضا کی اگر روزہ رکہین ایک شہر کی لوگ رمضان کی مہینی مین بدون رویت کے
اٹہائیس دن پہر دیکہا اونہون نی چاند شوال کا تو اگر شمار کر لیا تہا شعبان کو اونکی رویت سی تیس دن اور نہین دیکہا
ہلال رمضان کا قضا کرین ایکدن کی اور اگر روزی رکہی انتیس دن پہر دیکہا اونہون نی چاند شوال کا تو نہین قضا لازم
ہی اوپر پہر اگر شمار کیا اونہون نی چاند شعبان کا تیس دن بغیر دیکہی چاند شعبان کی پہر روزے رکہی رمضان کی تو قضا
کرین دو دن کی اگر روزہ رکہین شہر الی انتیس دن بموجب رویت کی اور اونمین ایک شخص بیمار ہو کر نہین روزہ رکہا
اوسنی تو اوسپر لازم ہی قضا انتیس دن کی پہر اگر معلوم نہو کہ اس شخص نی کیا شہر والون نی تو تیس روزی رکہی تو کرنی
ہہندہ ورمن ہی ساتہہ یقین کی یہہ مسائل عالمگیری کی مین **فصل دوسرے** بیچ بیان اون چیزون کی کہ
روزی کو توڑتی نہین ہین اگر کہا لیوی یا پی لیوی یا جماع کری بہول کر تو روزہ جاتا نہین اور اگر جماع کیا
بہول کر پہر یاد آگیا اگر نکال لیا ساتہہ ہی الفور روزہ ٹوٹتی کا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی کفارہ
اور بعضون نی کہا کہ یہہ جب ہی کہ نہ حرکت دی نفس اپنی کو یعنی دہکا نہ دی بعد یاد آنی کی یہانتک کہ منزل ہو جاوے
اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکی تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا جیسی کہ اگر نکال کر پہر داخل کری تو کفارہ لازم آتا ہی اور اگر
جماع کری قصد اپہلی فجر کی اور پہر طلوع ہو فجر تو واجب ہی نکالنا ساتہہ ہی الحال پس اگر دہکا دیگا تو لازم آویگا
کفارہ اور روزہ فقط ٹہیرنی ہی سی ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا ساتہہ خوف طلوع ہونی فجر کی پہر منزل ہوا بعد فجر اور
بعد نکالنی کی تو نہین ہی اوسپر کچہہ اور اگر ایک شخص بہولکر کہاتا ہو اور ہی وہ جوان کہ قدرت رکہتا ہی روزہ کی
تمام کرنیکی اوپر بغیر مشقت کی تو یاد دلاوی اوسکو دیکہنی والا اور مکروہ ہی نہ یاد دلانا اوسکو اور اگر یاد دلاوی
اوسکو کوئی پہلی کہانیکی وقت اور پہر اوسکو نہ یاد آوی تو لازم آویگی قضا اور اگر وہ ضعیف ہی تو اولی یہہ ہی کہ نہ یاد دلاوی
اور اگر منزل ہو نظر کرنی سی عورت کی شرمگاہ کی طرف تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہی اسمین کہ منزل ہو بسبب
فعل بد کرنیکی جانور سی بعضونکی نزدیک اس سی ٹوٹتا ہی اور بعضونکی نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا

بلا انزال اور اگر ہاتھ سے منی گرا دے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا آتی ہے نہ کفارہ اور حلال نہیں ہے یہ فعل بغیر
رمضان میں بھی اگر قصد کرے قضاء شہوت کا اور اگر قصد کرے تسکین شہوت کا تو امید ہے کہ نہ ہو اوسپر وبال یعنی فقط لذت
کے لیے کرے تو نہیں حلال اور اگر مقرر ہو اور نہ نکالنے میں خوف زنا کا رکھتا ہو تو امید ہے کہ گنہگار نہ ہو اور گنہگار ہونا
اگر ہو تو مت کرے اسپر اور اگر دھیان کرے کسی عورت کا اور منزل ہو جاوے تو روزہ نہیں جاتا اور اگر دو عورتیں فعل کریں
آپس میں قصداً اور منزل نہوں تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور منزل ہو جاویں تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل
لگا دے تو روزہ نہیں جاتا اس لیے کہ مساموں سے داخل ہونا منافی نہیں یہہ ایسا ہے جیسے نہاوے اور ٹھنڈک جگر کو پہنچے اور سرمہ
لگانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ پاوے مزا اوسکا حلق میں یا رنگت اوسکا رینٹھ میں یا تھوک میں اسلیے کہ حضرت عائشہ رضی
سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا روزہ کی حالت میں اور درمیان آنکھ کے اور دماغ کی راہ نہیں ہے
اور آنسو جو نکلتے ہیں ٹپک کر نکلتے ہیں مانند عرق کے اور جو چیز داخل مسام سے ہو منافی روزہ کے نہیں جیسے کہ اوپر ذکر
کیا گیا اور اگر رکھے آنکھ میں دوا یا دوا سا تھ تیل کے پھر پاوے مزا اوسکا یا تلخی اوسکی حلق میں نہیں جاتا روزہ اگر
نگل جاوے کچھ یعنی روئی وغیرہ کہ بندھی ہو ڈورے میں اور ڈورہ اوسکے ہاتھ میں ہو نہیں ٹوٹتا روزہ جب تک کہ ڈورے سے
کھل کر نہ پڑے جب کر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اگر داخل کرے حلق میں لکڑی یا مانند اوسکی کی اور ایک سرا اوسکا
اوسکے ہاتھ میں ہو نہیں ٹوٹیگا روزہ اسیطرح اگر داخل کرے اونگلی اپنی دبر میں یا عورت اپنی شرمگاہ میں تو نہیں
ٹوٹیگا مگر تر ہوگی ساتھ پانی کے یا تیل کے تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سے روزہ نہیں جاتا اور نہ غیبت سے مگر
ثواب جاتا رہتا ہے اگر نیت کرے افطار کی اور افطار نکرے تو روزہ نہیں جاتا اگر حلق میں دھواں داخل ہو بغیر اسکے
فعل کے تو روزہ نہیں جاتا اسلیے کہ اوس سے بچ نہیں سکتا اگر موہنہ بند کرلے تو ناک میں سے جاتا ہے پس یہہ
مانند تری کے باقی رہتی ہے موہنہ میں بعد کلی کرنیکے اور قید بغیر اسکی فعل کی اسلیے لگائی کہ جو قصد کر کر دھواں داخل کریگا
حلق میں کسی صورت سے ہو داخل کرنا تو روزہ اوسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہے کہ دھواں عنبر کا ہو یا اگر کا یا سواے انکے کا
پس اگر کوئی خوشبوی جلا کر دھواں اپنی طرف لیگا اور سونگھیگا دھواں اوسکا اوسحالمیں کہ یاد رکھتا ہو روزہ کو
ٹوٹ جاویگا روزہ اسلیے کہ ممکن ہے احتراز کرنا اس سے اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہیں آگاہ ہونا چاہیئے اور یہہ وہم
کسیکو نہ پیدا ہو کہ یہہ مانند سونگھنے گلاب مشک وغیرہ کی ہے اسلیے کہ تری خوشبو میں اور جوہر دھوئیں میں کہ آدمی کی
اندر پہنچے اوسکی فعل سے فرق ظاہر ہے اور اسیطرح دھوئیں حقہ کی سے روزہ جاتا رہتا ہے اسلیے کہ قصداً کھینچا جاتا ہے
اور تسکین ہوتی ہے اوس سے اور بطور دوا کے استعمال کیا جاتا ہے اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کی حلق میں جاویں اگر
دو ایک بوند تھوڑی ہے تو روزہ ٹوٹنے کا نہیں اور اگر بہت ہونگی کہ نمکینی اونکی حلق میں معلوم ہوگی تو جاتا رہیگا اور خوشبو
سونگھنے سے روزہ نہیں جاتا اور اگر جاوے غبار یا آٹا چکی پیستی ہوے یا مکھی یا اثر دواؤں کا یعنی دوا کوٹتی ہوے یا پڑیا
باندھتی ہوے اوہیں سے کچھہ اوڑکر حلق میں جاوے نہیں جاتا روزہ اسلیے کہ احتراز کرنا اس سے ممکن نہیں ہے اور اگر

روزہ دار صبح کرے حالت جنابت میں روزہ نہیں جاتا اگرچہ ساری دن یا کئی دن اسیطرح رہے لیکن ثواب سے محروم
رہتا ہے بسبب نجس منی کے اور نماز وغیرہ نہ پڑھنے کی آمدہ اگر ڈالی سلائی ذکر میں دوا یا تیل اور وہ مثانہ میں پہنچا تو
روزہ نہیں جاتا امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اسلئے کہ مثانہ میں سے منفذ نہیں ہے پیٹ اندر کو نہیں اور پیشاب
جو نکلتا ہے ٹپک کر نکلتا ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک جاتا رہتا ہے اور اگر ذکر کی نوک ہی میں رہی تو سبکے
نزدیک نہیں جاتا اور اگر پانی میں گھسے اور کان میں پانی جاوے یا کان کھجاوے تنکے سے اور تنکے پر میل بھر جاوے
تنکا کان میں کئی بار تو نہیں کرے روزہ نہیں جاتا اور اگر اوتری دماغ سے رینٹھ اور پہنچی ناک میں پھر دماغ میں
چڑھ جاوے یا نکل جاوے اوسکو تو روزہ نہیں جاتا اور اگر نکلا تھوک منہ سے اور منقطع نہوا بلکہ رال تار اوسکا اور
ذقن تک یا ٹھوڑی تک پھر نگل گیا اوسکو تو نہیں جاتا روزہ اور اگر منقطع ہوا تھوک پھر منہ میں ڈال لیا جاتا رہیگا
اور اگر قے ہو منہ بھر ہوا نکل جاوے ابو یوسف کے نزدیک روزہ جاتا رہیگا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نہیں اور اگر قے
ہے پھینک دینا تھوک کا تا کہ نہ ٹوٹے روزہ امام شافعی کے نزدیک اسلئے کہ جب جاری ہوتا ہے تھوک اپنی مجرا یعنی جاری
ہونیکی جگہ سے تو پہنچتا ہے وہ منہ میں اور یہہ قادر ہے اوسکی پھینک دینی پر اور نہ پھینکا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہے روزہ
اونکے نزدیک اور اگر قے آپ سے آوے روزہ جاتا نہیں اگرچہ منہ بھر کر آوے اور اسیطرح نہیں جاتا اگر پھر حلق میں
اوتر جاوے بغیر اسکے فعل کے اگرچہ منہ بھری ہوئی ہو اور امام ابو یوسف کے نزدیک جاتا رہتا ہے اور اگر قصداً نگل جاوے پھر
اور ہو وہ منہ بھری ہوئی سبکے نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہیں آویگا اور منہ بھری ہوئی نہیں ہو گی تو اوسکی
نگلنے سے روزہ نہیں جانیکا مختار یہی ہے اور اگر قصداً قے کرے سو منہ بھر کر تو سبکے نزدیک روزہ جاتا رہتا ہے اور منہ
بھر کر نکرے تو نہیں جاتا نزدیک ابی یوسف کے اور صحیح یہی ہے اور کہا امام محمد نے کہ جاتا رہتا ہے اور یہہ ظاہر الروایۃ ہے پھر اگر
وہ حلق میں اوتر جاوے آپسے تو نہیں جاتا اور اگر قصداً نگل جاوے تو اوسمیں دو روایتیں ہیں صحیح یہہ ہے کہ نہیں جاتا
اگر دانتوں میں کوئی چیز رات کی کہانی میں سے اٹک رہی اور ہو وے وہ کم چنے سے اوسکی نگلجانے سے دن کو روزہ نہیں جاتا
اور اگر کوئی چیز بقدر تل کے باہر سے منہ میں ڈال کر چباوے یہانتک کہ وہ پھیل جاوے منہ میں اور مزا اوسکا حلق میں نپاوے
تو بھی روزہ نہیں جاتا اور اگر منہ میں پھیلی نہیں اور مزا اوسکا حلق میں معلوم ہو یا بغیر چبائی ثابت وہ چیز نگل جاوے
اگرچہ مزا حلق میں نپاوے روزہ جاتا رہیگا پھر اگر وہ چیز اون چیزوں میں سے ہے کہ اونسے کفارہ آتا ہے تو کفارہ آویگا
والا قضا فقط ۔ امداد الفتاح ۔ اگر نکلے خون دانتوں میں سے اور داخل ہووے اسکی حلق میں اور نہ پہنچے اوسکی پیٹ میں تو بھی روزہ
نہیں جاتا اور اگر پہنچے پیٹ میں تو اگر غالب ہو خون تھوک پر یا برابر ہوں تھوک اور خون تو فاسد ہو جائیگا اور اگر خون کم
تھوک سے کہ ملا ہوا ہے ساتھ اوسکی تو نہیں ٹوٹنے کا روزہ مگر جبکہ پاوے مزہ اوسکا تو ٹوٹ جاویگا ۔ در المختار ۔ **فصل**
تیسرے بیچ بیان اون چیزوں کی کہ فاسد ہوتا ہے اونسے روزہ اور لازم آتی ہے قضا اور کفارہ آوے کفارہ اونسے
جب لازم آتا ہے کہ روزہ دار رکھے ہو الا مسکات یعنی مکلف بالغ ہو اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی میں یعنی قضا میں نہیں

اور رات سی نیت کی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کی نیت کی ہوگی تو اوسکی توڑنی سی کفارہ نہین آئیگا اور بعد روزہ توڑنیکی
کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی پیش آوی مانند بیماری اور حیض و نفاس کی اگر بعد روزہ توڑنیکی ان چیزونمین سی
کوئی چیز پیش آجاویگی تو کفارہ نہین آئیگا چنانچہ بیان اوسکا آگی آویگا اور نہ پہلی توڑنیکی اور کوئی چیز ساقط کرنیوالی
کفارہ کی ہو مانند سفر کی کہ اگر سفر مین توڑیگا تو کفارہ نہین آئیگا اور اگر بعد توڑنی کے سفر کریگا تو کفارہ
نہین ساقط ہوگا اور پانچوین افطار کری حالت جبر مین کفارہ نہین لازم آئیگا اور قصداً کری بہول چوک کر
کریگا تو کفارہ نہین آتی کا اور وہ مضطر نہو مضطر پر کفارہ نہین پس جب اتنی شرطین پائی جاوینگی
اور ان چیزون مفسدات مین سی کہ جو آگی مذکور ہوتی ہین کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا
وہ چیزین یہہ ہین جماع کرنا اور اغلام کرنا فاعل مفعول دونون پر قضا اور کفارہ لازم آتا ہی اور کہانا
پینا خواہ از راہ غذا کی ہو خواہ دوا کی اور غذائیت کی معنو مین علمار نی اختلاف کیا ہی بعضون نے
تو کہا ہی کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ خواہش کری طبیعت اوسکی کہانیکی اور منقضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اوسکی اور بعضون
نی کہا کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ اوسکی کہانی سی اصلاح بدنکی ہو اور بعضون نی کہا غذا کی چیز وہ ہی کہ کہائی جاتی ہے
عادۃً پس کفارہ آتا ہی اگر سینہہ یا اولی یا برف نگلجاوی یا کہاوی کچا گوشت اگرچہ مردار کا ہو یا کہاوی چربی
یا کہاوی خشک کیا ہوا گوشت یا کہاوی گیہون مگر یہہ کہ ایک آدہ گیہون چباوی اور منہہ مین پہیل جاوی تو کفارہ
نہین آتا ہی اور اگر نگل جاوی تہوک بی بی کا یا یار کا تو کفارہ آتا ہی اسلیئی کہ خواہش طبع ہوتی ہی اوسمین اور اور کے
تہوک نگلنی مین روزہ جاتا رہتا ہی اور کفارہ نہین آتا فقط قضا ہی آتی ہے اور تہوڑیسی نمک کہانی سی
کفارہ آتا ہی نہ بہت سی بموجب روایت مختار کی کذا فی المستصفی اور خلاصہ اور بزازیہ مین لکہا ہی کہ مختار یہہ ہی کہ
مطلق نمک کہانی سی کفارہ آتا ہی یعنی تہوڑا ہو یا بہت اور اگر کہاوی جو بغیر بہنی پس نہین کفارہ اوسپر اسلیئی کہ
نہین کہائی جاتی ہین جو کچی اور یہہ خشک جو کا حکم ہی اور اگر تازی بالمین سی نکال کر کہاوی تو کفارہ آتا ہی
اور کفارہ آتا ہی گل ارمنی کی کہانی سی مطلق یعنی برابر ہی کہ عادۃً اوسکی کہانیکی ہو یا نہو اسلیئی کہ وہ کہائی جاتی
ہی دوا کی لئی پس ہوگا افطار کامل اور کفارہ آتا ہی کہانی غیر گل ارمنی کیسی مانند ملتانی وغیرہ کی اگر عادۃ ہو
اوسکی کہانی کی پس نہین کفارہ ہی اوسپر کہ نہین عادۃ رکہتا ہی اوسکی اگر بعد غیبت کرنیکی قصداً کہانا کہالی
تو کفارہ لازم آتا ہی برابر ہی کہ پہنچی ہو اوسکو حدیث یا نہ پہنچی ہو تاویل اوسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی ہو مفتی نی
فتوی دیا ہو یا نہ دیا ہو اسلیئی کہ افطار ہونا غیبت سی خلاف قیاس کی ہی اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام تاویل کی گئی
ہی بالاجماع ساتہہ جاتی رہنی ثواب کی بخلاف حدیث حجامت یعنی پچہنون کی کہ بعضی علمار نی اوسکی ظاہر پر ہی عمل کیا
مانند اوزاعی وغیرہ کی پس اگر کہاویگا بعد حجامت یعنی پچہنون کی یا بعد چہونی عورۃ کی یا بعد بوسہ لینی کی ساتہہ شہوۃ
کی یا بعد محتلم ہونیکی اور مباشرت فاحشہ کی بغیر انزال کی یا بعد سرمہ لگانیکی یا بعد فصد کی یا بعد بدکاری کرنیکی

جانور سی بغیر انزال کی یا لید داخل کری انگلی کی دبر مین اس گمان پر کہ روزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزون کی
تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتوی دیگا اوسکو فقیہ اگرچہ خطا کریگا یا سنی ہوگی لگانی والی کی حدیث افطر الحاجم والمحجوم
اور پہچانی تاویل اوسکی موجب ہے شبہ کی نہین کفارہ آویگا اور اگر پہچانیگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا
اور گمان افطار کا کرکر قصداً کہایا یا حکم ہوگا مانند حکم افطار کرنیکی بعد غیبت کی ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکی
بعد غیبت کی جو اوپر مذکور ہوا اکثرون کی نزدیک تو اسیطرح ہی لیکن ملتقی اور بحر الرائق مین اوسکو مانند حجامت کی لکہا ہی
اور واجب ہوگا کفارہ اوس عورت پر کہ خوشی سی صحبت کروائی ایک شخص سی کہ اوسپر جبر کیا تہا کسینی صحبت کرنیکی لئی
اور مرد پر نہین آئیگا اور اگر ایک عورت نی جانا طلوع ہونا فجر کا اور چہپایا اوسکو اپنی خاوند سی یہانتک کہ اوسنی صحبت کی
اور وہ نہین جانتا تہا کہ فجر ہوگئی ہی تو کفارہ واجب ہوگا عورت پر نہ مرد پر امداد الفتاح ٭ **فصل چوتہی بیچ بیان**
کفارہ کی اور اون چیزونکی کہ ساقط کرتی ہین کفارہ کو ذمہ سی ایک عورت نی قصداً کہانا کہایا یا جماع کروایا پیچہی
پہر اوسی دن اوسکو حیض آگیا یا نفاس کفارہ ساقط ہوجاتا ہی اور اسیطرح کوئی بیمار ہوگیا اوسیدن ایسطرح کہ
کہ جائز ہی اوسمین افطار اور بیماری ایسی ہوی بغیر اوسکی فعل کی تو کفارہ ساقط ہوجائیگا اور یہہ قید کہ بیماری ایسی
ہوئی کہ اوسکی لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پہر زخمی کیا اپنی تئین اوسسی بیمار ہوگیا ایسطرح کہ نہین روزہ رکہہ سکتا
اوس حالت مین یا ڈالا اپنی تئین چہت پرسی یا پہاڑ پرسی تو اسمین اختلاف کیا ہی مشائخ نی بعضون نی کہا کہ ساقط
ہوجاتا ہی اوس سی کفارہ اور بعضون نی کہا کہ نہین ہوتا اور کمال نی کہا کہ مختار یہہ ہی کہ نہین ساقط ہوتا
اور ذکر کیا گیا ہی کتاب جمع العلوم مین کہ اگر کسینی بیچ مین ڈالا نفس اپنی کو سبب چلنی کی یا کچہہ کام کیا
یہانتک کہ بہت لگی پیاس اوسکو پس افطار کر ڈالا کفارہ آویگا اور بعضون نی کہا کہ کفارہ نہین آئیگا اور اسی پر
عمل کیا ہی بقالی نی کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ یہہ ہی کہ آزاد کری بردہ اگرچہ ہو کافر پہر اگر نسکی پہہ تو
روزی رکہی دو مہینی پی درپی کہ نہون اونمین دن عیدین کی اور نہ ایام تشریق کی ایسلئی کہ اونمین روزی رکہنی
منع ہین اور اگر درمیان مین ایک روزہ فوت ہوجاوی لعذر یا بلا عذر تو پہر روزی از سر نو شروع کرے
مگر سبب حیض کی اگر افطار کری تو مضایقہ نہین اور اگر سبب نفاس کی افطار کری تو بہی از سر نو رکہی پہر اگر نرکہہ سکی
روزی بسبب مرض کی یا بڑہاپی کی تو کہلاوی ساٹہہ مسکینون کو پیٹ بہر کر صبح کو کہلاوی اونکو اور شام کو کہلاوی
یا دو دن صبح کو کہلاوی یا دو دن شام کو یا عشا اور سحر کو اور شرط یہہ ہی کہ جسکو اول کہلاوی اونہین کو
دوبارہ بہی کہلاوی یہانتک کہ اگر صبح کو کہلایا ساٹہہ کو پہر شام کو کہلایا ساٹہہ غیر اونکی کو تو نہین کفایت
کریگا یہانتک کہ پہر کہلاوی دونون فرقون مین سی ایک کو اور اگر ایک فقیر کو ساٹہہ روز تک کہلایا
کری یا ہر روز نئی فقیر کو کہلاوی ساٹہہ روز تک تو کافی ہے اور اگر ایک روز صدقہ ساٹہہ فقیر کا
یا کم کا اسی ایک فقیر کو دی تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کرتی ہے روٹی گیہون کی بغیر سالن کی

بخلاف جو کی روٹی کی کہ اوسکی ساتھ سالن ضرور ہی اسلئی کہ بسبب سختی کی پیٹ بہر کر نہین کہا سکتا
بغیر سالن کی عادۃً بخلاف گیہون کی روٹی سے کہ وہ کہا سکتا ہی بغیر سالن کی پیٹ بہر کر اسیلئے
کہا گیا ہی کہ گیہون کی روٹی کا سالن اوسی مین ہی پس جس نے طلب کیا اوسکی ساتھ سالن نہین ہی
وہ بہوکا اور شرط یہہ بہی ہی کہ بہوکو ئی اونمین پیٹ بہرا یہانتک کہ اگر بہوکا پیٹ بہرا اور کہا ونگا مانند
بہوکی کی احتیاج ہوگی اور کی کہلانی کی پس یا تو کہانا کہلا دی جسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوی ہر فقیر کو
آدہی صاع یعنی پونی دو سیر گیہون یا آٹا اوسکا یا ستو اوسکی یا ایک صاع جو یا انگور یا کہجور یا دیوی قیمت
انکی اگرچہ اوقات متفرقہ مین دی اور اگر کسی بروزی توڑی جماع کر کر یا کہا کر قصداً تو ایک کفارہ کافی ہی
بشرطیکہ درمیان مین اونکی کفارہ نہ دیا ہو مثلاً اگر دس روزے توڑے اور درمیان مین کفارہ نہ دیا تو دسونکی
لئی ایک کفارہ کافی ہی اور اگر درمیان مین کفارہ دیا تو باقی کی لئی کفارہ اور چاہی اور روزہ کئی
روزی جو توڑی عام ہین کہ ایک رمضان کی ہون یا دو رمضان کی صحیح یہی ہے کذا فی الدر المختار
او بعضون نی کہا کہ یہہ حکم اوس صورت مین ہی کہ وہ روزی ایک رمضان کی ہون اور اگر کئی رمضانکی
ہونگی تو ہر رمضان کی لئی کفارہ علیحدہ علیحدہ دی؛ فتاوی عالمگیری کا مین یہی روایت نقل کی ہی
امداد الفتاح وغیرہ فصل پانچوین بیچ بیان اون چیزونکی کہ روزی کو توڑتی ہین اور قضا ہی
اوسکی آتی ہی نہ کفارہ اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسمین غذائیۃ نہو
یا غذائیۃ ہو ولیکن ہو عذر شرعی اور پہنچا دی اوسکو پیٹ مین یا دماغ مین اور جو چیز ایسی ہو کہ
نہ دفع ہوا اوس سی شہوت ستر کی پوری یعنی جماع وغیرہ اوسکی کفارہ نہین آتا ہی پس اگر کہاوے
روزہ دار اور رمضان مین چاول کچی یا آٹا گوندا ہوا یا خشک تو روزہ جاتا رہتا ہے اور
قضا آتی ہی اور آٹا گیہون کا اور جو کا جبکہ بہگوئی ساتھ پانی کے اور ملا دی اوسمین شکر واجب
کرتی ہین کفارہ کو اور اگر کہا دی نمک بہت ایک بار گی یا کہا دی مٹی سوا ہی گل ارمنی کی کہ نہ عادۃ ہی
اوسکی کہانی کی یا گٹھلی یا روئی یا نگلا تہوک اپنا کہ متغیر تہا ساتھ رنگ سبز یا زرد وغیر ذلک ریشم وغیرہ کی
اور وہ یاد رکہتا تہا روزہ اپنا یا کہا یا کاغذ یا مانند اوسکی وہ چیز کہ نہین کہائی جاتی ہی عادۃً یا کہائی ہی کچی
یا مانند اوسکی ایسی پہل کچی کہ نہین کہائی جاتی مین پہلی پختہ ہونیکی اور اونکو نکالکر یا نمک ملا کر کہایا یا کہایا اخروٹ
تازہ کہ نہوا اوسمین گودہ یا نگل گیا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتہر اگرچہ زمرد وغیرہ ہو واجب ہی کی
قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک مین دوا لی یا موہنہ مین دوا رکہی اوسمین سی کچہہ حلق مین اوتر گئی یا تیل
ڈالا کان مین قضا آوے گی نہ کفارہ اور اگر پانی قصداً ڈالی کان مین تو اوسمین اختلاف ہی ہدایہ اور ملتقی اور
درمختار اور شرح وقایہ اور اور اکثر متونمین تو لکہا ہے کہ روزہ نہین ٹوٹتا اور قاضیخان

اور فتح القدیر مین لکہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ ما تار رہتا ہی اور قضا آتی ہی اور اگر دوا ڈالی پیٹ کی زخم مین اور وہ پیٹ مین
پہنچی یا دماغ کی زخم مین ڈالی اور وہ دماغ مین پہنچی یا دخل ہوا حلق مین مینہہ یا برف اور نہ نگلا اوسکو اپنی فعل سی
بلکہ از خود حلق سے اوتر گئے یا چوک کر روزہ ٹوٹ گیا مثلاً کلی کرتی مین پانی حلق مین اوتر گیا یا ناک مین
پانی دیتی ہوئی دماغ کو چڑہ گیا یا زبردستی کسی نی روزہ تڑوا ڈالا اگرچہ ساتہہ جماع کے ہو یعنی خاوند نی
زبردستی بیوی سی جماع کیا یا بیوی نی زبردستی خاوند سی جماع کر ڈالا یا قضا آوی گی ان سب صورتوں مین
نہ کفارہ لیکن مسئلہ جماع مین زبردستی کرنیوالی پر کفارہ آویگا اور جسپر زبردستی کی اوسپر قضا
اور اگر افطار کری عورت لونڈی ہو یعنی حرم یا منکوحہ بخوف بیمار ہو جانی کی بسبب خدمت کی یا فطار کری
لونڈی بسبب ضعف کی کہ حاصل ہوا اوسکو بسبب خدمت گری کی قسم لگانی سی یا کپڑے دہونی سی
قضا لازم ہے اور لونڈیکو چاہیی کہ نہ کہنا مانی مولیٰ کا اگر ایسی کام کو کہی کہ عاجز کری اوسکو ادا سے
فرائض سی اور اگر ڈال دیوی کوئی سوتیکی منہہ مین پانی یا پی جاوی سونیوالا پانی اوسپر قضا ہی اور نہین ہی
وہ مانند بہولنی والی کی کیا نہین جانتا ہی تو کہ سونیوالا یا جسکے عقل جاتی رہی اگر ذبح کری نہین درست
اوسکا ذبح کیا ہوا کہانا اور جو بسم اللہ بہولجاوی ذبح کی وقت اوسکا ذبح کیا ہوا جانور کہانا درست ہی
اور اگر روزی مین بہول کر کہانا کہایا یا پہر قصداً کہایا یا جماع کیا بہول کر پہر قصداً کہایا یا دنکو روزیکی نیت
کی پہر کہایا یا پیا یا جماع کیا قصداً یا رات سی نیت کی ایک نی روزیکی پہر صبح کو سفر کیا پہر نیت کی اقامت کے
اور کہایا اگرچہ نہین درست اوسکو افطار یا رات سی ایک نی نیت روزیکی کی اور صبح کو مقیم تہا پہر مسافر ہوا
اور کہایا حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہین تہا اوسکو افطار قضا لازم آویگی نہ کفارہ
اور سفر مین کہانی کی قید اسلئی لگائی کہ اگر وطن کو پہر جاوی گا کسی چیز بہولی ہوئی کی لینی کی لئی اور قصداً کہایا
اپنی مکان مین یا پہلی جدا ہونی سے آبادی مقام اپنی کی سی تو قضا اور کفارہ دونون لازم ہون گے
اور اگر کہایا پیا وغیرہ ما سی بندرہا تمام دن بغیر نیت روزی کی اور افطار کی یا سحر کہائی یا جماع کیا اس
حالمین کہ شک رکہتا تہا بیچ طلوع ہونی فجر کے اور فجر اوسوقت ہو چکی تہی یا افطار کیا ساتہہ ظن غالب
غروب ہونی آفتاب کی اور آفتاب اوسوقت باقی تہا قضا آئیگی نہ کفارہ اور اگر شک رکہتا ہوگا خود بین
پس بیچ لازم ہونی کفارہ کی دو روایتین ہین مختار فقیہ ابو جعفر کی یہہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا
اور اگر ظن غالب ہوگا غروب ہونی کا اور افطار کر ڈالیگا تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا اور اگر منزل ہوا
بسبب فعل بد کرنیکی جانور سی یا میت سی یا منی گرائی کسیکی رانون مین یا ناف مین یا ہاتہہ مین یا منزل ہوا
بسبب بوسہ لینی کی یا چہونی کسیکی یا توڑا روزہ غیر ادا رمضان کا یا عورت سی جماع کیا سینی
سوتی مین اور وہ روزی سی تہی روزہ جاتا رہیگا اوسکا اور قضا آویگی نہ کفارہ اور اسیطرح

ایک عورت نے رات سے نیت روزہ کی کی تھی اور پھر دن کو دیوانی ہوگئی اور اوس سے جماع کسی نے کیا اوس عورت پر بھی قضا آوے گی اور اگر ٹپکائی دوا یا پانی ایک عورت نے اپنی شرم گاہ مین یا داخل کی کسینے اونگلی بھیگی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی دبر مین یا استنجا کیا اور پانی پہنچا دبر مین حقنہ کی جگہہ تک اگرچہ یہہ ہوتا ہی کم یا پہنچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کی استنجا کرنی مین قضا لازم آوے گی اور اگر نکل آوین مسّے بواسیر والی کی اور دہو دی اونکو اگر خشک کر لیا اونکو پہلی اوٹھنے کی اور سے پہر اور پر چڑہ گئی نہین ٹوٹنی کا روزہ اس لیے کہ پانی پہنچا تہا ظاہر بدن پر پہر داخل ہوگیا پہلی پہنچنی کپڑے باطن کی بسبب عود کرنی مقعد کی اور اگر خشک نہون گی تو روزہ فاسد ہوجاویگا اور اگر داخل کریگی عورت اونگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل کی اپنی فرج داخل مین یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتھر اپنی دبر مین یا عورت داخل کرے گی ان چیزونکو اپنی فرج داخل مین اور غائب ہوجاوین گے پہر چیزین اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتہہ مین رہا یا عورت کی فرج خارج مین نہین فاسد ہونیگا اور اگر نکلا ڈورا اور ایک سرا ہاتہہ مین ہو پہر نکال لی نہین ٹوٹ نیگا روزہ اگرچہ نکل جاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کریگا دہواں اپنی فعل سے قصداً اپنی پیٹ مین قضا لازم آویگی اور یہہ حکم ہے عنبر اور عود کی ہی اور ان دونوں کی دہوین مین بعید نہین ہی لازم آنا کفارے کا بھی واسطے فائدہ مند اور دوا ہونے اونکے اور اسیطرح حقے کی دہوین داخل کرنی سے بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا اور اگر قے قصداً کی اگرچہ منہہ بہر کر نہ آئی قضا لازم آویگی موجب ظاہر روایہ کے اور ابو یوسف کے نزدیک منہہ بہر کرنا شرط ہے اور یہی صحیح ہی اور اگر نکل جاوے قے آپ سے آئی ہوئی کو اور ہو وہ منہہ بہری ہوئی یا کہا جاوے دانتونکی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنے کی یا زیادہ یا نیت کرے روزے کی دن کو بعد کہا چکنے کی بہول کر پہلی نیت کرنیکی دن کو یا بیہوش ہوجاوے اگرچہ مہینے بہر تک بیہوش رہے قضا لازم آویگی مگر یہہ کہ قضا نکرے اوسدن کی کہ جسمین بیہوشی شروع ہوئی ہے یا جسکے رات مین شروع ہوئی ہے اس لیے کہ مسلمانکا فعل صلاح پر حمل کرنا چاہیے کہ اوس نے رات سے نیت کری ہوگی پس وہ روزہ ہوگیا اوسکی بعد جتنی دنون بیہوش رہیگا اونکی قضا کرے گا اسلیے کہ ہلاک بغیر نیت کی ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہین نیت کی تو اوسدن کی بہی قضا آویگی اور اگر مہینے بہر سے کم دیوانہ رہا قضا آوے گے اور اگر ساری مہینے دیوانہ رہا نہین قضا آویگی اور اگر مہینا بہر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہوگیا اونکو بعد فوت ہونی وقت نیت کی تو بہی قضا نہین آنی کی کہ یہہ بہی ساری ہی مہینے کی حکم مین ہی اور اگر رمضان مین نیت روزہ کی نہ کی اور کہا نا کہا یا امام اعظم کی نزدیک کفارہ واجب نہین۔ اور صاحبین کی نزدیک واجب ہی کذا فی المالا بد منہ اور اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جاوے اگرچہ بسبب عذر کے

ٹوٹی اور پھر بند رہ جاتا ہی تو واجب ہی بند رہنا کہانی پینی وغیرہ سے بقیہ روز مین اور واجب ہی بند رہنا حائض
اور نفسا پر جبکہ پاک ہون بعد طلوع ہونی فجر کی اور واجب ہی بند رہنا مسافر پر کہ مقیم ہوا اور بیمار پر جبکہ اچہا
ہو جاوی اور دیوانی پر جبکہ ہوشیار ہوا اور لڑکی پر جبکہ بالغ ہوا اور کافر پر جبکہ اسلام لاوی اور ان سب پر
قضا ہی سوائی دو شخصون اخیر کی اور حائض اور نفسا اور بیمار اور مسافر کو بند رہنا نہ چاہئی لیکن ظاہر کہاوین
بلکہ پوشیدہ کہاوین ۔ امداد الفتاح ۔ **فصل چہٹی** بیچ بیان اون چیزونکی کہ مکروہ ہین ۔ روزہ دار کو اور جو
نہین مکروہ ہین اور جو کہ مستحب ہین مکروہ ہی روزہ دار کی لئی چکہنا کسی چیز کا یعنی چکہہ کر تہوک دینا اور ذخیرہ
مین ہی کہ مکروہ ہی چکہنا کسی چیز کا جبکہ ضرور نہوا اور جب ضرور ہو جیسی کوئی چیز خریدتا ہوا اور ڈر ہو کہ اگر
نہ چکہونگا تو غبن دیا جاؤنگا یا خاوند میری مرضی کی نہوگی تو نہین مکروہ اور فتاوی نسفی مین ہی کہ اگر ایک
عورت کا خاوند بد خلق ہو کہ تنگ گیری کرتا ہو کمی زیادتی نمک پر تو درست ہی اوسکو بہی چکہہ لینا کہانی کا
تا اوسکی ظلم سی بچی اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہین درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہی اور ممکن ہے
کہ یہی حکم نوکر اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ پکانی کی لئی ہوان اور مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسی ایک عورت
چاہتی ہی کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچی کی منہہ مین دی اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حائضہ اوسکی پاس ہو تو اوس سے
چبوا کر دی آپ چبا کر دینا اوسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزہ دار نہ ہاتہہ لگی تو آپ ہی چبا کر دے
کہ مجبور مین مکروہ نہین اور مکروہ ہی چبانا مصطگی کا روزہ دار کی لئی برابر ہین اسمین مرد و عورت اسلئی
کہ اوسکی چبانی سی تہمت افطار کی لگتی ہی اور سوا روزہ کی حالت کی مردونکی لئی چبانا اوسکا مکروہ ہے
مگر خلوت مین بسبب عذر کی جائز ہی اور بعضون نی کہا مباح ہی بخلاف عورتونکی کہ اونکی لئی مستحب ہی چبانا اوسکا
اسلئی کہ یہہ اونکی حق مین قائم مقام ہی مسواک کی اور مکروہ ہی بوسہ لینا اور مباشرت کرنی یعنی عورتکو گلی لگانا اور
مساس وغیرہ کرنا اگر ڈر ہو انزال کا یا جماع کا ڈالا نہین مکروہ ہی اور مکروہ ہی جمع کرنا تہوک کا منہہ مین قصدًا اور پہر
نگل جانا اوسکا اور مکروہ ہی روزہ دار کی لئی کرنا اوس چیز کا کہ ضعف ہو اوس سی مانند فصد اور پچہنون کی اور
جو فصد پچہنی ایسی ہون کہ ضعف نہوا اونسی تو نہین مکروہ اور نہین مکروہ ہی سرمہ لگانا اور تیل لگانا مونچہونکو
اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کی ہو اور مسواک تازی ہو یا بہگوئی ہوئی ہو پانی مین اور نہین مکروہ ہے
کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا بغیر وضو کی اور نہین مکروہ ہی غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑی کا بدن پر بقصد ٹھنڈک
کی موجب بروایت مفتی بہ کی اسلئی کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہوا ہی اور مستحب ہین روزہ دار کے
لئی تین چیزین سحر کہانی اور دیر کرنی سحر مین اور جلدی کرنی افطار مین بیچ غیر روز ابر کی اور ابر کے روز
احتیاط ضروری ہی ۔ امداد الفتاح ۔ **فصل ساتوین** بیچ بیان اون عوارض کی کہ مباح ہی بسبب اونکی افطار
وہ دس ہین مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی کرنی اور حمل اور دودہ پلانا اور بہوک اور پیاس

اور بہت بڑہا یا اور حیض اور نفاس پس جائز ہی افطار اوس بیمار کی لئی کہ اگر روزہ رکہی تو ڈر ہو زیادتی مرض کا
یا دیر کر اچہی ہونیکا اسلئی کہ زیادتی مرض کی اور طول اوسکا کبہی ہوتا ہی باعث ہلاکت کا پس واجب ہے
اوس سی احتراز اور مرض ایک چیز ہی کہ باعث ہوتی ہی تغیر طبیعت کی طرف فساد کی شروع ہوتی ہے
اول باطن مین پہر ظاہر ہوتا ہی اثر اوسکا اور پس برابر ہی کہ ہو وہ مرض آنکہہ دکہنی کا یا زخم یا درد سر کا
غرضکہ کوئی مرض ہو جب خوف ہو اوسکی زیادتی یا دیر کر اچہی ہونیکا تو جائز ہے اوسمین افطار اور کہا ہے
علما نی کہ غازی جبکہ جانتا ہو یقیناً کہ مین لڑونگا کفار سی رمضان کی مہینی مین اور خوف ہو ضعف کا
نہ افطار کرنی مین تو پہلی لڑائی کی افطار کرے مسافر ہو یا مقیم اور اسی قیاس پر کہا ہی عطشار نے
اوس شخص کی حق مین کہ اوسکا دن باری کا ہی پس افطار کیا اول روز مین پہلی آنی تپ کی گمان سے کہ آج تپ
آویگی پس ضعیف کر دیگی تو نہین مضایقہ افطار کا اوسکی لئی پہر اگر تپ نہ آوی گی تو صحیح تر یہہ ہی کہ نہین آئیگا
کفارہ اور اسیطرح عورت نی حیض آنی کا گمان کر کر افطار کیا اور پہر حیض نہ آیا تو صحیح تر ہے یہہ کہ کفارہ نہین
آئیگا اوسپر اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ دونون صورتون مین کفارہ آویگا اور اسیطرح بازاروا
اگر سنین آواز طبل کی تیسوین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہی اور پہر افطار کر ڈالین پہر معلوم ہوا
کہ طبل کسی اور سبب سے بجا تہا تو نہین کفارہ اوپر اور زبردستی سی مراد یہہ ہی کہ کوئی پچہاڑ کر منہہ مین
کچہہ دیدی یا ڈر ہو نہ افطار کرنی مین مار ڈالنی کا یا بہت مارنی کا اور جائز ہے افطار حاملہ کے لئی
اور دودہ والی کی لئی اگر ڈری نقصان عقل سی یا ہلاک سی یا بیماری سی خواہ اپنی نفس پر ڈر ہو ان چیزونکا
یا بچی پر اور دودہ والی خواہ ماں ہو خواہ دایہ اور یہہ جو کہا گیا ہی کہ مراد دودہ والی سی دایہ ہی ہی یہہ قول مردود
ہے اسلئی کہ حدیث مین عام ہی دودہ والی اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ
وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اور دوسری یہہ کہ دودہ پلانا ماں پر واجب ہی دیانۃً خصوصاً جبکہ
باپ مفلس ہو اور جائز ہی دودہ والی کی لئی پینا دوا کا جبکہ طبیب کہی کہ یہہ بچی کی بیماری کو فائدہ کریگی اور خوف
معتبر ہونی افطار کی لئی دو سبب سے ہوتا ہی کہ یا تو ظن غالب ہو ضرر کا بسبب پہلی تجربہ کے یا طبیب
مسلمان حاذق غیر ظاہر الفسق کہی کہ ضرر کریگا روزہ اور جائز ہے افطار اوسکی لئی کہ ہوا اوسکو پیاس
شدید یا بہوک بہت کہ خوف ہو اوسی ہلاک کا یا نقصان عقل کا یا جاتی رہنی بعض حواس کا اور نہو یہہ سبب
مشقت مین ڈالنی نفس اپنی کی اسلئی کہ اگر ہوگا یہہ سبب مشقت مین ڈالنی نفس کی مثلاً دوڑا اور پیاسا
ہو کر افطار کر ڈالا تو کفارہ لازم ہوگا اور بعضون نی کہا کہ نہین لازم آئیگا اور پوچہی گئی علی بن احمد حال
حرفہ کرنیوالی کیسی جب جانی وہ کہ اگر مین مشغول ہونگا حرفہ مین تو لاحق ہوگا مرض کہ مباح ہوگا اوسمین افطار
اور ہی وہ محتاج طرف حاصل کرنی نفقہ کی تو آیا مباح ہی اوسکو کہانا پہلی بیمار ہونی کی یا نہین پس منع

لیا اونہون نی تتمہ مشح آور مختار مین لکہا ہی کہ جسکو ایسا خوف ہو تو اوسکو چاہئی کہ آدہی دن کسب کری اور آدہی
دن سے خرچ کری تاکہ اوسکو معیشت کی بہی حاصل ہو اور روزہ بہی اوسکے ہاتہ سی نجاوے اور جائز ہی افطار
اوس مسافر کو کہ سفر کری پہلی طلوع ہونی فجر کی اور اگر سفر کری حالت روزی مین بعد طلوع ہونی
فجر کی تو نہین مباح افطار کرنا اوسدن لیکن اگر بیمار ہو جاوی بعد اوسکی تو درست ہی اور ایسی صورت
قضا ہی آویگی نہ کفارہ خواہ سفر مین بغیر بیماری کی توڑی خواہ بیمار ہو کر اور روزہ رکہنا مسافر کو مستحب ہے
اگر ضرر نکری اور یہہ تب ہی کہ جب نہون تمام رفیق اوسکی افطار کئی ہوئی اور نہ مشترکہ ہون خرچ کرنی مین
پس اگر ہون مشترک یا افطار کئی ہوئی تو افضل افطار ہی ہی واسطی موافقت جماعت کے اور نہین واجب ہے
وصیت کرنی ساتہہ فدیہ اوس روزی کی کہ افطار کیا اوسپر کہ مری پہلی زوال عذر کی خواہ عذر بیماری کا ہو
یا سفر کا یا اور عذرون مذکورہ سی اور قضا کری اون روزونکی کہ قادر ہوا اوسکی قضا پر اور اگر قضا نکر سکے
تو لازم ہی اوسکو وصیت کرنی بقدر اقامت کی سفر سی اور بقدر صحت کی مرض سی اور بقدر زوال عذر کے
اور نہین شرط ہی قضا روزونمین پی درپی رکہنا لیکن مستحب ہے تاکہ واجب جلدی ذمہ سی اتر جاوی اور ایسی
مستحب ہی یہہ کہ نہ تاخیر کری بعد قدرت کی ذکر کیا امام رازی نی ہماری علماء سی کہ افطار بغیر عذر کی نفل
روزی مین نہین حلال ہی بہت صحیح روایت اور ظاہر الروایت یہی ہی اور ضیافت بہی عذر ہی صاحبین رح کی
نزدیک اور لکہا ہی علماء نی کہ صحیح روایت مذہب سی یہہ ہی کہ اگر دعوت کرنیوالا فقط اوسکی آنی ہی سے
راضی ہوا اور ایذا نہ پاوی افطار نکرنی سی تو افطار نکری اور اگر جانی کہ وہ ایذا پاویگا افطار نکرنیسی تو
افطار کر ڈالی اور قضا کری کہا شیخ بزرگ شمس الائمہ حلوائی نی کہ اس باب مین جو کچہہ کہا گیا ہے بہتر
اوسمین یہہ ہی کہ اگر اعتماد رکہتا ہو اپنی نفس پر قضا کرنیکا تو افطار کری واسطی دفع کرنی ایذا کی بہائی
مسلمان سی اور اگر اعتماد نرکہتا ہو اپنی نفس پر قضا کرنیکا تو نہ افطار کری اگرچہ ترک افطار مین ایذا ہو
مسلمان کو اور یہہ جب ہی کہ ہو افطار پہلی زوال کی اور بعد زوال کی افطار نکری مگر جبکہ ہو ترک افطار مین
عقوق یعنی نافرمانی والدین کی تو بعد زوال کی بہی افطار کری کذا فی المحیط اور ضیافت عذر ہی ضیافت
کرنیوالی کی حق مین بہی اور مہمان کی حق مین بہی کذا فی شرح الوقایہ اور صوم واجب مین ضیافت عذر
نہین ہی کذا فی النہایہ شامداد الفتاح و عالمگیری ❊ فصل آٹہوین تراویح کی مسائل مین اور وہ پانچ
ترویحین ہین ہر ترویحہ چار رکعت کا ساتہہ دو سلام کی ہوتی اور اگر زیادہ کری پانچ ترویحون پر ساتہہ
جماعت کی تو مکروہ ہی ہمارے نزدیک اور صحیح یہہ ہی کہ وقت تراویح کا بعد عشا کی ہی طلوع فجر تک پہلی
وتر کے اور بعد اوسکی یہانتک کہ اگر ظاہر ہو کہ عشا پڑہی ہتی بغیر طہارت کی نہ تراویح اور وتر لوا
کری تراویح کو ساتہہ عشا کی نہ وتر کو اسلئی کہ تراویح تابع ہی عشا کی نزدیک ابی حنیفہ رح کے

اور وتر غیر تابع ہی عشار کی وقت مین نزدیک امام صاحب کی اور نہیں پڑہنا عشار کا وتر سی واجب ہی واسطی
ترتیب کی اور یہہ ساقط ہوجاتا ہی عذر نسیان سی پس صحیح ہی وتر جبکہ ادا کری پہلی عشار کی بہول کر
بخلاف تراویح کی کہ وقت اوسکا بعد ادا کرنی عشار کی ہی پس نہین معتبر ہوگی جو ادا کری پہلی عشار کے
اور صاحبین کی نزدیک وتر سنت عشا کی ہی مانند تراویح کی پس ہی ابتدار وقت وتر کا بعد ادار کرنی عشار
ہی پس واجب ہوگا اعادہ وتر کا جبکہ ادا کری پہلی عشار کی اگرچہ ہو بہول کر نزدیک صاحبین کی مانند تراویح
کی حاصل یہہ کہ اعادہ وتر کا مختلف فیہ ہی اور اعادہ تراویح کا اور عشار کی تمام سنتونکا متفق علیہ ہی جبکہ ہو
وقت باقی اور مستحب ہے بیٹہنا درمیان دو ترویحون کی بقدر ایک ترویحہ کی اور اسیطرح درمیان پانچوین
ترویحہ اور وتر کی اور اگر جانین کہ بیٹہنا درمیان پانچوین ترویحہ کی اور وتر کی گران گذرتا ہی قوم پر تو
نہ بیٹہی پہر وہ اختیار رکہتی ہین بیٹہنی کی حالت مین اگر چاہین تسبیح پڑہین اور چاہین چپکی بیٹہی رہین اور
مکہ والی طواف کرین اور دو رکعت پڑہین اور مدینہ والی چار رکعت نماز پڑہین جدا جدا اور آرام پکڑنا پانچ سلاموں کے بعد
یعنی دسپ رکعت پر مکروہ ہی جمہور کی نزدیک اور یہی صحیح ہی اور مستحب ہی تاخیر تراویح کی تہائی رات تک
اور آدہی رات تک اور اختلاف کیا ہی علمار نی بیچ ادا کرنی تراویح کی بعد آدہی رات کی صحیح یہہ ہے
کہ مکروہ نہین ہی اور تراویح سنت ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور بعضون نی کہا کہ سنت ہے
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی اور قول اول صحیح تر ہی اور تراویح سنت ہی مردونکی لئی اور عورتونکی لئی
اور اصل تراویح سنت ہی ہر متنفس پر ہماری نزدیک اور یہہ ہی صحیح ہی اور جماعت اوسمین سنت علی الکفایہ ہے
یعنی بعض کی کرنی سی سب سی سنت ادا ہوجاتی ہی اور یہی صحیح ہی کذا فی التبیین اگر ادا کری کوئی تراویح بغیر
جماعت کی یا عورتین علیحدہ علیحدہ اپنی گہرونمین تو ہوگی تراویح اگر چہوڑ دین مسجد والی ساری جماعت کو تو
برا کیا اونہون نی اور گنہگار ہوئی کذا فی محیط السرخسی اور اگر پیچہی رہگیا ایک شخص جماعت سی اور پڑہ لی
اوسنی تراویح اپنی گہر مین تو اوسنی ترک کی فضیلت بدکار اور تارک سنت کا نہین ہونیکا اگر ہو ایک شخص پیشوا
اور بہت ہوتی ہی جماعت اوسکی ہونی سی اور کم ہوتی ہی اوسکی نہونی سی تو نہین لائق ہی اوسکو ترک کرنا
جماعت کا اور اگر تراویح پڑہی جماعت سی گہر مین تو اختلاف کیا ہی اوسمین مشایخ نی صحیح یہہ ہی کہ جماعت
کی لئی گہر مین ایک طرح کی فضیلت ہی اور جماعت کی لئی مسجد مین فضیلت دوسری ہی پس جبکہ پڑہی
تراویح گہر مین جماعت سی تو حاصل کی فضیلت اوسکی ادا کی ساتہہ جماعت کی اور ترک کیا فضیلت دوسری
اور صحیح یہہ ہی کہ ادا کرنا تراویح کا مسجد مین جماعت سی افضل ہی اور ایسا ہی حکم ہی فرضونمین اور اگر حافظ عالم قاری
ہو تو افضل اور بہتر ہی یہہ کہ پڑہی ساتہہ قرارة اپنی کی آپہی اور نہ اقتدا کری کسیکا اور اسیطرح جبکہ
جبکہ ہو وہی امام کسیکا اگ کی طور پر پڑہتی ہی والا تو نہین مضایقہ ہی یہہ کہ چہوڑ دے مسجد

ابھی اور تلاش کری اور مسجد اور سے بھی جبکہ بوجہ اوس امام کا بکی قرأت کا پڑھنی والا اسد اچہا آواز مین
تو بہی اپنی مسجد کا ترک کرنا جایز ہی اور اسی معلوم ہوا کہ اگر ایک ختم نہین پڑا جاتا ہی اپنی محلہ کی مسجد مین
تو چہوڑ دی مسجد محلہ کی اور تلاش کری اور مسجد نہین لایق ہی قوم کو کہ مقدم کرین تراویح مین خوشخوان کو
ولیکن مقدم کرین درستخوان کو اسلیے کہ امام جب پڑہتا ہی اچہی آواز سی تو باز رکہتا ہی سننی والیکو خشوع
او تدبر و تفکر سی اور وتر پڑہی جماعت سی رمضان مین فقط اسپر اجماع ہی مسلمانون کا وتر پڑہنی
رمضان مین جماعت سی افضل ہین ادا کرنی اونکی سی اپنی گہر مین و ہو الصحیح کذا فی السراج الوہاج
اور کہا بعضی علما نی کہ افضل یہہ ہی کہ وتر پڑہی اپنی گہر مین اکیلا و ہو المختار ہکذا فی التبیین اور مکروہ
لوگون کی لیے یہہ کہ کچہہ دنیا مقرر کرین ایک شخص کو کہ امامت کرے اونکی گہر مین اسلیے کہ ایسے
پڑہنا امام کا فاسد ہی اگر پڑہی جاوے تراویح دو بار ایک مسجد مین تو مکروہ ہے ایک امام پڑہتا
تراویح دو مسجدین کہ ہر مسجد مین پوری پوری پڑہتا ہے تو نہین جایز اور فتوی اسپر ہے
اور مقتدی جب پڑہی تراویح دو مسجدین تو نہین مضایقہ اسکا اور نہین لایق ہے یہہ کہ وتر پڑہی
مسجد دوسری مین اور اگر سب پڑہی تراویح لوگون نی پہر ارادہ کیا اونہون نی یہہ کہ پڑہین دوبارہ
پڑہین علاحدہ علاحدہ ہکذا فی التاتارخانیہ اگر پڑہی نماز عشا اور تراویح اور وتر بیچ مکان اپنی
پہر امام ہوا قوم دوسری کا تراویح مین اور نیت کی امامت کی مکروہ ہی امامت اوسکی اور نہین مکروہ داخلی
قوم کی اور اگر نہ نیت کی امامت کی پہلی اور گیا رکوع مین اور اقتدا کیا ساتہہ اوسکی لوگون سے
تراویح مین نہین مکروہ ہی اس پہلی کسی کی اوندونمین سی کذا فی فتاوی قاضیخان اور افضل یہہ ہی کہ پڑہی
تراویح ساتہہ ایک امام کی پس اگر پڑہی تراویح ساتہہ دو امامونکی پس مستحب یہہ ہی کہ ہو دوسرا پہرنا مصلی
سی ہر واحد کا اوپر پورا ہونی ترویحہ کی پس اگر پہرا اوپر ایک سلام کی یعنی دوگانہ پر نہین مستحب ہے
یہہ بیچ روایت صحیح کی اور جب جایز ہوئی تراویح ساتہہ دو امامونکی اوپر طرح مذکور کے تو جایز ہوا یہہ کہ
پڑہاوی فرض ایک ولن دونون امامونکا اور پڑہاوی تراویح دوسرا امام اور تحقیق تہی عمر رضی اللہ
تعالی عنہ کہ امامت کرتی تہی لوگون کی فرضونمین اور وترمین اور ابی بن کعب امامت کرتی تہے
اونکی تراویح مین کذا فی سراج الوہاج اور امامت لڑکی نابالغ کی تراویح اور نوافل مطلق مین جایز ہی
نزدیک بعضی علما کی اور نہین جایز نزدیک اکثر علما کی کذا فی محیط السرخسی جب فوت ہو وی تراویح قضا
کیجاوی ساتہہ جماعت کی اور نہ بغیر جماعت کی اور یہی صحیح ہی اور جب یاد آیا اونکو کہ تحقیق فاسد ہوا
اونکا ایک دوگانہ رات گذشتہ کا پس ارادہ کیا اونہون نی قضا کا ساتہہ نیت تراویح کی مکروہ ہے
اور اگر یاد آیا اونکو ایک دوگانہ بعد پڑہنی وتر کی تو کہا محمد بن فضل رحمہ نی نہ پڑہین وہ اوسکو جماعت سی

اور کہا صدر شہید نی جایز ہی یہہ کہ پڑہین اوسکو جماعت سی جب سلام پہیرا امام نی ایک تروسیحہ مین تو کہا
بعضی مقتدیون نی کہ ہوئین تین رکعتین اور بعضون نی کہا ہوئین دو تو عمل کری امام اوس بات پر کہ
یاد ہوا اوسکو بحسب قول ابی یوسف کی اور اگر نہوا امام کو کچہہ یقین تو عمل کری اوسکی قول پر کہ ہو سچا
اوسکی نزدیک اور جب شک کرین لوگ دوگانون کی گنتی میں تو اختلاف کیا ہی مشایخ نی نماز سے
پہیرنی نہ پہیرنی مین جماعت سی یا علیحدہ اور صحیح یہہ ہی کہ پہیرین اوسکو علیحدہ علیحدہ اگر پڑہی ایک شخص
نی نماز عشار کی اکیلی تو جایز ہی اوسکو یہہ کہ پڑہی تراویح ہمراہ امام کی اور اگر ترک کی سبہنی جماعت تو نہین
جایز ہی اونکو یہہ کہ پڑہین تراویح جماعت سی جب پڑہا کسینی امام کی ساتہہ کچہہ تراویح مین سی یا نہ پایا
کچہہ تراویح مین سی یا پڑہی تراویح اور امام کی ساتہہ تو جایز ہی اوسکو یہہ کہ پڑہی وتر ساتہہ اس امام
کے صحیح یہی ہے اگر فوت ہوئی کسیکی ایک تسبیح یا دو تسبیحین پس اگر مشغول ہوتا ہی اونکی ادا
مین تو جاتی رہتی ہین وتر جماعت سی تو پڑہی وتر امام کی ساتہہ اور پہر پڑہی جو کچہہ رہ گیا ہے
تراویح مین سی اسیپر فتوی دیتی تہی شیخ امام ظہیر الدین رح اگر پڑہی تراویح پیچہا اوسکی کہ پڑہتا ہی
فرض یا وتر یا نفل تو بہت صحیح یہہ ہی کہ نہین صحیح اقتدار اوسکا سلئی کہ یہہ اقتدار مکروہ ہے
مخالف عمل سلف کی اگر اقتدار کیا اوس شخص نی کہ پڑہتا ہی پہلا دوگانہ ساتہہ اوسکی کہ پڑہتا ہی
دوگانہ دوسرا تو صحیح یہہ ہی کہ جایز ہی یہہ جیسیکہ جایز ہی اقتدار کرنا دو رکعت سنت بعد ظہر کیمین
اوس شخص کا کہ پڑہتا ہی چار سنت ظہر کی پہلی سے اگر اقتدار کیا اوس شخص نی کہ نہین پڑہین
ہین سنتین عشار کی بعد کی اوس شخص کا کہ پڑہتا ہی تراویح اور نیت کی اوسنی سنت عشار کی
تو جایز ہی سوال کیا محتاج ہی تراویح کی ہر دوگانہ کی لئی یہہ کہ نیت کری تراویح کی جواب روایت بہت
صحیح یہہ ہی کہ نہین محتاج سلئی کہ کل تراویح منزلہ ایک نماز کی ہی پس اگر تراویح پڑہی امام کی ساتہہ اور
نہ تجدید کی ہر دوگانہ کی لئی نیت تو جایز ہی اگر سلام نہ پہیرا فرض عشار کا اور اوسیپر بنا کر لی تراویح
تو صحیح یہہ ہی کہ نہین یہہ درست بلکہ مکروہ ہی اگر بنا کیا تراویح کو سنت عشار پر یعنی سنت عشار کا سلام
نہ پہیرا اور تراویح شروع کر دی تو صحیح یہہ ہی کہ نہین یہہ جایز تراویح مین سنت نہین ہی مگر ختم کرنا ایکبار
پس نہ ترک کیا جاوی ایک ختم بسبب کسل قوم کی کذا فی الکافی بخلاف دعاؤنکی کہ پڑہی جاتی ہین التحیات کی
بعد کہ وہ چہوڑ دی جاوین جب معلوم ہو یہہ کہ پڑہنا دعاؤنکا گران ہی قوم پر لیکن لایق یہہ ہی کہ درود
التحیات کی بعد کی نچہوڑی جاوین ختم کرنا دو بار فضیلت ہی اور تین بار افضل برابر پڑہنا قرارۃ کا
دوگانونمین افضل ہے پس اگر برابری نہ کی تو نہین ہی کچہہ مضایقہ لیکن ایک دوگانہ مین نہین مستحب ہے
دراز پڑہنا قرارۃ کا دوسری رکعت مین بہ نسبت پہلی کی جیسیکہ نہین مستحب ہی تمام نمازونمین

اگر دراز کیا پہلی رکعت کو دوسری پر قراءۃ مین تو نہین مضایقہ ہی یکا برابر پڑہنا دونون رکعتو مین مستحب
ہی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کی نزدیک اور امام محمد کی نزدیک دراز کری قراءۃ پہلی رکعت کی دوسری
رکعت کی قراءۃ پر روایت کیا حسن رح نی ابی حنیفہ رح سی کہ وہ پڑہتی تہی تراویح کی ہر رکعت مین دس
دس آیتین اور مانند انکی اور یہی صحیح ہی مگر وہ بہی بلدے کرنی قراءۃ مین اور ادا ارکان مین
جسقدر ٹہیر ٹہیر کر پڑہی اچہا ہی اور افضل ہمارے زمانی مین یہہ ہی کہ پڑہی اوسقدر کہ نہو باعث نفرت
کرنی قوم کا جماعت سی بسبب کسل اونکی یا سستی کہ بڑہا ہوا جماعت کا افضل ہی قراءۃ کی بڑہانی سی
اور متاخرین فتوی دیتی تہی ہماری زمانہ مین ساتہ پڑہنی تین آیتون چہوٹی یا ایک آیۃ بڑی کی
یعنی ہر رکعت مین تاکہ نہ ملول ہوین لوگ اور نہ لازم آوی خالی رکہنا مسجد نکا اور یہی احسن ہے
کذا فی الزاہدی اور لایق ہے امام کو کہ جب ارادہ کری ختم کا تو ختم کری ستائیسوین شب مین کذا
فی المحیط اور مکروہ ہی یہہ کہ جلدی کری واسطی ختم کرنی قرآن کی اکیسوین شب مین یا اوسسی پہلی اور منقول ہے
یہہ کہ مشایخ رحمہم اللہ نی مقرر کئی قرآن کی پانسو چالیس رکوع اور نشان بنا دئی اونہون نی رکوعکی بعضون
مین تاکہ حاصل ہو ختم ستائیسوین شب مین اور غیر اس شہر مین تہی مصحف نشان کئی گئی دس دس آیتون
پر اور ٹہیرایا اونہون نی اسکو رکوع تاکہ پڑہا جاوی تراویح کی ہر رکعت مین بقدر مسنون کی کذا فی فتاوی
قاضیخان اگر تمام ہووی ختم انیسوین شب مین یا اکیسوین شب مین تو نچہوڑی جاوی تراویح باقی مہینی تک اسلئے
کہ وہ سنت ہی کذا فی الجوہرۃ النیرۃ بہت صحیح یہہ ہی کہ مکروہ ہی اوسکی لئی ترک کرنا تراویح کا کذا فی السراج
الوہاج اور جب غلط پڑہی قراءت تراویح مین پس چہوڑ گیا ایک سورۃ یا ایک آیۃ اور پڑہا بعد اسکا پس
مستحب یہہ ہی کہ پہلی پڑہی وہ جو چہوڑ گیا ہی پہر پڑہی پڑہی ہوئی کو یعنی چہوڑنی کی بعد جسقدر پڑہ چکا تہا اوسکو
پہر پڑہی تو کہ پڑہنا ہو با ترتیب کذا فی فتاوی قاضیخان اور اگر فاسد ہووےگا شفع اور اوسنی کچہہ پڑہا تہا قرآن
تو اوس پڑہی ہوئی کا اعتبار نہین اوسکو بہی پہر پڑہی تاکہ حاصل ہووی ختم اوسکی لئی اچہی نماز مین اور
کہا بعضی علمانی کہ اعتبار کیا جاوی اوسکو کذا فی الجوہرۃ النیرۃ اور لوگون نی بعضی شہرونمین ترک کیا ہے
ختم قرآن کو تراویح مین بسبب سستی کی امور دین مین پہر بعضون نی اختیار کیا ہی قل ہو اللہ احد کی پڑہنی کو
ہر رکعت مین اور بعضون نی اختیار کیا پڑہنا سورہ فیل سی آخر قرآن تک اور یہہ قول پچہلا احسن
دونون قولون کا ہی اسلئی کہ نہین شبہ پڑیگا اسمین رکعتونکی گنتی کا اور نہین مشغول ہوگا دل اونکی یاد کرنی
مین کذا فی التجنیس حاصل یہہ کہ ایسی صورتمین پڑہنا سورہ فیل سی اہتر ہی اتفاق کیا ہی علمانی اسپر کہ
ادا کرنا تراویح کا بیٹہہ کر بن عذر کی مستحب نہین اور اختلاف کیا ہی علمانی اسکی جوازمین بعضون نی کہا
جایز ہی اور یہی صحیح ہی مگر یہہ کہ ثواب اوسکا آدہا ہی بنسبت اوس نماز کی کہ کہڑی ہوکر پڑہی جاتی ہے

پس اگر پڑہائی امام نی تراویح بیٹھکر ساتہہ عذر کی یا بغیر عذر کی اور پڑہی پیچہی اوسکی قوم نی کہڑی ہوکر کہا بعض
علمار نی صحیح ہے سبکی نزدیک اور یہی صحیح ہی آور جب صحیح ہوا پڑہنا کہڑیکا پیچہی بیٹہی کی اختلاف کیا ہے
علمار نی اوسمین کہ جو مستحب ہی قوم کو کہا بعضون نی کہ مستحب یہہ ہی کہ بیٹہین وہ ہی واسطی بچنی کی امام کی
مخالفت کی صورلستی اگر پڑہین چار رکعتین ساتہہ ایک سلام کی اور نہ بیٹہا دوسرے رکعت مین تو نہین فاسد
ہوتی ہی نماز اور یہی صحیح تر دو روایتون کی سے ہے ابی حنیفہ اور ابی یوسف رح سی آور جب فاسد نہوئی
تو کہا محمد بن الفضل نی کہ یہہ چار قایم مقام ہوتی ہین ایک دوگانہ کی اور یہی صحیح ہے آور روایت ہی
ابی بکر اسکاف سی کہ وہ سوال کئی گئی اوس شخص کی حال سی کہ وہ کہڑا ہوا تیسری رکعت کو تراویح
مین اور دوسرے رکعت مین بیٹہا نہہا اونہون نی کہا اگر یاد آجاوی قیام مین تو لایق یہہ ہی کہ عود کری
اور بیٹہی اور سلام پہیری اور اگر یاد آیا تیسری رکعت کی سجدیکی بعد تو اگر ملا نی اوسکی ساتہہ ایک اور رکعت
تو ہوجاوین گی یہہ چار ایک دوگانہ کی جگہہ اور اگر بیٹہا تہا دوسری رکعت مین بقدر التحیات کی تو اختلاف کیا ہے
علمار نی اسمین پس بقول اکثر علمار کی دو دوگانی ہوی اور یہی صحیح ہے اگر پڑہی تراویح کی پس دوگانہ
ہر دوگانہ تین تین رکعت کا اور نہین بیٹہا ہر تین مین دوسری رکعت کی بعد تو قضا تراویح سکے ہی
نہ ادر یہہ از راہ قیاس کی اور یہی ہی قول امام محمد رح کا اور یہی ایک روایت ہی دو روایتون ابی حنیفہ رح
کیسی اگر پڑہین چہہ رکعتین یا آٹہہ یا دس ساتہہ ایک سلام کی اور بیٹہا ہر دو رکعتومین تو بقول اکثر علمار کی
جایز ہین ہر دو رکعتین عوض ہر دوگانہ کی اور یہی صحیح ہے اگر پڑہی تمام تراویح ساتہہ ایک سلام کے
پس اگر بیٹہا ہر دو رکعتون مین تو جایز ہی کل سے یعنی بیسون رکعتین صحیح ہوئین اور اگر نہ بیٹہا ہر دو
رکعتومین اور بیٹہا اخیر ہی مین تو بقول صحیح کی ایک ہی دوگانہ گنا جاویگا مکروہ ہی مقتدی کو یہہ کہ بیٹہا رہے
تراویح مین اور جب ارادہ کری امام رکوع کا تو کہڑا ہو جاوی اور ایسی جب غلبہ کری نیند تو مکروہ ہی یہہ
کہ نماز پڑہی ساتہہ قوم کی بلکہ چلا جاوی یہانتک کہ ہوشیار ہو جاوی کہ جو نماز ساتہہ نیند کی ہو سستی اور
غفلت اور ترک تدبر معانی وغیرہ مین ڈالتی ہی کذا فی فتاوی قاضیخان ایک شخص نی شروع کے
تراویح ساتہہ امام کی پس جب بیٹہا امام قعدی مین تو یہہ سو گیا اور امام نی سلام پہیرا پہر پڑہا امام نے
دوگانہ دوسرا اور بیٹہا التحیات کی لئی پس ہوشیار ہوا یہہ شخص اگر معلوم کی اسنی یہہ بات تو سلام پہیرے
اور داخل ہوا امام کی ساتہہ اور موافقت کری امام کی تشہد مین پہر جب سلام پہیرے امام کہڑا ہو جاوی
یہہ اور پڑہی دو رکعتین جلدی سی اور سلام پہیری اور داخل ہوا امام کی ساتہہ تیسری دوگانہ مین
یہہ سب مسائل تراویح کی عالمگیری سی لکہی گئی ہین **فصل نوین** اعتکاف کی بیانمین ضرور ہے
پہلی معلوم کرلینا اعتکاف کی معنون اور تقسیم اور رکن اور شرطون اور آداب اور محاسن اور مفسدات

ارمنتومات کا معنی اعتکاف کی ہین ٹہیرنا مسجد مین ساتہہ نیت اعتکاف کی یہہ ہی کہ ایک تو واجب ہی اور وہ وہ
کہ نذر مانا خواہ معلق کسی امر پر کری کہ اگر میرا یہہ کام ہو جاویگا تو اعتکاف کرونگا اور یا یونہین یہی
پر لازم کرے کہ اللہ کی لئی یعنی لازم کیا اعتکاف اپنی ذمہ پر اور دوسرا سنت موکدہ ہے
اور وہ اعتکاف رمضان کی عشرہ اخیرہ کا ہی اور تیسرا مستحب ہی اور وہ سوای ان دونون کی ہے
یعنی جب چاہی مسجد مین جا کر نیت اعتکاف کی کرے اور ایک شرط مین اعتکاف کی ایک تو اوسمین
سی نیت ہی اگر اعتکاف کریگا بغیر نیت کی نہین جایز ہوگا سب عالمون کی نزدیک اور دوسری شرط
اعتکاف کی مسجد جماعت والی ہی پس صحیح ہوگا اوس مسجد مین کہ ہوتی ہو اوسمین اذان اور تکبیر
اور یہی صحیح ہی اور افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین یعنی جو مسجد مکہ مین ہی پہر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے مسجد مین پہر بیت المقدس مین پہر جامع مسجد مین پہر اون مسجد ونمین کہ ہوان اونمین نماز بہت ہی
اور عورت اعتکاف کری اپنی گہر کی مسجد مین جب اعتکاف کری عورت اپنی گہر کی مسجد مین پس وہ جگہ اوسکی
حق مین مثل مسجد جماعت کی ہی مرد کی حق مین پس نہ نکلی عورت اوسمین سی مگر واسطی حاجت انسانی کی اور اگر
اعتکاف کری عورت مسجد جماعت مین جایز ہی لیکن مکروہ ہی کذا فی محیط السرخسی اور اول یعنی گہر کی مسجد عورت
کو اعتکاف کی لئی افضل ہی اور مسجد محلہ اوسکی افضل ہے اوسکی لئی بڑی مسجد سی اور عورتکی لئی جایز ہے
یہہ کہ اعتکاف کری غیر موضع نماز اپنی کی مین گہر اپنی سی جب اعتکاف کری اوسمین کذا فی التبیین اور اگر نہو بیچ
گہر عورت کی مسجد تو ٹہیرالی ایک جگہہ کو گہر مین سی مسجد پس اعتکاف کری اوسمین اور تیسرا شرط اعتکاف
کی روزہ ہی اور روزہ شرط ہی اعتکاف واجب مین بموجب ایک روایت کی اور ظاہر الروایہ امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ سی اور یہی قول ہی صاحبین کا یہہ کہ روزہ نہین ہی شرط اعتکاف نفل مین اور نہین ہے
واسطی اعتکاف نفل کی ادنی درجہ کا کچہہ اندازہ بموجب ظاہر الروایہ کی یہان تک کہ اگر داخل ہو مسجد مین اور
نیت کری اعتکاف کی اسطرح کہ اعتکاف کیا مین نی یہان تک کہ نکلونمین مسجد سی تو صحیح ہے اگر نذر کے
اعتکاف رات کی یا دن کی کہ کہا لیا تہا اوسمین نہین صحیح اور اگر کہا واسطی اللہ کی ہی مجہپر یہہ کہ اعتکاف کرونمین
ایک مہینی کا بغیر روزون کی تو اوسپر لازم ہی یہہ کہ اعتکاف کری اور روزی رکہی اور شرط کیا
گیا ہے ہونا مطلق روزہ کا نہ یہہ کہ روزہ خاص اعتکاف ہی کی لئی رکہا جاوی یہان تک کہ جو شخص کہ
نذر کری ساتہہ اعتکاف رمضان کی صحیح ہوگی نذر اوسکی پس اگر روزہ رکہا رمضان کا اور نہ اعتکاف
کیا تو لازم ہوگا اوسپر یہہ کہ قضا کری اعتکاف کی اور مہینی میں پیدرپی اور روزی رکہی اوسمین اور اگر صحیح
نہ کیا یہانتک کہ آن پہنچا دوسرا رمضان پس اعتکاف کیا اوسمین نہ کفایت کریگا اوسکو اسلئی کہ روزہ ہوگیا
دین اوسکی ذمہ پر جب کہ فوت ہوا اپنی وقت سی ادا ہوگیا وہ روزہ اعتکاف کا مقصود بذاتہ

[illegible]

اور جو مقصود بذاتہ ہی وہ نہین ادا ہوتا ساتھہ غیر مقصود کی یہانتک کہ اگر نذر کیا اعتکاف ایک مہینی کا
پھر اعتکاف کیا رمضان مین تکفایت کریگا اوسکو اور اگر نطاعد کیا یعنی مہینی مذکور کے روزے نکو اور قضا
کیا اونکو اور مہینی مین ساتھہ اعتکاف کی کفایت کریگا اوسکو سبلئی کہ قضا مثل ادا کی ہی اگر صبح سے
ایک شخص نی اسحالمین کہ روزہ نفل رکھنی والا تہا پھر کہا بعض دن مین کہ حق ہی اللہ کا مجپر یہہ کہ اعتکاف
کرونمین اس دن مین پس نہو گا اعتکاف بحسب قیاس قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ کی سبلئی کہ اعتکاف واجب نہین
صحیح ہوتا ہی مگر ساتھہ روزہ واجب کی اور روزہ اول دن مین تہا نفل پس نہین ممکن ہی کرنا اوسکا واجب
بعد اسکی اور اور شرطون اعتکاف کیسی اسلام ہی اور عقل اور طہارت جنابت اور حیض و نفاس سی اسلئی کہ
کافر نہین ہی اہل عبادت سی اور مجنون نہین ہی اہل نیت سی اور جنبی اور عورت حیض والی اور نفاس
والی منع کی گئین ہین آنی سی مسجد مین اور بالغ ہونا نہین ہی شرط صحت اعتکاف کی لئی پس صحیح
ہوگا لڑکی عاقل سی اور نہین شرط کیا گیا ہے مرد ہونا اور آزاد ہونا پس صحیح ہوگا عورت اور غلام سی
ساتھہ اذن آقا اور خاوند کی اگر ہوگا اوسکی لئی خاوند پس اگر اذن دیا اوسکو اوسکی خاوند نے
اعتکاف کرنیکا نہین جائز ہے خاوند کو یہہ کہ منع کرے اوسکو بعد اسکی اور اگر منع کری اوسکو نہین صحیح ہوگا
منع کرنا اوسکا اور مولی جب منع کری مملوک کو بعد اذن دینی کی صحیح ہی منع کرنا اوسکا لیکن ہوگا مسی
یعنی بدکار سمین اور مکاتب کو درست ہی یہہ کہ اعتکاف کری بن اذن مولی کی اور نہین درست ہی مولی کو
یہہ کہ منع کری اوسکو اگر نذر کری عورت اعتکاف کی تو پہنچتا ہی خاوند کو یہہ کہ منع کری اوسکو اسی سی
اور ایسیہی غلام اور لونڈی جب نذر کرین اعتکاف کی تو پہنچتا ہی مولی کو منع کرنا پس جب آزاد کیا جاوی
غلام یا لونڈی تو لازم ہے اونپر قضا اور اگر نکلجاوی عورت نکاح سی تو وہ بہی قضا کری اور اگر اذن
دیا خاوند نی عورت کو اعتکاف کرنیکا ایک مہینی تک مطلق پس ارادہ کیا عورت نی یہہ کہ اعتکاف کری
ساری مہینی کا بی در پی پس درست ہی خاوند کو یہہ کہ حکم کری اوسکو علاحدہ علاحدہ دنونکی اعتکاف کرنیکا
اور اگر اذن دیا اوسکو واسطی اعتکاف مہینی معین کی پس اعتکاف کیا اوسنی اوسمین پی در پی نہین درست
اوسکو یہہ کہ منع کری اوسکو اور آداب اعتکاف کی یہہ ہین کہ نہ بولی مگر اچہی بات اور یہہ کہ ہمیشہ
اعتکاف کیا کری دس دن رمضان کی اور یہہ کہ اختیار کری فضل مسجد ونکی مانند مسجد حرام اور مسجد جامع
کی اور ہمیشہ کرتا ہی تلاوت قرآن کی اور پڑہتا ہی علم حدیث اور اور علم دین کی اور پڑہا وی علم
دین کی اور بیان کری خبرین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اور نبیون علیہم السلام کی اور خبرین صالحین
کی اور لکہتا ہی امور دین سے اور نہین ہے مضائقہ ایسی بات کرنیکا کہ جسمین گناہ نہو اور محاسن
یعنی خوبیان اعتکاف کی ظاہر ہین کہ اوسمین تمام سپرد کرنا معتکف کا ہوتا ہی اپنی تئین طرف

عبادت اللہ تعالی کی بیچ طلب کرنی نزدیکی اللہ تعالے کی اور دور کرنا نفس کا شغل دنیا سی ہی کردہ اِنع
ہی اوس چیزسی کہ واجب ہی بندہ کو یعنی تقرب اللہ تعالی کا اور غرق رکہنا معتکف کا ہی اوقات اپنی کو
نماز مین حقیقۃً ہو یا حکماً اسلیے کہ مقصد اصلی مشروع ہونی اعتکاف کی سی انتظار نماز کا ہی ساتہہ جماعت کی
اور مشابہ کرنا معتکف کا اپنی نفس کو ساتہہ اونکی ہی کہ نہین نافرمانی کرتی اللہ کی اوس امر مین کہ اونکو
فرمایا اور کرتی ہین جو حکم ہوا اور تسبیح کرتی ہین اللہ تعالی کی رات و دن ابد وہ نہین تہکتی مراد انسی ملائکہ ہین
اور بعض اون محاسن مین سی شرط کرنا روزہ کا ہی معتکف کی حق میں اور روزہ دار مہمان اللہ تعالی
کا ہی مفسدات اعتکاف کی بد ایک تو اونمین سی نکلنا مسجد سی ہی پس نہ نکلی معتکف اعتکاف کی جگہہ سے
رات کو اور نہ دن کو مگر ساتہہ عذر کی پس اگر نکلیگا بغیر عذر کی ایکساعت ٹوٹ جائیگا اعتکاف اوسکا بقول ابی حنیفہ
کی برابر ہی کہ ہو نکلنا جانکر یا بہول کر اور نہ نکلی عورت اپنی گہر کی مسجد سی طرف مکان کے اور اگر
ہو وی عورت اعتکاف کرنیوالی مسجد مین پس طلاق دی گئی وہ تو چاہئی اوسکو کہ آوی اپنی گہر مین اور
بنا کری اپنی اعتکاف پر یعنی پورا کری باقی دنون کو اور اعتکاف کی عذر ونمین سی ہی نکلنا واسطی پائخانہ
اور پیشاب اور ادای جمعہ کی پس جب نکلی پیشاب یا پائخانہ کی لئی تو نہین ہے مضائقہ اسکا کہ داخل
ہو وی اپنی گہر مین یعنی پیشاب اور پائخانہ کی لئی اور پہر آوی مسجد مین جبہی کہ وضو سی فارغ ہو کر آتا ہی
اور اگر ٹہیرا اپنی گہر مین یعنی زیادہ حاجت سی فاسد ہو جائیگا اعتکاف اوسکا اگرچہ ایک ساعت ہو نزدیک
ابی حنیفہ رح کے اور اگر ہو وی پاس مسجد کی گہر اوسکی دوست کا نہین لازم ہی قضا حاجت کرنی وہان
اور اگر ہو وین معتکف کی دو گہر ایک پاس دوسرا دور کہا ہی بعضی علمانی کہ نہین جایز ہی جانا دور کی مکان کو
پس اگر گیا ٹوٹ جاویگا اعتکاف اوسکا اور اگر نکلی واسطی پائخانہ وغیرہ کی تو چاہئی اوسکو یہہ کہ چلی آہستہ
اور کہانا اور پینا اور سونا ہو وی اعتکاف کی جگہہ مین اسلئی کہ ہو سکتا ہی کرنا انکاموں کا مسجد مین
پس نہین ہی ضرورت باہر نکلنی کی اور نکلی جمعہ پڑہنی کو وقت ڈہلنی آفتاب کی اگر ہو وی اعتکاف کی مسجد
قریب جامع مسجد سی ایسی کہ اگر انتظار کری ڈہلنی آفتاب کا نہ فوت ہو وی اوس سی خطبہ اور جمعہ اور اگر
فوت ہو تو نہ انتظار کری ڈہلنی آفتاب کا لیکن نکلی ایسی وقت کہ پہنچی جامع مسجد مین اور پڑہ لی چار رکعتین
پہلی اذان کی پاس منبر کی اور بعد جمعہ کی ٹہیری اسقدر کہ پڑہلی چار رکعتین یا چہہ رکعتین بسبب اختلاف علما
کی سنت جمع مین پس اگر ٹہیرا مسجد جامع مین ایکدن اور رات یا وہین پورا کیا اعتکاف کو نہین فاسد
ہوگا اعتکاف لیکن مکروہ ہی پہر اگر نکلا مسجد سی کسی عذر سی وہ یہہ کہ گر پڑی مسجد یا نکالا گیا زبردستی سی
پس چلا گیا اور مسجد مین اوسیوقت تو نہین فاسد ہوگا اعتکاف اوسکا اور ایسی اگر خوف کیا معتکف نی اپنی
جان کا یا مال کا پس نکل گیا تو بہی نہین فاسد ہوگا اعتکاف اور اگر نکلا پیشاب کو یا پائخانہ کو پس گہیر لیا اوسکو

بیان مفسدات اعتکاف

قدر ضحوہ نی تہوڑہی سی دیر ٹوٹ جائیگا اعتکاف نزدیک ابی حنیفہ رح کی اور نزدیک صاحبین کی نہین ٹوٹیگا کہا امام
سرخسی نی کہ قول صاحبین کا بہت آسان ہی مسلمانونکی لئی اور نہ نکلی بیمار پرسی کی لئی اور اگر نکلی جنازہ
کی لئی فاسد ہوجائیگا اعتکاف اور ایسی ہی فاسد ہوجائیگا اعتکاف اگر نکلی نماز جنازہ کی لئی اگرچہ معین کی گئی ہو
نماز اسپر یعنی یہی ہی پڑہانی والا نماز کا اور کوئی نہین اور فاسد ہوجائیگا اگر نکلی ڈوبتی کی بچانی کی لئی یا جلتی
کی بچانی کی لئی یا نکلی جہاد کی لئی جب ہووے نفیر یعنی طلب عام یا نکلی اداے شہادت کی لئی اور ایسی ہی جب نکلا
تہوڑی دیر عذر مرض سی فاسد ہوجائیگا اعتکاف اوسکا اور اگر شرط کرلیا وقت نذر اور التزام کی یہہ کہ نکلونگا
بیمار کا حال پوچھنی کو اور نماز جنازہ کو اور جاؤنگا مجلس علم مین تو جایز ہی یہہ اور اگر چڑہا کوئی معتکف
اذان دینی کی جگہہ نہین فاسد ہوگا اعتکاف اوسکا بلا خلاف اگرچہ ہو دروازہ اذان دینی کی جگہہ کا باہر
مسجد سی اور مؤذن اور غیر مؤذن اسمین برابر ہین یہی صحیح ہی ہے اور نہین مضائقہ ہی کہ نکال دیوی
معتکف مسجد سی سر اپنا بعض گہر والون اپنی کی طرف تو کہ دہو دیوی سر اوسکا یہہ سب احکام اعتکاف واجب
مین ہین اور اعتکاف نفل مین نہین ہی ڈر اسکا کہ نکلی کسی عذر سی اور غیر عذر سی ظاہر الروایۃ مین اور ذکر کیا
کتاب تجنیس کہ نہین ہی مضایقہ اعتکاف نفل مین عیادہ کرنی مریض کا اور حاضر ہونیکا جنازہ پر اور اور
اون مفسدات مین سی جماع کرنا ہی اور کرنا اون چیزونکا کہ باعث ہون جماع کی پس حرام ہی اعتکاف کرنیوالیکو
جماع کرنا اور باعث اوسکی مانند مباشرت اور بوسہ لینی اور چہونی اور معانقہ کرنیکی اور جماع کی سواے فرج کے
یعنی ران وغیرہ مین انزال کرنا اور رات اور دن اسمین برابر ہین اور جماع قصدا یا بہولکر رات کو یا دن کو
فاسد کرتا ہی اعتکاف کو انزال ہو یا نہو اور جو کچہہ کہ سواے جماع کی ہی فاسد کرتا ہی اعتکاف کو جب انزال ہو
اور اگر نہوا انزال نہین فاسد کرتا اعتکاف کو اور اگر منی نکل آئی خیال کرنی سی اور دیکہنی سی نہین فاسد ہوتا
اعتکاف اور ایسا ہی حال احتلام کا ہی یعنی اوس سی بہی نہین فاسد ہوتا پہر اگر ہوسکتا ہی نہانا
مسجد مین بغیر اسکی کہ پانی یا چہینٹین مسجد مین پڑین پس نہین ہی مضایقہ نہانی کا مسجد مین والا پس نکلے
مسجد سی اور نہاوی اور پہر آوی مسجد مین اور اگر وضو کری مسجد مین کسی باسن مین پس وہ بہی اسی تفصیل
مذکور پر ہی اور اون مفسدات مین سی ہی بیہوشی اور جنون فقط بیہوشی اور جنون نہین فاسد کرتے
اعتکاف کو بغیر خلاف کی جب تک کہ منقطع ہو تتابع یعنی پی در پی کرنا اعتکاف کا اور اگر بیہوشی کی گئی اوسپر
کئی دن یا ہوگیا اوسکو آسیب یعنی اور رہا کئی دن تو فاسد ہوجائیگا اعتکاف اوسکا اور لازم ہی اوسپر
جب اچہا ہو یہہ کہ پہر سر سی اعتکاف کری پس اگر دیر تک رہا جنون اور باقی رہا وہ کئی برس پہر فرصت
پائی واجب ہی اوسپر یہہ کہ قضا کری اوسکی اور اگر ہوگیا لڑکپن سی پہر افاقہ ہوا بعد کئی برس کے واجب ہی اوسپر قضا
ممنوعات اعتکاف کی پس ایک اونمین سی ہی چپ رہنا وہ چپ رہنا کہ اعتقاد کرے اوسکے

ممنوعات اعتکاف کا بیان

عبادت ہونیکا پس بیشک وہ مکروہ ہی اور جب کہ اعتقاد کری اوسکو عبادت تو نہین مکروہ ہی اور جب رہنا زبان
کا بولنی یعنی غیبت وغیرہ سی پس بہت بڑی عبادت شی ہی اور نہین توڑتا اعتکاف کو یہہ کہاؤ کرنا اوسکا
اگر کہا دی معتکف ولیکو ہو لیکن نہین ضرر کرتا اوسکو اسواسطی کہ حرام ہونا کہانی کا بسبب وزنی کی ہی نہ بسبب اعتکاف
اور اصل یہہ ہی کہ جو کچہہ منع ہی اعتکاف مین اور وہ وہ ہی کہ منع کیا گیا ہی اوس سی بسبب اعتکاف کی یہ سبب بونی کی
تو نہین فرق ہی اوسمین قصدا کرینگا اور بہولکر کرینگا اور دن کا اور رات کا مثل جماع کی اور نکل آنی کی
مسجد سی اور جو کچہہ کہ ہی ممنوعات روزہ کی سی اور وہ وہ ہے کہ منع کیا گیا ہے اوس سی بسبب روزہ کے
تو فرق ہی اوسمین قصدا کرنی اور بہولکر کرینگا اور دن کا اور رات کا مانند کہانی پینی کی اور نہین ہے
مضایقہ معتکف کو یہہ کہ بیچی اور خریدی غلہ اور جو کچہہ کہ ضرور ہو لیکن جبکہ ارادہ کری اوسکا کہ لیوی غلہ تجارت
کے لیے پس مکروہ ہی یہہ اوسکو اور جایز ہی معتکف کو یہہ کہ نکاح کرے اور رجوع کری یعنی
اگر بیوی کو طلاق رجعی دی ہووی تو اوس سی اگر رجوع کری تو جایز ہے اور کپڑا پہنی معتکف اور
خوشبو لگاوی اور تیل ڈالی سر مین اگر نشہ ہو جاوی معتکف کو رات کو تو نہین فاسد ہوتا اعتکاف
اصلی کہ وہ مرتکب ہوا دین کی ممنوع چیز کا نہ اعتکاف کی ممنوع چیز کا جیسیکہ کہانا مال غیر کا اور جب فاسد
کری اعتکاف واجب تو واجب ہی قضا اوسکی پس اگر ہی اعتکاف مہینی معین کا تو جب افطار کری ایکدن تو
قضا کری اوسدن کی اور اگر ہو اعتکاف مہینی غیر معین کا اور ایکدن افطار کری تو لازم آتا ہی اوسکو
شروع کرنا اوسکا سر سی برابر ہی کہ فاسد کیا ہو اوسکو اپنی فعل سی بغیر عذر کی مانند نکلنی کی مسجد سی اور
جماع کرنی کی اور کہانی کی دنمین یا عذر سی فاسد کیا جیسی کہ بیمار ہوا پس محتاج ہوا نکلنی کا یا فاسد کیا اوسکو
غیر فعل اپنی سی مانند حیض اور جنون اور بیہوشی طویل کی مسائل متعلق اعتکاف کی جب ارادہ کری اعتکاف کی
واجب کرنیکا اپنی پر تو لایق ہی یہہ کہ ذکر کری اوسکو زبان سی نیت دلکی اوسکی واجب کرنی مین کفایت نہین کرتی
اور یہان ایک دو قاعدی ہین اونکو سمجہنا چاہی ایک تو یہہ کہ جب ذکر کری دنون کا ساتہہ لفظ جمع کی یا تثنیہ کی تو
شامل ہوینگی دن راتونکو جو مقابل دنون کی ہین اور ایسیہی راتین شامل ہونگین دنون کو جو مقابل راتونکی ہین
پس اگر نذر کی تین دنکی اعتکاف کی یا زیادہ کی یا دو دنون کی اعتکاف کی یا تین راتون کی اعتکاف کی یا زیادہ
کی یا دو راتونکی اعتکاف کی تو لازم ہوگا اوسپر اعتکاف دنونکا ساتہہ راتون اونکی کی اور اعتکاف راتون کا ساتہہ دنون
اونکی اگر نہوا اوسکو کچہہ نیت پس اگر نیت کی ساتہہ اعتکاف دنونکی اعتکاف دنون کے خاص کر اور ساتہہ
اعتکاف راتون کی راتون کے اعتکاف کی خاص کر تو صحیح ہوگی نیت اوسکی اور لازم آویگا اوسپر
دنونکی کہنی مین اعتکاف دنون کا نہ راتون کا اور نہین لازم آویگا اوسپر راتون کی کہنی مین کچہہ اور اگر
نذر کی ایکدن کی اعتکاف کی نہین داخل ہوگی رات اور دوسرا قاعدہ یہہ ہی کہ جہان نہ داخل

داخل ہو وجوب اعتکاف مین رات تو جایز ہی اوسکو تفریق اور جہان داخل ہو رات و دن تو لازم ہوگا اوسپر
پی در پی کرنا اعتکاف کا پس اگر نذر کی اعتکاف ایک مہینی کی خواہ خاص ایک مہینی کی یا عام مہینی کی یا تیس
دنون کی تو لازم آویگا اوسکو پی در پی کرنا اعتکاف کا اور اگر نہ معین کری مہینہ تو جب چاہی اعتکاف کری
اور جہان داخل ہوا اعتکاف مین رات اور دن تو ابتدا اعتکاف کی رات سے ہوگی اسلئی کہ اصل یہہ ہے
کہ رات تابع اوسدن کی ہوتی ہی کہ بعد اوسکی ہوتا ہی پس اگر کہا کسینی کہ اللہ کی لئی سے ہے مجپر
یہہ کہ اعتکاف کرون گا مین دو دن تو داخل ہو مسجد مین پہلی غروب ہونی آفتاب کی اور ٹہیرے
وہان اوس رات اور دن اوسکیمین اور دوسری رات اور دن اوسکیمین اور نکلی بعد غروب ہونی
آفتاب کی اور یہی حکم ہے بہت دنون کی اعتکاف مین کہ داخل ہو پہلی غروب ہونی آفتاب کی اگر نذر
مانی روز عید کے اعتکاف کی تو قضا کرے اوسکو اور وقت مین اور لازم آویگا اوسپر کفارہ
قسم کا اگر نیت کی تہی قسم کی پہر اگر اعتکاف کیا روز عید مین تو کفایت کریگا اوسکو لیکن برا کیا
اوسنی اگر اعتکاف کیا ایک شخص نی سوای اعتکاف واجب کی پہر نکلا مسجد سی کچھہ نہین لازم آتا
اوسپر آور اگر نذر مانی ایکدن کی اعتکاف کی یا ایک مہینی مقرر کے پہر شروع کیا اعتکاف پہلی
اوسکی یا نذر مانا اعتکاف مسجد حرام کا پہر اعتکاف کیا غیر مسجد حرام مین تو جایز ہے اگر نذر مانا اعتکاف
مہینی گذری ہوئیگا نہین صحیح ہوسگے نذر اوسکی اگر نذر مانا اعتکاف ایک مہینی کا پہر مرتد ہوگیا پہر اسلام
لایا نہین لازم آویگا اوسپر کچھہ اگر نذر مانا اعتکاف ایک مہینی کا پہر مرگیا تو دیا جاوی عوض ہر دن کی
آدہہ آدہہ صاع گیہون یا ایک ایک صاع کہجورین یا جو اگر وصیت کرجاوی اور واجب ہی اوسپر وصیت کرجانا
اور اگر وصیت نکی اور وارث جایز رکہا تو جایز ہے یہہ اگر نذر مانا اعتکاف ایک مہینی کا اسحالمین کہ وہ بیمار ہی تہا
پہر اچہا نہوا یہان تک کہ مرگیا تو نہین لازم آویگا اوسپر کچھہ اور اگر اچہا ہوگیا ایک روز پہر مرگیا تو کہانا کہلایا
جاوی اوسکی طرف سی بدلی تمام مہینی کی پوچہا کسینی امام ابو حنیفہ رحمۃ سی کہ اگر معتکف محتاج ہو قصد یا پہون کا
تو آیا نکلی مسجد سی یا نہین اوہنون نی فرمایا کہ نہ نکلی اور کتاب الاصل مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمارنی اوس
معتکف کی حقمین کہ ریح نکالی مسجد مین پس بعضون نی تو کہا کہ کچھہ مضایقہ نہین اوسکا اور بعضون نی کہا کہ نہ نکالی
ریح اور نکلی مسجد سی جب حاجت ہو اوسکی اور بہت صحیح یہے روایت ہی کذا فی التمر تاشی ؛ عالمگیری ؛
مسائل متفرقات اگر مسلمان ہوا کافر دار الحرب مین اور جانی روزیکی وجوب ہونی کو بعد رمضان کی
نہین قضا ہی اوسپر اور اگر جانی اوسکو درمیان مین رمضان کی پس ظاہر یہہ ہی کہ وہ اور مجنون
ایمین برابر ہین اور حکم مجنون کا یہہ ہی کہ اگر مہینی بہر سی کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر سارے مہینی دیوانہ
رہا نہین قضا آویگی چنانچہ پانچوین فصل مین یہہ مسئلہ مفصل لکہا گیا ہی اور اگر مسلمان ہوا دار الاسلام

مین پس اوسپر قضا ہی دونون گذشتہ کی بجانی وجب ہوزیگا یا نہ جانی اگر اسلام لایا پہلی زوال کی اور کہانا
کہایا نہین پہر روزہ رکہا نفل ظاہر روایت مین نہین صحیح ہوگا روزہ اوسکا بسبب نہ ہونی اہلیت کے
اول روز مین اور روزہ متجزی ہوتا نہین اگر بالغ ہوا لڑکا پہلی زوال اور پہلی کہانی کے اور نیت کی
روزہ نفل کے ہوگا وہ نفل روزہ رکہنی والا کہا امام فخرالدین زیلعی نی کہ حکم کیا جاوی لڑکا روزیکی کہنی کا
جب طاقت پاوی روزیکی اور ذکر کیا ابوجعفر نی اختلاف بلخ کی مشایخ کا بیچ اوسکی اور صحیح تر یہہ ہی کہ وہ حکم
کیا جاوی روزیکا اور یہہ جب ہی کہ نہ ضرر کری روزہ رکہنا اوسکی بدن کو لیکن جب ضرر کری تو نہ حکم کیا جاوی
اوسکو روزیکا اور جب حکم کیا جاوی لڑکا روزیکا پہر روزہ نہ رکہی تو نہین قضا ہی اوسپر اور سوال کئی گئے
ابوحفص کبیر سے ماری دس برس کی لڑکیکو روزہ نہ رکہنی پر کہا اونہون نی کہ اختلاف کیا ہی علما نی اسمین
اور صحیح یہہ ہی کہ وہ منزلہ نماز کی ہی یعنی سات برس کی عمر کو پہنچی تو حکم کری روزہ رکہنی کا اور دس برس
کی عمر کو پہنچی تو ماری اوسکو روزہ نہ رکہنی پر اور جو کوئی نفل روزہ رکہی پہر توڑ ڈالی اوسکو تو قضا کری
اوسکی برابر ہے کہ حاصل ہو فساد اوسکی فعل سی یا بغیر اوسکی فعل سی یہانتک کہ اگر ایک عورت نی نفل روزہ
رکہا تہا اور اوسکو حیض آگیا تو واجب ہی اوسپر ہی قضا اختلاف کیا ہی ہماری علما نی مظنون روزیکی
توڑ ڈالنی مین یعنی شروع کیا تہا روزہ اس گمان پر کہ مجہپر واجب ہی پہر ظاہر ہوا کہ روزہ نہین واجب ہے
اوسپر پس افطار کر ڈالا اوسکو قصدا تو کہا ہماری تینون اماموں نی کہ قضا نہین واجب آویگی اوسپر لیکن
افضل یہہ ہی کہ پورا کری اوسکو اور ایسا ہی حکم ہی جب شروع کری کفارہ کی روزی مین پہر میسر ہو بردہ
درمیان اوسکی جو وقت کہ نیت کری قضا روزیکی بعد طلوع ہونی فجر کی تو قضا تو نہین صحیح ہوسکے
آیا وہ روزہ نفل ہی ہوجاویگا یا نہین کہا امام نسفی نی کہ ہان نفل ہوجائیگا اور اگر افطار کری تو لازم
آویگی اوسپر قضا اور جسنی نہ نیت کی ساری رمضان مین روزیکی اور نہ افطار کی تو اوسپر قضا لازم ہو
اور نہین ہی کفارہ بسبب فاسد کرنی روزی غیر رمضان کی مہینا رمضان کا جبکہ آوی پنجشنبہ کو اور پہر دن
عرفہ کا ہی پنجشنبہ کو ہو تو ہوگا۔ وہ دن عرفہ ہی کا نہ عید الضحی کا یہانتک کہ نہین جائز ہوگی قربانی
کرنی اوسدن مین باعتماد قول علی رضہ کی یوم نحرکم یوم صومکم سلیکی کہ احتمال ہی
کہ اونہون نی ارادہ کیا ہو اوس سی وہ سال کہ جسمین یہہ بات کہی نہ ہمیشہ اور نذر جو کہ واقع ہوتی ہی
اکثر عوام سی ساتہہ مشہد کی کہ آتی ہین طرف قبر بعض صلحا کی اور اوٹہاتی ہین پردہ اوسکا اسحال مین
کہتی ہین یا سید فلانی اگر میری حاجت بر آوی تو واسطی تمہاری میری ذمہ پر اتنی چاندی ہی مثلا تو
اسطرح کہنا باطل ہی اجماعا ان اگر کہی کہ یا اللہ تحقیق مین نی نذر مانی تیری واسطی کہ اگر شفا دیوی تو
میری مریض کو یا مثل اوسکی تو کہانا کہلاؤنگا مین فقیرونکو وہ جو رہتی ہین دروازہ پر سیدہ نفیسہ کے

کی یا مانند اونکی یا خرید ونگا مین بوریا واسطی مسجد اونکی کی یا تیل واسطی روشنی اوسکی یا دونگا مین درہمین واسطی
اوس شخص کی کہ خدمت کرتا ہی مقبرہ اونکی کی غرضکہ ایسی باتنا ہی کہ ہووی اوسمین نفع فقرار کا اور نذر اہل
کی اور ذکر شیخ کا سوا اسکی نہین کہ وہ جگہہ صرف نذر کی ہی واسطی مستحقین اوسکی کی تو جایز ہی یہہ لیکن
نہین حلال صرف کرنا اوسکا مگر طرف فقیرونکی نہ طرف عالم کی بسبب علم اوسکی اور نہ واسطی حاضرین
شیخ کی مگر یہہ کہ ہووی کوئی فقرار مین سی اور جب معلوم ہوا یہہ تو جو کچہہ کہ لیا جاتا ہی درہمون وغیرہ سی
اور لیجایا جاتا ہی طرف قبرون اولیار کی واسطی حاصل کرنی نزدیکی اونکی کی پس سبہونکی نزدیک حرام ہی
جبتک کہ نہ قصد کری ساتہہ صرف کرنی اوسکی کی زندہ فقیرون کو بسبب اجماع ہی سبکا اور بلاشبہ لوگ مبتلا
ہین اس بلا مین کذا فی النہر الفایق والبحر الرائق و عالمگیری ۞ خاتمہ بیچ بیان اقسام روزون کے
وغیر ذلک شرع مین روزی تیرہ قسم کی آئی ہین انہین سی سات قسم کی روزی تو پی درپی رکہی جاتی
ہین مہینی رمضان کی اور کفارہ ظہار کی اور کفارہ قتل اور کفارہ یمین کی اور رمضا مین جو قصداً افطار کری
اوسکی کفارہ کی اور نذر معین کی اور اعتکاف واجب کی اور چہہ قسم کی روزون مین اختیار رکہتا ہی چاہے
پی درپی رکہی اور چاہی متفرق نفل روزی اور قضاء رمضانکی روزی اور روزہ متعہ اور قرانکی اور فدیہ حلق
کی اور جزای صید کی اور نذر مطلق کی اور جایز ہی افطار کرنا شیخ فانی کو اور بڑہیا فانیہ کو اور شیخ فانی اوسکو
کہتی ہین کہ عاجز ہوا دایمی فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اوسکا یہانتک کہ نا امید ہو روزہ رکہنی سے
بسبب بڑہاپی کی اور لازم ہی شیخ فانی اور بڑہیا فانیہ کو فدیہ اور نہین لازم اور عذر والونکو سوای انکی مگر جو کہ عاجز
ہو نذر ہمیشہ سی یعنی نذر مانی کہ مین ہمیشہ روزہ رکہونگا پہر عاجز ہوا اوس سی بسبب اشتغال معیشت کی تو افطار
کری اور فدیہ دیا کری ہر روزہ اور فدیہ یہہ ہی کہ بدلہ ہر دن کی آدہ صاع یعنی دو سیر گیہون دی یا قیمت اونکی
بشرط ہمیشہ رہنی عجز کی موت تک اور اگر ہو شیخ فانی مسافر اور مری پہلی اقامت کی تو لایق ہی یہہ کہ نہ واجب ہو
اوسپر فدیہ مانند اور ونکی اور اگر نہ قادر ہو فدیہ پر وہ کہ جسپر فدیہ لازم ہو تو استغفار کری اللہ تعالی سی
اور جایز ہی فدیہ اور کفارہ مین اباحۃ طعام کی یعنی دو نون وقت ہر دن پر پیٹ بہر کر بہوکی کو کہلاوی جیسی کہ
جایز ہے تملیک بخلاف صدقہ فطر کی کہ ضرور ہی اوسمین تملیک مانند زکوۃ کی جانا چاہی کہ جو صدقہ مشروع
ہی ساتہہ لفظ طعام کی یا اطعام کی جایز ہے اوسمین تملیک اور اباحۃ اور جو کہ مشروع ہی ساتہہ لفظ
ایتار کی اور ادا کی شرط ہی اوسمین تملیک اور نہین جایز ہی نفل روزہ رکہنی والی کو توڑ ڈالنا اوسکا
بلا عذر اور جانا چاہی کہ توڑ ڈالنا روزہ کا اور نماز کا بعد شروع کرنی کی مکروہ ہی اور نفل روزہ شروع سے
واجب ہوتا ہی پس کسی حالت مین ہو واجب ہوتی ہی اوسپر قضاء مگر جبکہ پانچ دنونمین نفل روزی رکہے
یعنی دو عید مین اور ایام تشریق مین تو نہین لازم آتی ہی قضا اونکی تو نہین سکتی کہ ان دنون مین

روزی سفر مین شروع سی واجب نہین ہوتی اور اگر ان پانچ دنوکی روزی نذر مانی یا تمام سال کی روزی
نذر مانی تو انمِ دنوں مین افطار کری اور قضا ان کی رکہی اور دنون مین اور حکم کیا جاوی لڑکا ساتہہ روزہ رکہنی کی
جبکہ طاقت آوی اوسمین اور مارا جاوی اوسکی ترک پر جبکہ ہو دس برس کا مانند نماز کی اور ذکر کیا سغناقی نی
شرح ہدایہ کی کہ امام نی ختم کیا ایک قرآن تراویح مین ایک مرتبہ اور ختم کیا دوسری مرتبہ غیر اس قوم کے
لئی کہ جنہون نی جماعت سی تراویح نہین پڑہی تہی نہین ادا ہوتی کیونکہ قوم دوسری کی سنت اسواسطی کہ امام
کی ادا ہو چکی تہی سنت پس ہوگا یہہ دوسرا قرآن امام کا واسطی قوم کی نفل پس پاوینگی وہ ثواب نماز نفل کا
اور نہین پاوینگی ثواب صلوۃ تراویح کا بیچ رسالہ مولانا صدر الدین ہمام النبانی کی مسائل تراویح مین کہا
کہ پس اگر کہی تو کہ کیا کہتا ہی تو درمیان امام کی حق مین کہ ختم کیا اوس نی تراویح مین ایک بار پہر شروع کیا
قرآن دوبارہ کیا جائز ہی مقتدی بنا اوسکا اوس شخص کو کہ جسی نہین سنا ختم اور اگر اقتدا کری اوسکا
تو ادا ہوویگا یہہ ختم اوس سی یا نہین کہتا ہون مین کہ رہا یہہ مسئلہ اوستادون دہلی قدس اللہ
ارواحہم کی مجلسوں مین درمیان ایک زمانہ طویل تک پس کہا بعض حاضرین نی کہ نہین یہہ درست اسواسطی کہ یہہ
بنا ہی تو جیحِ ہی ضعیف پر اسلئی کہ یہہ تراویح مقتدی کی لئی سنت موکدہ ہی اور امام کی لئی سنت موکدہ
باقی نہین رہی بلکہ ہوگئی ہی اوسکی حق مین نفل اور سنت تو تیری حال مین نفل سی اور قیاس کیا ہی کلمات
اوپر اقتدا ادا کرنی والی فرض کی ساتہہ ادا کرنی والی نفل کی تائید کیا اس قول کو مضمرات کی روایت
نی کہ ایک قوم نی نماز پڑہی تراویح کی پہر ارادہ کیا اونہون نی یہہ کہ پڑہین وہ اوسکو بعد اسکی تو پڑہین
اوسکو علٰحدہ علٰحدہ اسواسطی کہ وہ نفل ہی اور نماز نفل جماعت سی نہین ہے مستحب اور روایت لعذاب العفو
کی یہہ ہی کہ اگر پڑہی امام نی تراویح دو مسجدونمین پوری پوری تو نہین درست اوسکو یہہ اسواسطی
کہ تراویح سنت ہی اور تمام سنتین نہین مکرر ہوتین ہین ایک وقت مین اور جب یہہ بات کی تو ہوجگی
سنت اور قوی ہی پس ہی کہتا ہون کہ یہہ تعلیل دلالت کرتی ہی اوپر نہ جائز ہونی اقتدا کی صورۃ
مذکورہ مین اور کہا بعضون نی کہ جائز ہی یہہ اسواسطی کہ یہہ اقتدا متنفل کا ہی ساتہہ متنفل کی اور جو
کہ ہماری لئی ہی وہ حقیقۃ مین نفل ہی اور تحقیق روایت کیا بعض اہل علم نی کنز الفتاوی سی کہ
ایک شخص امام بنا ایک قوم کا نماز تراویح مین اور ختم کیا قرآن اوسمین پہر امام ہوا قوم دوسری کا تو اوسکو
ثواب فضیلت کا ہی اور قوم کو ثواب ختم کا اور یہہ کتاب غیر مشہور ہی درمیان علماء کی پس نہین اعتبار
اسکا باوجود اسکی کہ نہین سمجہا جاتا ہی ساقط ہونا سنت ختم کا قوم سی اور کہا بعض علماء نی کہ حیلہ اسکا
یہہ ہی کہ جب امام نی ختم کیا ایک بار جب ارادہ کری یہہ کہ ختم کری دوبارہ تو لایق ہی یہہ کہ نذر کری
اپنی پر ختم کی تو کہ صحیح ہو ساتہہ اسکی اقتدا اوس قوم کا کہ جنہون نی نہین سنا ختم اور نہ لازم

اوسی بنا ر قوی کی ضعیف پر کہتا ہوں میں اللہ سے مدد چاہ کر کہ یہیں اشکال ہی سواسطے کہ ختم نہیں واجب ہوتا
نذر مانی سے اوسپر کہ جسنے نذر مانی ساتھ اوسکے چنانچہ کفایہ شعبی مین ہے کہ جب نذر مانی قراءۃ قرآن کے
پس اس سے نہیں لازم آتا ہے کچھہ اگرچہ ہے قراءۃ فی الجملہ طاعت اور جب واجب کی ایک شخص نے
اپنے نفس پر قراءۃ فاتحہ کے اور قل ہو اللہ احد یا پڑھنا کچھہ قرآن سے نہیں لازم آنے کا اوسپر کچھہ
اسواسطے کہ اللہ تعالی نے قرآن اوتارا ہے تو کہ عمل کیا جاوے اوسپر اور جب نہ لازم ہوا اوسکے ذمہ پر ختم
بسبب نذر کی تو نہ مندفع ہوا اشکال بنا ر قوی کا ضعیف پر بھی بارخدایا کچھہ نہیں بنتی مگر یہہ کہ نذر کرے
ختم کو بیچ ضمن نذر کرنے تراویح کی مین ساتھہ سطور کی کہ کہے واسطے اللہ کے ہے میرے ذمہ پر یہہ کہ پڑھونگا
تراویح ساتھہ ختم کی ذکر کیا ان تمام مسائل کو فتاوی جلالی مین لیلۃ القدر کا طلب کرنا مستحب ہے اور وہ تمام
برس کی راتوں میں افضل رات ہے اور امام ابو حنیفہ رح سے منقول ہے کہ وہ رات رمضان مین ہوتی ہے
اور معلوم نہیں کہ کونسی رات ہے وہ اور کبھی مقدم و موخر ہوتی ہے اور صاحبین کی نزدیک بھی اسیطرح ہے
لیکن اونکی نزدیک متعین ہے وہ اور مقدم و موخر نہیں ہوتی وہ یہاں تک کہ اگر کہا کسینے اپنے غلام کو کہ
تو آزاد ہے شب قدر مین تو اگر کہا پہلی داخل ہونے رمضان کی تو آزاد ہوجاویگا جب شروع ہوگا
مہینہ رمضان کا اور اگر کہا بعد گذرنے ایک رات کی رمضان سے تو نہیں آزاد ہوگا یہاں تک کہ آوے
رمضان سال آیندہ کا نزدیک امام اعظم رح کی واسطے جایز ہونے اسکی کہ وہ رات ہوئی ہو مہینے گذشتہ
مین پہلی شب مین اور شہر آیندہ مین شب اخیر مین اور صاحبین کی نزدیک جب گذری ایک رات اوس سے
آزاد ہوجاویگا کذا فی الکافی اور ملتقی البحار مین ہے کہ قول ابی حنیفہ رح کا راجح ہے و علیہ الفتوی ہکذا فی العالمگیریہ
اور حضرت شیخ عبد الحق اور ملا علی اور مولانا رحمہم اللہ نے درمنثور وغیرہ سے یوں کہا کہ اسکو لیلۃ القدر اسلئے کہتے ہین کہ
لکھی جاتی ہین اوسمین رزق اور اجلین اور احکام کہ سال بہر مین واقع ہونگی اور بعضون نے کہا کہ یہہ نام ہوا اوسکا
بسبب عظیم القدر ہونے اوسکیکی اور بیچ اسکی تعین مین بہت قول آئے ہین اور اکثر حدیثونسے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر
رمضان مین ہے خصوصاً طاق راتون عشرہ اخیر کیمین خصوصاً ستائیسوین شب مین چنانچہ اکثر علمار کی نزدیک یہی ہے
اور لیلۃ القدر خاص اسی امت کی لئے مقرر ہوئی اسلئے کہ باوجود چہوٹی عمرونکے ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت
مین آیا ہے حاصل اوسکا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امتونکی عمرونکا معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میرے
امت کی لوگ تہوڑیسی عمر مین اونکی سے عمل نہین کرسکینگے پس دی اونکو اللہ تعالی نے لیلۃ القدر کہ ہزار مہینے سے بہتر ہے
اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا چار شخصونکا بنی اسرائیل مین سے
کہ اونہون نے عبادت کی تہی اللہ تعالی کی اسی برس اور نافرمانی نکی تہی ایک لمحہ وہ شخص یہہ تہے
حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون پس تعجب کیا

فی لیلۃ القدر

فی لیلۃ القدر

کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ نی آپ سی پس آئی جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای محمد
تعجب کیا آپکی امت نی اون لوگونکی عبادت کرنیسی اتنی برس پس تحقیق اوتاری اللہ تعالی نی خیر بہتر ہی اونسی
انا انزلناہ فی لیلۃ القدر سارا سورہ یعنی لیلۃ القدر افضل ہی اوس چیز سی کہ تعجب کیا آپنی اور آپکی امت نی پس خوش ہوئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہہ ابن ابی حاتم نی جاننا چاہئی کہ ہزار مہینی کی تیراسی برس اور چار مہینی ہو
ہین اسی لئی فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر ہی ہزار مہینی سی کہ جسکی تیراسی برس اور چار مہینی
ہوا ہین اور لیلۃ القدر مین تجلی جناب باریتعالی کی رحمت خاص کی آسمان دنیا پر وقت غروب سی صبح تک ہوتی ہی
اور اوسمین اوترتی ہین ملائکہ اور روح مصلی اور عابدین کی ملاقات کی لئی اور اوسمین نزول قرآن کا ہوا آسمان
دنیا پر اور اسمین پیدایش ملائکہ کی ہوئی اور اسمین جمع ہونا آدم حوا کی مادہ کا ہوا اور اسمین درخت جنت مین
لگائی گئی اور اسمین دعا قبول ہوتی ہی اور اسمین ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور حکمت اوسکی پوشیدہ ہونی مین
یہہ ہی کہ تا لوگ کوشش کرین طاعت مین اور اعتماد نکرین اوسپر اور علماء نی لکھا ہی کہ جو کوئی کوشش کرے
ایک سال تمام کی شبونکی بیداری مین پاویگا اوسکو انشاء اللہ تعالی چنانچہ پہلی کہا گیا ہی من لم یعرف قدر
اللیلۃ لم یعرف لیلۃ القدر یعنی جسنی نہ پہچانی قدر رات کی نہ پہچانی قدر لیلۃ القدر کے اور جسطرح علماء نی
کہا ہی کہ اوس رات کی علامتین ہین کہ استنباط کیا ہی اونکو احادیث و آثار سی اور پایا بعضی علامتون کو
اہل کشف نی طبری نی ایک قوم سی نقل کیا ہی کہ درخت اوس رات مین سجدہ کرتی ہین اور زمین پر گر پڑتی ہین پہر کھڑی ہو
جاتی ہین اور سجدہ کرتی ہی اوسمین ہر چیز اور صواب یہہ ہی کہ شرط نہین ہی اوس رات کی پانی مین دیکھنا ان امور کا
بہت لوگ پاتی ہین اوس رات کو اور دیکھتی نہین کوئی چیز ان مین سی اور روا ہی کہ دو آدمی ایک جا ہی ہون اور
دونون اوس شب کو پاوین اور ایک کو کچھہ معلوم ہو ان چیزون مین سی اور دوسری کو کچھہ نہ معلوم ہو اور بڑی علامت
یہہ ہی کہ توفیق ہو اوسمین ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع و خشوع و حضور و اخلاص کی اور مختار یہہ ہی کہ
معتبر شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہی اور اگر تمام رات شب بیدار رہی اور باعث مرض اور ملال اور خلل کا
ادای فرائض اور سنتون موکدہ مین ہو تو افضل و اکمل ہی و الا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوی مقصود حاصل ہی
ولیس للانسان الا ما سعی وکان سعیہ مشکورا رزقنا اللہ والحمد للہ اولا و آخرا و ظاہرا و باطنا وصلی
علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اللہم اغفر لی
ولوالدی ولجمیع المؤمنین والمؤمنات اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا
واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتی ہین علمای دین اور مفتیان شرع متین اس صورت مین کہ جب حافظ اور قاری بیچ تراویح رمضان شریف کی قرآن ختم کرتا ہی ایا لفظ ناس پر تمام کری یا آلم سی شروع کر مفلحون تک ختم کری یعنی جیسا کہ خارج نماز کی ختم کرنی مین مفلحون تک پڑہنا سنت ہی اسی طرح نماز کی اندر ختم کرنی مین مفلحون تک ہی پڑہنا سنت ہی یا نہین حاصل یہ کہ فرق ہی بیچ حال اور مرتحل کی اندر نماز کی اور خارج نماز کے یا نہین اور جو قاری سورہ اخلاص کو تین بار تکرار کرتا ہی اور پہلی قل ہو اللہ پر بسم اللہ جہر سی پڑہتا ہی ایا یہہ دونون باتین درست ہین یا نہین اور تین بار قل ہو اللہ پڑہنی کا کیا سبب ہے اور بسم اللہ الخ تک ایکبار پکار کر پڑہنی کا بھی کیا سبب ہے اور پکار کر اللہ اکبر کہنی کا بعد سورہ والضحی سی اخر تک کیا حکم ہی اور بھی بعد ختم قرآن کی وہ آیتین پڑہنی جنکی سر پر ربنا یا اللھم ہی پر مشتمل دعا کی نماز مین جیسا کہ بعض حفاظ کا معمول ہی کیا حکم رکھتین ہین اور ایسی ہی ان اللہ وملئکتہ الخ اور سبحان ربک الخ کو بعد قرآن کی ختم کے اندر نماز مین اجازت ہی یا نہین اور بعد ختم کی کچہہ شیرینی بانٹنی بہی جایز ہی یا نہین اور اگر ثابت ہی تو کیونکر ہی اور بعد تراویح کی جو بیٹھہ کر دعا ہی معمولی یعنی مثل سبحان الملک والملکوت الخ کی پڑہتی ہین یہ کہین سی ثابت ہی یا نہین اور بعد فراغت پانی کی اس دعا پڑہنی سی کہڑی ہوتی وقت مقتدی جو کہا کرتی ہین بر خواجہ عالم صلوات و بر محمد یہ بھی درست ہی یا نہین اور جمعۃ الوداع کی خطبہ مین کلمات الوداع الوداع الفراق الفراق کی پڑہنی بہی کہین سی ثابت ہین یا نہین جواب سوال اول صورت مرقومہ حال مرتحل کا اندر نماز اور خارج نماز کی کچہہ فرق نہین پس اول رکعت مین الناس تک پڑہی اور دوسری رکعت مین سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ سی مفلحون تک پڑہ کر رکوع کر کے نماز تمام کری جیسا کہ کتب فقہ مانند فتاوی سراجیہ وعنایہ وفتاوی قاضیخان وغیرہ سی واضح ہوتا ہے اخرج الدارمی بسند حسن عن ابن عباس عن ابی ابن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ قل اعوذ برب الناس افتتح من الحمد ثم قرأ من البقرۃ الی اولئک علی ہدی من ربہم واولئک ہم المفلحون الخ اذا ختم القران فی التراویح وفرغ من المعوذتین فی الرکعۃ الاولی یرکع ثم یقرء فی الثانیۃ بعد الفاتحۃ شیئا من سورۃ البقرۃ کذا فی الفتاوی السراجیۃ والی المفلحون کذا فی العنایۃ وغیرہا من کتب الفقہ جواب سوال دوم کا یہہ کہ تکرار تین بار سورہ اخلاص کا ختم قران مین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام وتابعین ومجتہدین سی ثابت نہین ہوا سیواسطی امام احمد بن حنبل نی منع کیا ہی اسکی تکرار تین بار سی چنانچہ اتقان وغیرہ سی مستفاد ہوتا ہے قال ابو القاسم یکرہ قل ہو اللہ احد ثلث مرات عند ختمۃ القران لانہ محدث کذا فی فتاوی الحجۃ ہکذا فی المعدن اور بعض فتاوی مین تکرار

مجتہد ختم جائز کہا ہی مگر سلف سی کچھ بسند انکی نقل نہین کی تو قابل حجت کی نہین ہوگا کیونکہ
علمائے فقہا محققین کا یہ ہے کہ وہ امر متردد مین سنت و بدعت کے ہو ترک لازم کذا فی فتح القدیر والحموی سبب
ریا اسکا مباح ہونا اور بدعت و کراہت کی تردد و تعارض واقع ہو ترک کرنا اسکا بطریق اولی لازم
کذا فی کتب الشرعیہ جواب سوال سیوم کا یہ ہے کہ بعضون نی تین بار قل ہو اللہ احد کا پڑھنا ٹھہرایا ہے
جبر نقصان کی اور بعضون نی اسواسطی کہ حدیثین وارد ہی کہ ایکبار قل ہو اللہ کا پڑھنا ثواب
قرآن کا حاصل ہوتا ہی وقال بعضہم والحکمۃ فی ذلک ما ورد انہا تعدل ثلث القرآن فیحصل بذلک
ختمہ وقال بعضہم یحصل بذلک جبر ما حصل فی القراۃ من خلل کذا فی الاتقان ولیکن یہ
جو کتب ہے یا کسی صحابی یا کسی مجتہد سی ماثور و منقول نہین کہ قابل اعتبار کی ہو کیونکہ امر شرعی
مین نقل شرط ہی بہرحال اتباع سلف صحابہ و مجتہدین کا اسمین حاصل اور سلف سی کوئی امر منقول نہین
والترجیح بلا دلیل کذا فی [illegible] علی القاری وفی المجالس وغیرہما من کتب الشرعیہ جواب
سوال چہارم کا یہ کہ ایکبار جہر کرنا بسم اللہ کا ختم تراویح مین ضروری کہ ثواب ختم قرآن
تمام و کمال حاصل ہو سکتی کہ یہ ایک آیۃ بھی قرآن مجید سی اور تراویح مین اول سی لیکر
سارا قرآن جہرا پڑھنا سنت ہی کذا فی مسلم الثبوت وشروحہ جواب سوال پنجم کا یہ کہ اللہ اکبر
پکار کر کہنا سورہ والضحی سی آخر تک اکثر کتب معتمدہ حنفیہ مین مذکور نہین مگر ملا علی قاری کہ حاشیہ
جلالین مین فرماتی ہین وکان تکبیرہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر قراۃ جبرئیل واول قراءتہ صلی اللہ علیہ
وسلم فمن ہنا تشعب الاختلاف انتہی کلامہ غایۃ الامر اکثر علمائے حنفیہ مکروہ کہین نماز مین کہ
واقعہ خارج نماز کا ہی اور قاریون مین سی قاری مکی ابن کثیر و مجتہدون مین سی امام شافعی
پڑھنی کی قائل ہوئی ہین اندر نماز و خارج نماز برابر ہی مجوزین کی نزدیک اور بیہقی اور حاکم
سند اسکی ابن عباس و ابی ابن کعب سی موقوفا و مرفوعا روایت کی ومن لا یکبر من القراء حجتہ
ان فی ذلک ذریعۃ الی الزیادۃ فی القرآن بان یداوم علیہ فیتوہم انہ منہ انتہی ما فی الاتقان
مختصرا اور تفصیل و تحقیق شرح جزری ملا علی قاری و رسالہ شیخ سلطان مزاحی وغیرہ مین کو
جواب سوال ششم کا یہ کہ اسطرح سی پڑھنا تراویح کی ختم مین سجدہ اور منقول نہین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام و تابعین و مجتہدین و علماء سی اور مخالف جمہور سلف
دین مین مکروہ ہی کیونکہ اقرب الی البدعۃ من السنۃ کذا فی البحر اور نیز اس طرح کی پڑھنی مین مواقع مقاطع
اور مقامات مختلفہ سی پڑھنا وغیرہ کا جیسا کہ سوال مین مندرج ہی موجب قطع نظم قرآن اور
تالیف اوسکی کا ہوتا ہی اور اتباع نظم قرآن اور تالیف اوسکی ماثورہ سی لی اور